مترجم:

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محمد اجمل منظور مدنی حفظہ اللہ

تقریظ:

فضیلۃ الشیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ

ناشر:

صوبائی جمعیت أهل حدیث ممبئی

# جمع الشتات

## فيما كتب عن الإخوان

### من ملاحظات

جمع و إعداد:

فضيلة الشيخ عبد الله بن محمد بن حسين صغير النجمي حفظه الله

تقديم:

فضيلة الشيخ العلامة أحمد بن يحي النجمي رحمه الله

مترجم:

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محمد اجمل منظور مدنی حفظہ اللہ

تقریظ

فضیلۃ الشیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ

ناشر

صوبائی جمعیت أہل حدیث ممبئی

# حقوق طبع محفوظ ہیں

نام کتاب : جمع الشتات فیما کُتب عن الاخوان من ملاحظات (اخوانیوں پر چند ملاحظات)
مؤلف : فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن محمد بن حسین النجمی حفظہ اللہ
مقدمہ : فضیلۃ الشیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ
تقریظ : علامہ احمد بن یحیی النجمی رحمہ اللہ
مترجم : ڈاکٹر محمد اجمل منظور مدنی حفظہ اللہ
اشاعت : جمادی الآخرۃ ۱۴۴۴ھ، مطابق جنوری ۲۰۲۳ء
صفحات : ۲۰۰
ایڈیشن : اول
تعداد : ..
ناشر : صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

## ملنے کے پتے:

- **دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی:**

14-15، چونا والا کمپاؤنڈ، مقابل کرلا بس ڈپو، ایل بی ایس مارگ، کرلا (ویسٹ) ممبئی-400070۔ جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ، 549/غوری پاڑہ پہلا منزلہ نزد رئیس ہائی اسکول، بھیونڈی-421302۔ فون نمبر: 226526 / 225071 (02522)

- **مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ والخیریۃ:**

بیت السلام کمپلیکس، نزد المدینۃ انگلش اسکول، مہاڈ ناکہ کھیڈ، ضلع: رتنا گری-415709،
فون: 02356-264455

# فہرست

بسم الله الرحمن الرحیم

# عرض ناشر

**الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم إلى يوم الدين۔**

**أما بعد:**

یہ کتاب ”جمع الشتات فیما کتب عن الاخوان من الملاحظات“ فرقہ الاخوان المسلمون کے مشہور سربراہوں اور مفکروں کے اعتقادی انحرافات، منہج میں خلل، علماء بیزاری، تخفیف سنت، بدعت کے تئیں ان کے تساہل اور حزبیت جیسے اور بہت سارے ان کے یہاں موجود منکرات کے ملاحظات پر مشتمل ہے، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اسے شیخ عبداللہ بن محمد بن حسین النجمی نے بڑی ذمہ داری سے یکجا کر دیا ہے، **فجزاه الله خيرًا عن جميع المسلمين۔**

باطل اعتقادات وانحرافات کا رد، ان سے اختلاف رکھنا، عوام وخواص کو ان سے آگاہ کرنا، یہ خیر خواہی ہے اور یہی دین ہے، کتاب وسنت کا یہ ایک واضح منہج اور طریقہ ہے، اسی منہج پر سلف سے خلف تک ہر دور میں اہل حق چلتے رہے اور یہ امتداد سنت الٰہی میں سے ہے، جو جاری وساری رہے گا۔

اس کتاب سے ”الاخوان المسلمون“ جو موجودہ دور کی بڑی مشہور تنظیم وتحریک ہے، اس کے باطل اعتقادی انحرافات وبدعات سے آگہی ہوگی، حق پسندوں کو راہِ حق نصیب ہوگا اور حجت قائم ہوگی، ان شاءاللہ

اسی مقصد سے اس کتاب کو صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی کے شعبۂ نشر و اشاعت نے شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرتب و مترجم اور اس کی اشاعت کے لئے جن بھائیوں کا جو بھی تعاون ہے اسے قبول فرمائے۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ حق کو واضح کر دے، تا کہ لوگ بہک نہ سکیں اور جو گُم گشتگانِ راہ ہیں انہیں صراط مستقیم نصیب ہو۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد و بارک وسلم

أخوكم في الدين

عبد السلام سلفیؔ

(خادم صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

۱۸ر جمادی الاخری ۱۴۴۴ھ

یکم رجنوری ۲۰۲۳ء

# مقدّمہ

از: فضیلۃ الشیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ

﴿أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ﴾

**الحمدلله رب العالمين، وأشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، أما بعد:**

چند روز قبل سعودیہ عربیہ میں مقیم بعض احباب جو کہ ہر وقت سلفی دعوت میں اپنی صلاحیت اور استطاعت بھر رواں دواں رہتے ہیں اور منہجی کتب و رسائل کی طباعت و اشاعت کی بھی کوشش کرتے رہتے ہیں، انھوں نے نہایت مفید اور ضرورت کے پیش نظر ایک رسالہ بنام "**جمع الشتات فيما كتب عن الإخوان من ملاحظات**" مترجم اردو میرے پاس بھیجا، اور اس پر کچھ لکھنے کی خواہش ظاہر کی، مترجم و ناشر اور اس راہ میں قربانیاں دینے والے عوام وخواص سب کی حوصلہ افزائی کرنا، غلو اور افراط وتفریط سے بچتے ہوئے ضروری ہوتا ہے۔

ہمارے اسلاف اسکا بڑا خیال رکھتے تھے، شیخ الاسلام مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے سامنے کسی اجلاس میں ایک بالکل مبتدی طالب علم نے ضرورت اور حجیت حدیث پر تقریر کی جو بہت موثر اور جاذب نہ تھی، مگر مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے اس طالب کو بڑی داد دی اور خوب تعریف کی، کچھ لوگوں نے کہا کہ مولانا تقریر تو بالکل پھیکی ہے، مدلل اور پر تاثیر بھی نہیں، آپ اس کی یونہی تعریف کئے جارہے ہیں، تو اس وقت مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے اس معترض کے جواب میں یہ اشعار پڑھے:

حق پرستوں کی اگر تو نے دلجوئی نہ کی　　　طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

[سیرت ثنائی: ص ۱۸۶]

اس رسالہ کے جامع اور مؤلف فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن محمد النجمی حفظہ اللہ ہیں، اور اس کے مترجم جماعت کے مشہور قلم کار ڈاکٹر اجمل منظور مدنی حفظہ اللہ ہیں، جب بھی منحرفین وملحدین اور اہل بدعات ومحدثات، منہج سلف اور اہل حق کے خلاف بہتان تراشیاں اور بدنام کرنے کی کوشش کی تو ڈاکٹر صاحب انکا دنداں شکن جواب دیتے ہیں، ڈاکٹر صاحب جو بھی لکھتے ہیں مدلل لکھتے ہیں، ہر بات حوالوں کے ساتھ لکھتے ہیں، اسی لئے لوگ ان کی تحریروں کے منتظر رہتے ہیں۔ **فجزاه الله خيرًا عنا وعن اهل الحق احسن الجزاء ووقاه الله شر المنحرفين والمبتدعين وكيد الأشرار من شياطين الإنس والجن۔**

مؤلف نے اس کتاب "**جمع الشتات فيما كتب عن الإخوان من الملاحظات**" میں علماء ربانی، اہل بصیرت اور ماہرین شریعت نے اخوان المسلمین اور اس سے نکلی ہوئی دوسری تنظیموں کے عقائد ومنہج اور ان میں موجود ضلالت وگمراہی کے متعلق جو ملاحظات اور قابل گرفت باتیں تھیں ان کو ایک کتاب کی شکل میں جمع کر دیا ہے، جن کا جاننا اس دور فتن میں ضروری ہے، اور جن سے عوام وخواص کو آگاہ اور متنبہ کرنا ضروری اور "**الدِّينُ النَّصِيحَةُ، الدِّينُ النَّصِيحَةُ، الدِّينُ النَّصِيحَةُ**"۔ کا تقاضا ہے۔

اس دور فتن میں کفر وشرک، محدثات وبدعات، منکرات ومحرمات، اور باطل فرقوں اور ان کے عقائد باطلہ، منہجی انحرافات کے خلاف از راہ اصلاح زبان وقلم کا استعمال جرم عظیم سمجھا جاتا ہے، فریضہ أمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو سبب اختلاف اور فتنہ وفساد سمجھا

جاتا ہے، اور ایسے مشائخ اور علماء کو مطعون و مقھور اور قابل ملامت قرار دیا جاتا ہے اور توھین و تضلیل میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جاتی جو فریضہ امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کو انجام دیتے ہیں۔

کیا کسی شخص یا جماعت یا تنظیم کے انحرافات اور بدعقیدگی سے لوگوں کو آگاہ کرنا جرم ہے؟

ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

**"أَمَرَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ لا يَغْلِبُونا عَلى ثَلاثٍ: أنْ نَأْمُرَ بِالمَعْرُوفِ، ونَنْهى عَنِ المُنْكَرِ، ونُعَلِّمَ النّاسَ السُّنَنَ"۔**

(مسند احمد: ۱۵/ ۵۳۴ مطولا، الدارمی في المقدمة باب البلاغ عن رسول اللہ وتعلیم السنن: ۱/ ۱۳۶ مختصراً)

امام محمد بن بشار بندار متوفی (۲۵۲ھ) نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا کہ:

''إنَّهُ لَيَشْتَدُّ عَلَيَّ أنْ أقُولَ: فلان كذا وفلان كذ''، تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا: ''إذا سَكَتَّ أنْتَ وسَكَتُّ أنا فَمَتى يَعْرِفُ الجاهِلُ الصَّحِيحَ مِنَ السَّقِيمِ؟''۔ [شرح علل الترمذی: ۱/ ۳۵۰، مجموع الفتاوی: ۲۸/ ۲۳۱]

امام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ سے حسین الکرابیسی کے متعلق لوگوں نے سوال کیا تو فرمایا: ''هو مُبْتدعٌ''۔

اور ایک موقع پر فرمایا: ''إياك إياك وحسين الكرابيسي، لاتكلمه ولاتكلم من يكلمه، أربع مرات أو خمس مرات''۔ [تاریخ بغداد: ۸/ ۶۵]

اہل بدعات ومحدثات اور اہل زیغ وضلال کی بدعقیدگی اور گمراہیوں پر تنقید کرنا اور لوگوں کو ان سے آگاہ کرنا' سلف اس کو افضل العبادات سمجھتے تھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ:

''امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے لوگوں نے کہا کہ: ''الرَّجُلُ يَصُومُ ويُصَلِّي

ويَعْتَكِفُ أحَبُّ إلَيْك أوْ يَتَكَلَّمُ فِي أهْلِ البِدَعِ؟'' ۔تو امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ: ''فَقالَ: إذا قامَ وصَلّى واعْتَكَفَ فَإنَّما هُوَ لِنَفْسِهِ وإذا تَكَلَّمَ فِي أهْلِ البِدَعِ فَإنَّما هُوَ لِلْمُسْلِمِينَ هَذا أفْضَلُ''. [مجموع الفتاوى:۲۸/۲۳۱]

امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ سے لوگوں نے الحارث المحاسبی (شیخ الصوفیہ) اور اس کی کتابوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

''إيّاكَ وهَذِهِ الكُتُبَ، هَذِهِ كُتُبُ بِدَعٍ وضَلالاتٍ، عَلَيْكَ بِالأثَرِ تَجِدْ غُنيَةً، هَلْ بَلَغَكُم أنَّ مالِكًا والثَّوْرِيَّ والأوْزاعِيَّ والأئمة المتقدمين صَنَّفُوا هذه الكتب فِي الخَطَراتِ والوَساوِسِ؟...ما أسْرَعَ النّاسَ إلى البِدَعِ''.

[تاریخ بغداد:۸/۲۱۵،السیر:۱۲/۱۱۲]

اسی تناظر میں چند باتیں پیش کرنا میں مناسب سمجھتا ہوں:

## ○ اس امت کے دنیا میں آنے کا بڑا مقصد فریضہ امر بالمعروف والنھی عن المنکر ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ [آل عمران:۱۱۰]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے تین باتوں کو مقصد حیات کا بڑا حصہ قرار دیا ہے:

① پہلا: امر بالمعروف

② دوسرا: نھی عن المنکر

③ تیسرا: ایمان باللہ و الرسول (توحید خالص اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت واطاعت پر استقامت) ہے۔

○ امت محمدیہ کے خیر امت ہونے کا سبب:

اس آیت کے جملہ ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ میں امت محمدیہ کے خیر الامم ہونے کا سبب بیان کیا گیا ہے، کیونکہ ﴿لِلنَّاسِ﴾ میں حرف لام انتفاع کے لئے ہے، اس لئے آیت کا ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ تم خیر الامم ہو، کیونکہ تمہارا وجود لوگوں کو نفع پہنچانے کے لئے ہے، اور سب سے بڑا نفع جو لوگوں کو تم پہنچاتے ہو وہ لوگوں کی اصلاح ہے، جس کی بڑی شکل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، اور تم خود بھی ایمان (کامل) پر قائم رہتے ہو اور اعمال صالحہ کی پابندی کرتے ہو، منکرات اور ہر قسم کی برائی بچتے ہو۔

○ اسلامی اور باہمی تعلقات کی بنیاد امر بالمعروف والنہی عن المنکر پر ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [سورۃ التوبۃ: ۷۱،۷۲]

مؤمن مرد و عورت سب آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور ذمہ دار و خیر خواہ ہوتے ہیں، اسی لئے وہ ہمیشہ ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں (یہی اخوت و محبت اور سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور آخر میں عذاب جھنم سے بچالے) اور ذاتی طور پر اپنی نجات و فلاح اور اصلاح نفس کے لئے نماز قائم کرتے ہیں اور زکات ادا کرتے ہیں اور نماز و زکات کے علاوہ اپنی زندگی کے ہر

شعبہ جات میں بھی اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالی ضرور اپنا رحم و کرم اور فضل کرتے ہیں، اللہ تعالی عزیز و حکیم ہے، اللہ تعالی نے ایسے ہی ایمان والوں کو ایسی جنت دینے کا وعدہ کر رکھا ہے جس میں نہریں جاری ہوں گی، بڑے عالیشان محل ہوں گے، ہمیشہ قائم رہنے والی جنت میں ہوں گے اور سب سے بڑی چیز اللہ کی رضا و خوشنودی ہوگی اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

## ○ امر بالمعروف والنھی عن المنکر لوگوں کی عظیم ترین خیر خواہی ہے:

اسلام کی بنیاد خیر خواہی پر ہے، فریضہ امر بالمعروف والنھی عن المنکر کی ادائیگی کے بغیر خیر خواہی ناممکن ہے، اور خیر خواہی کے بغیر دین و ایمان کی سلامتی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: "**بايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلى إقامِ الصَّلاةِ وإيتاءِ الزَّكاةِ والنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ**"۔ [صحيح البخاري في الايمان باب قول النبي ﷺ الدين تو في البر والصلة باب في النصيحة]

رسول اللہ ﷺ سے میں نے اقامت الصلاۃ، ایتاء الزکاۃ کے ساتھ ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنے پر بیعت کیا۔

امام الطبرانی رحمہ اللہ نے اپنی المعجم الصغیر میں اس حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے:

جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"**بايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، ثُمَّ إنِّي رَجَعْتُ فَدَعانِي، فَقالَ: "لا أَقْبَلُ مِنكَ حَتّى تُبايِعَ والنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبايَعْتُهُ**"۔

میں رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرکے واپس جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ واپس بلایا، اور فرمایا کہ ابھی جو میں نے تم سے زکات اور نماز وغیرہ پر بیعت کیا ہے وہ اس وقت تک قبول نہیں کرونگا جب تک کہ تم اس بات پر بیعت نہ کرو کہ ہر وقت تم

مسلمانوں کی خیر خواہی کروگے۔

امام ھیثمی کہتے ہیں کہ: ''إسناده حسن''۔ [المجمع:۱/۸۷]

## ○ النصیحۃ (خیر خواہی) کا فریضہ کسی بھی حالت میں کسی سے ساقط نہیں:

اسلام کے تقریباً سارے احکام عدم استطاعت اور شرعی عذر کی وجہ سے معاف ہوجاتے ہیں، مگر نصیحۃ (خیر خواہی) ایسا فریضہ ہے جو کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتا، جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾[التوبۃ:۹۱]

جو لوگ تم میں کمزور ہوگئے ہیں جہاد میں شریک ہونے کے لائق نہیں ہیں اور جو لوگ مریض ہیں جس کی وجہ سے جہاد کی استطاعت نہیں رکھتے، اسی طرح وہ شخص جو اپنی غربت اور فقر ومحتاجگی کی وجہ سے جہاد میں مالی مدد نہیں کرسکتا، توان حضرات پر کوئی گناہ اور جرم نہیں ہے بشرطیکہ یہ لوگ اپنی جگہ رہ کر اللہ تعالی اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں، ایسے محسنین (نیک لوگوں) پر کوئی مضائقہ نہیں اللہ تعالی غفور رحیم ہیں۔

اس آیت پر غور کیجئے کہ شرعی عذر (مرض، ضعف، بڑھاپہ وکمزوری، فقر ومحتاجگی) کے سبب جہاد جیسے بڑے عمل میں اگر کوئی شخص شریک نہیں ہوسکتا تو اس پر کوئی گناہ اور مضائقہ نہیں ہے، بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اسلام ومسلمین کا خیر خواہ ہو، اسی لئے مسلمان کے لئے ہر وقت اور حالت میں خیر خواہ رہنا اور خیر خواہی کرنا ضروری ہے۔

## ○ أمر بالمعروف والنھی عن المنکر کا ترک موجب لعنت وغضب اِلٰہی ہے:

﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ

فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾[المائدۃ:۷۸،۷۹]

بنی اسرائیل کے جن لوگوں نے انکار کیا، تو اللہ کے نبی داوٗد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت بھیجی گئی، کیونکہ وہ نافرمانی اور برائی کرتے تھے اور حد سے آگے نکل گئے تھے، اور وہ برائیاں کرنے والوں کو منع نہیں کرتے تھے۔

ان آیات میں اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے مستحق لعنت وغضب ہونے کے تین اسباب بیان کئے ہیں:

① ﴿بِمَا عَصَوا﴾ اللہ تعالی اور رسول کی نافرمانی کرتے، اوامر کو ترک کرتے اور محرمات ومنکرات کا ارتکاب کرتے۔

② ﴿وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ﴾ حدود الله: یعنی حد سے تجاوز کرکے دین میں غلو کرتے تھے اور طرح طرح کی بدعات ایجاد کرتے اور اسکو دین بناتے تھے۔

③ ﴿كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ ایک دوسرے کو برائیوں سے منع نہیں کرتے تھے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

”لِيُحذَرَ أنْ يُرْكَبَ مِثْلُ الَّذِي ارْتَكَبُوا، فَقالَ: ﴿لَبِئْسَ ما كانُوا يَفْعَلُونَ﴾“۔ وہ لوگ ایک دوسرے کو محرمات ومنکرات کرتے ہوئے دیکھتے، مگر کبھی کوئی کسی کو منع نہیں کرتا تھا، اللہ تعالی نے ان لوگوں کی قرآن مجید میں مذمت بیان کیا ہے تاکہ اس امت کا کوئی شخص ایسے جرائم کا ارتکاب نہ کرے،

اللہ تعالی نے آیت کے آخر ﴿لَبِئْسَ ما كانُوا يَفْعَلُونَ﴾ میں اسی چیز کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بنی اِسرائیل کو اللہ تعالی نے: ﴿وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ کا لقب دیا تھا، مگر امر بالمعروف والنھی عن المنکر کے ترک کردینے کی

وجہ سے لعنت وغضب کے مستحق بن گئے۔

موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل پر اللہ تعالی کے احسانات گنائے، اور ان کو باری تعالیٰ کے احسانات کا احساس دلاتے ہوئے بڑی پردرد نصیحت کی، اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ:

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَآتَاكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ﴾[المائدۃ:۲۰]

بطور عبرت ونصیحت اس وقت کو یاد کرو جب کہ موسی علیہ السلام اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمارہے تھے کہ میری قوم کے لوگوں، تم پر اللہ تعالی نے جو انعامات واحسانات کئے ہیں ان کو تم یاد کرو، اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے تمھاری قوم وقبیلہ میں بہت سے انبیاء پیدا کئے، اور تمھاری غلامی کو ختم کرکے تمہاری قوم میں کتنے بادشاہ بنائے، اور اس کے علاوہ اللہ تعالی نے ایسی ایسی نعمتوں سے تم کو نوازا جو دنیا میں کسی اور کو نہیں دیا۔ اتنے فضائل ومناقب کے باوجود جب انھوں نے اللہ تعالی کے حدود کو توڑا اور فریضہ امر بالمعروف والنھی عن المنکر کو ترک کردیا تو اللہ تعالی نے ان پر اپنے قہر وغضب اور عذاب ولعنت کے دروازے کھول دیئے۔

﴿قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ﴾[المائدۃ:۶۰]

اے ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ ان سے کہیں کہ کیا ان سے بھی زیادہ بدترین بدلہ پانے والے اللہ کے نزدیک کون لوگ ہیں، میں بتاؤں؟ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ

نے لعنت بھیجی اور اپنا غضب نازل کیا، اور ان میں سے کتنوں کو بندر اور بہتوں کو خنزیر بنادیا، اور بہتوں کو شیطان کا پجاری بنادیا، یہی سب سے بدترین درجہ کے لوگ ہیں اور سب سے زیادہ صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگ ہیں۔

## ○ امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کو ترک کرنے والے اللہ تعالیٰ کی تین عظیم ترین نعمتوں سے محروم کردیئے جاتے ہیں:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَعَرَفْتُ فِي وجْهِهِ أَنْ قَدْ حَضَرَهُ شَيْءٌ، فَتَوَضَّأَ وخَرَجَ وما يُكَلِّمُ أَحَدًا، فَلَصِقْتُ بِالحُجُراتِ أَسْمَعُ ما يَقُولُ، فَقَعَدَ عَلى المِنبَرِ ثُمَّ قالَ: **''أَيُّها النّاسُ،إنَّ اللهَ عزوجل يَقُولُ: ''مُرُوا بِالمَعْرُوفِ وانْهَوْا عَنِ المُنْكَرِ مِن قَبْلِ أَنْ تَدْعُونِي فَلا أُجِيبَكُمْ، وتَسْأَلُونِي فَلا أُعْطِيَكُمْ، وتَسْتَنْصِرُونِي فَلا أَنْصُرَكُمْ"** -[مسند أحمد: ۲۵۲۹۴،ابن حبان: ۲۹۰]

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں گھر سے باہر تشریف لے گئے تھے، ہمارے گھر میں داخل ہوئے تو آپ اس قدر حیران و پریشان تھے کہ چہرے مبارک سے معلوم پڑتا تھا کہ آپ کے سامنے کوئی نہایت خطرناک معاملہ درپیش ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے کوئی گفتگو نہیں کی بلکہ سیدھے اندر تشریف لے گئے، وضو کیا اور بڑی تیزی سے مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر کھڑے ہو گئے، میں اپنے کانوں کو گھر کی دیوار سے چپکا کر کھڑی ہو گئی تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرمارہیں اس کو سن سکوں، میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوتے ہی اللہ عزوجل کی خوب حمد وثنا بیان کی، پھر لوگوں سے خطاب

کرتے ہوئے فرمایا:

**"أيُّها النّاسُ، إنَّ اللهَ عزوجل يَقُولُ: "مُرُوا بِالمَعْرُوفِ وانْهَوْا عَنِ المُنْكَرِ مِن قَبْلِ أنْ تَدْعُونِي فَلا أُجِيبَكُمْ، وتَسْألُونِي فَلا أُعْطِيَكُمْ، وتَسْتَنْصِرُونِي فَلا أنْصُرَكُمْ".** فما زاد عليهن حتى نزل۔

## ○ النھی عن المنکر کوترک کرنے سے اللہ تعالیٰ تین نعمتوں سے محروم کردیتے ہیں:

① **پہلی نعمت:** جس سے تارکین امر بالمعروف والنھی عن المنکر کو اللہ تعالی محروم کردیتے ہیں وہ یہ کہ: ''**أنْ تَدْعُونِي فَلا أُجِيبَكُمْ**''۔ تم اللہ تعالی سے دعاء کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائیگی۔

② **دوسری نعمت:** جس سے تارکین امر بالمعروف والنھی عن المنکر محروم کردئے جاتے ہیں وہ یہ ہے کہ "**وتَسْألُونِي فَلا أُعْطِيَكُمْ**"۔ تم اللہ تعالی سے سوال کرو گے مگر تم کو نہیں دیگا۔

③ **تیسری نعمت:** جس سے محرومی ہوگی وہ یہ ہے کہ "**وتَسْتَنْصِرُونِي فَلا أنْصُرَكُمْ**"۔ تم ہم سے نصرت ومدد مانگو گے مگر میں تمھاری نصرت ومدد نہیں کرونگا۔

امام الحسن البصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''مُرُوا بِالمَعْرُوفِ وانْهُوا عَنِ المُنْكَرِ، وإلّا كُنْتُمْ أنْتُمُ المَوْعُوظِينَ''۔[الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر للخلال:۴۹]

اگر تم لوگوں کو برائیوں اور منکرات ومحرمات سے نہیں روکو گے تو اللہ تعالی تم کو ایسا عذاب دیگا جو سب کے لئے موعظہ اور باعث عبرت ونصیحت ہوگا۔

ابو علی الدقاق کہتے تھے کہ: ''السّاكِتُ عَنْ الحَقِّ شَيْطانٌ أخْرَسُ، المُتَكَلِّمُ بِالباطِلِ شَيْطانٌ ناطِقٌ''۔ حق گوئی اور حق بیانی سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے،

باطل اور غلط بیانی سے کام لینے والا شیطان ناطق (باتیں کرنے والا شیطان) ہے۔

[الداء والدواء:۸۰]

## ○ اتباع سنت کی دعوت دینا اور بدعات سے منع کرنا درحقیقت أمر بالمعروف والنهی عن المنکر اور أفضل الأعمال ہے:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ رد رافضیت پر اپنی بے مثال کتاب وتصنیف ''منهاج السنة النبویہ: ۵ / ۲۵۳'' میں لکھتے ہیں کہ:

''الأمْرُ بِالسُّنَّةِ والنَّهْيُ عَنِ البِدْعَةِ هُوَ أمْرٌ بِمَعْرُوفٍ ونَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ''۔

## ○ منافقین اور مفسدین کے باہمی تعلقات کی بنیاد مفاد پرستی اور برائیوں کی اشاعت پر ہوتی ہے:

﴿الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ [التوبہ:۶۷]

تمام منافقین مرد وعورت آپس میں سب ایک ہی ہیں، پس یہ آپس میں ایک دوسرے کو برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھائیوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں (وہ کنجوس اور بخیل ہوتے ہیں) یہ لوگ اللہ تعالی کو بھول گئے ہیں تو اللہ تعالی نے بھی ان کو بھلا دیا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی صفات خبیثہ بیان کی ہیں:

① ﴿الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ﴾

② ﴿يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ﴾

③ ﴿وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوفِ﴾

④ ﴿وَيَقۡبِضُونَ أَيۡدِيَهُمۡ﴾

⑤ ﴿نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ﴾

## ○ منافقانہ خصلتیں مسلمانوں میں:

بڑے افسوس کی بات یہ ہیکہ اس آیت میں اللہ تعالی نے منافقین کی جو خصلتیں بیان کی ہیں، بہت سے مسلمان بھی انہیں میں مبتلا ہو گئے ہیں، آج دور حاضر میں بہت سی تحریکیں اور تنظیمیں جو إحیاء دین، تجدید دین، قیام خلافت اسلامیہ اور قیام حکومت الہیہ، اسلامی انقلاب وغیرہ کے نام سے قائم کی گئی ہیں، (جن کی حقیقت "كلمة حق أريد به الباطل" ہے) ان کے منہج دعوت وتبلیغ اور اصول وضوابط میں امت میں موجودہ کفریہ وشرکیہ عقائد اور محدثات وبدعات، اسی طرح بہت سے منکرات ومحرمات کے ارتکاب کرنے والوں پر نقد کرنے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اجازت نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے اختلاف ہوتا ہے، اور اس کے جواز کا بہانا یہ بناتے ہیں کہ آج امت میں اتفاق واتحاد کی ضرورت ہے، اس لئے ہر وہ چیز جس سے اختلاف ہوتا ہے ہم اس سے دور رہتے ہیں، اور اس کے لئے انھوں نے کتاب وسنت اور امت مسلمہ کے اجماعی مسئلہ فریضہ أمر بالمعروف ونہی عن المنکر کے خلاف اپنا ایک اُصول بنایا کہ: "نتفق على ما اجتمعنا ونعتذر فيما اختلفنا"۔

## ○ رسول اللہ ﷺ کی عبرتناک پیشن گوئی:

امر بالمعروف والنھی عن المنکر کے بغیر اسلام وایمان اور دین وشریعت کچھ بھی نہیں رہ سکتا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ما مِن نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ في أُمَّةٍ قَبْلِي إلَّا كانَ له مِن أُمَّتِهِ حَوارِيُّونَ، وأَصْحابٌ يَأْخُذُونَ بسُنَّتِهِ ويَقْتَدُونَ بأَمْرِهِ، ثُمَّ إنَّها تَخْلُفُ مِن بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يقولونَ ما لا يَفْعَلُونَ، ويَفْعَلُونَ ما لا يُؤْمَرُونَ، فمَن جاهَدَهُمْ بيَدِهِ فَهو مُؤْمِنٌ، ومَن جاهَدَهُمْ بلِسانِهِ فَهو مُؤْمِنٌ، ومَن جاهَدَهُمْ بقَلْبِهِ فَهو مُؤْمِنٌ، وليسَ وراءَ ذلكَ مِنَ الإيمانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ''.[صحیح مسلم:۵۰]

مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی اور رسول نہیں بھیجا جس کے حواری اور اَصحاب (مخصوص اور مددگار اور عام دوست واَحباب) ان کی قوم سے نہ ہوں، جو اپنے نبی کے قول وعمل کی اتباع واطاعت کرتے رہے، پھر ان کے بعد ایسے ناخلف (نالائق) لوگ پیدا ہو گئے، جو لوگوں سے ایسی بات کہتے جو خود نہیں کرتے تھے، اور وہ کام کرتے تھے جس کا حکم انہیں نہیں دیا گیا تھا (جیسے ہمیشہ سے علماءِ سوء، اھل بدعات ومحدثات، عقیدۂ صحیحہ اور منہج سلیم سے منحرفین کا طریقہ رہا ہے)، پھر تم میں سے جو شخص ایسے لوگوں سے اپنے ہاتھ سے جہاد کریگا وہ مؤمن ہے، اور جو شخص ان لوگوں سے اپنی زبان سے جہاد کریگا وہ مؤمن ہوگا، اور جو شخص ان لوگوں سے اپنے دل سے جہاد کریگا وہ مؤمن ہے، اب اس کے علاوہ جو شخص ان کے خلاف اتنا بھی نہ کرسکے تو اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں۔

**جو لوگ** انکارِ منکر کو فتنہ وفساد قرار دیتے ہیں اور شرک و بدعات کے خلاف آواز بلند کرنے کو امت میں اختلاف وانتشار کا سبب بتا کر جرمِ عظیم قرار دیتے ہیں، ان کو اس حدیث پر بار بار غور کرنا چاہئے کہ کتنے بڑے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

## جھاد کے تین مراتب:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے النھی عن المنکر کے تین مراتب مقرر کئے ہیں:

① ''فمَن جاهَدَهُمْ بيَدِهِ فَهو مُؤْمِنٌ'': اگر استطاعت ہے تو ہاتھ سے منکر کو مٹائے۔

② ''ومَن جاهَدَهُمْ بِلسانِهِ فَهو مُؤْمِنٌ'': جسکا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے غلط عقائد و أعمال پر ان کو بار بار تنبیہ کی جائے قرآنی آیات اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد شدہ وعد وعید اور ترغیب و ترھیب کی روشنی نصیحت کی جائے۔

③ ''ومَن جاهَدَهُمْ بقَلْبِهِ فَهو مُؤْمِنٌ'': دل سے جہاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ غلط اور بری چیزوں کو برا جانے، جو چیزیں دین و شریعت کے خلاف ہوں، محرمات و منکرات، شرک و کفر اور بدعات و محدثات ایسی چیزوں کی دل میں نفرت ہو اور دل میں ہر وقت یہ عزم و جزم ہو کہ جب بھی ہمیں استطاعت اور موقع ملے گا ہم اس کو ضرور مٹائیں گے۔

جب انسان کا دل فتنوں کا شکار ہو جاتا ہے تو وہ نہ تو کسی معروف کو معروف سمجھتا ہے اور نہ کسی منکر کو منکر، وہ صرف وہی کرتا اور کہتا ہے جو اسکا نفس کہتا ہے، اسی کو حق سمجھتا ہے، اور اس کا نفس جس کو غلط سمجھ لے اسی کو غلط سمجھتا ہے، گرچہ وہ صحیح و ثواب ہو، اسی لئے بعض مشائخ کہتے ہیں کہ: ''فالحزبية تجعل المر حلوا والباطل حقا''۔ [المورد العذب الزلال: ص ۱۲۸]

اخوان المسلمین کے عوام و خواص اور اکابر و أصاغر تقریباً اسی کے مصداق بن گئے ہیں، بلکہ غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنے سیاسی مفاد میں اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے منکر کو معروف اور معروف کو منکر بنا دیا ہے، اسی لئے منکر پر انکار ان کے نزدیک جرم عظیم سمجھا جاتا ہے، جو کہ درحقیقت منافقین و مفسدین اور یھود نصاری کا طریقہ ہے، اس طرح رسول اللہ ﷺ کی مشہور پیشن گوئی: ''لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ

مَن كان قَبلَكم شِبرًا بشِبرٍ" کے مصداق بن گئے، امر بالمعروف و النھی عن المنکر، شرک و بدعات میں مداھنت کرنے کے خطرناک انجام، اللہ تعالی کی لعنت اور قہر وعذاب کا علم ہونے کے بعد بھی اس امت میں سے بہت سے لوگ اسلام کے اس فریضہ امر بالمعروف و النھی عن المنکر کو اپنی سیاست بازی، اقتدار حاصل کرنے میں کامیابی کی غرض سے ترک کرکے کسی سیاسی کافرلیڈر کو اپنا راہبر بنایا اور اس کے ملحدانہ قول وفکر "نتعاون فيما اتفقنا ويتجاوز عما اختلفنا" اپنایا اور عوام کی حمایت اور اپنی ملحدانہ تنظیم میں شامل کرنے کے لئے یہ کہنا شروع کیا کہ آج مسلمانوں کی ترقی اور تحفظ کے کیلئے اتفاق کی ضرورت ہے، اس لئے ایسی باتوں (گرچہ کفروشرک ہی ہو) سے بچنا چاہئے جس سے امت میں اختلاف ہو۔ ﴿يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ﴾

قوی امید ہے کہ اس کتاب "جمع الشتات فيما كتب عن الإخوان من الملاحظات" کے پڑھنے کے بعد لوگوں کو اخوانیت کے افکار باطلہ ونظریات فاسدہ اور مقاصد سیئہ کا کافی ووافی علم ہوگا، اور ان کے دعوائے احیاء وتجدید دین، قیام حکومت الہیہ اور خلافت اسلامیہ کی حقیقت بھی سمجھ میں آجائے گی، اسی طرح إن شاء اللہ صدق دل اور اخلاص نیت سے اس کتاب کے مطالعہ سے اصلاح عقائد ومنہج کی توفیق بھی ملے گی، صراط مستقیم، اور شریعت ومنہج میں انحراف والحاد سے بھی محفوظ رہیں گے، بشرطیکہ ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ﴾ کو مدنظر رکھتے ہوئے مطالعہ کیا جائے۔

اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ اس کتاب کے مؤلف، مترجم، ناشر اور معاونین کو بہترین صلہ عطا کرے، اور سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، صوبائی جمعیت اہلحدیث

ممبئ کے امیر محترم فضیلۃ الشیخ عبد السلام السلفی حفظہ اللہ اور اراکین سے امید رکھتے ہیں کہ اس منہجی کتاب کی اشاعت بھی جمعیت کے شعبہ نشر واشاعت سے کریں گے، منہجی کتب ورسائل کی طباعت واشاعت میں اپنی نوعیت کا یہ بے مثال ادارہ ہے۔

**فجزاهم الله خيرا وبارك وجهودهم.**

**وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين**

**أخوكم في الله**

ظفر الحسن مدني

۱۴/ جمادی الأولی/ ۱۴۴۴ھ

OOOO

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# عرض مترجم

حالیہ ایام میں الاخوان المسلمون اوران کے نہج پر سرگرم عمل تحریکات کا مسئلہ ہر طرف زیر بحث ہے۔ یوں تو بہت سارے اہل علم شروع ہی سے اس جماعت کے متعلق کچھ نہ کچھ توضیحات وتنبیہات پیش کرتے رہے ہیں، البتہ عرب فسادیہ کی تباہ کن سرگرمیوں میں اس جماعت کی غیر مخفی بھرپور حصہ داری کے بعد سے اس جماعت کے اہداف ومقاصد اور منہج وطریقہ کار، نیز ولاء وبراء کے متعلق ہر طرف تجزیے پیش کیے جانے لگے اور بہت سارے ایسے مسلم ممالک کے کان بھی کھڑے ہوگئے جو ان تباہ کن حادثات سے بہت قریب تھے اور کبھی جنھوں نے انھیں اپنے یہاں پناہ دے کر عزت بخشی تھی۔ یوں تو اس جماعت اور اس سے متاثرہ تحریکات کے بظاہر اسلامی جذبات کو دیکھ کر اکثر مسلم معاشروں اور سماجوں میں انھیں پذیرائی ملی، حتی کہ لوگوں نے انھیں سرآنکھوں پر بٹھایا، تعلیمی اداروں میں انھیں قیادت عطا کی، ان کے لٹریچر کی خوب نشرواشاعت کی۔

البتہ جب چند سالوں قبل اس بے مہار جذباتیت نے اپنا باغیانہ رنگ دکھایا اور ایک نئے قسم کے تعصب کی نہایت ناقابل برداشت مثال پیش کی، جس میں ولاء وبراء، نقد وتنقید اور اصلاح وتربیت کے مراحل کی ترتیب ہی الٹ دی گئی، معیار حق کو بدل ڈالا گیا، اسلام کو سیاسی رنگ دے دیا گیا اور اہل سنت کے بہت سارے مسلمہ عقائد پر ضرب لگائی گئی، تو اہل علم نے پھر نئے سرے سے اس جماعت کے بنیادی نظریات، طریقہ کار، اولویات اور ولاء وبراء پر نظر ثانی کی، تو انھیں لگا کہ اس جماعت کے متعلق وہ ایک بہت بڑی غلط فہمی کے شکار تھے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی (اخوانیوں پر چند ملاحظات) کے نام سے یہ کتاب بھی ہے جسے ترتیب دیا ہے شیخ عبد اللہ بن محمد بن حسین النجمی نے، جو ایک طویل مقدمے اور پچاس ملاحظات پر مشتمل ہے، عالم اسلام بالخصوص عالم عرب کے اندر حالیہ سیاسی خلفشار کو سمجھنے میں جس سے کافی مدد ملے گی، اور اسکا اندازہ بھی ہوگا کہ اس میں اخوانیوں کا کس قدر مکروہ چہرہ ابھر کر سامنے آتا ہے۔

اس کتاب کا مقدمہ ہو یا اسکے بعد کے ملاحظات دونوں حصے بہت قیمتی ہیں، شیخ نے اس کتاب کے اندر جہاں دین اسلام کے حقیقی چہرے کو دکھایا ہے، صحیح اسلامی عقیدے اور سلفی منہج کو واضح کیا ہے وہیں دوسری طرف منحرف اور باطل افکار کی حامل تنظیموں کی بھی قلعی اتاری ہے، بطور خاص دین کے نام پر تجارت کرنے والی خارجی اخوانی تنظیم کہ جس پر اپنے پچاس ملاحظات کے ذریعے انکے باطل افکار اور فاسد عزائم کو کھول کر رکھ دیا ہے۔

اللہ اس کتاب کو عالم اسلام کے اندر حالیہ بحران کے پیچھے نادیدہ سازشوں اور موجودہ خلفشار کے حقیقی سرپرستوں کو سمجھنے میں کارآمد بنائے، اور تمام مسلمانوں کو ہر شر وفتن سے محفوظ رکھے۔ آمین

کتبہ:

د/محمد اجمل منظور احمد مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تقریظ

**الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه**

**وبعد:**

شیخ عبداللہ بن محمد بن حسین النجمی وفقہ اللہ کی کتاب مجھ پر پڑھی گئی، جس کے اندر آپ نے جماعت اخوان المسلمون پر کئی ملاحظات تحریر کئے ہیں، جس کا نام آپ نے "**جمع الشتات فيما كتب على الاخوان من الملاحظات**" رکھا ہے، اس کتاب کے اندر آپ نے پچاس ملاحظے نوٹ کئے ہیں، اخوانیوں کے اندر توحید کے مسئلے میں کوتاہی سے ان ملاحظات کی ابتداء کی ہے، پھر ولاء اور براء کی کمزوری اور پھر بدعتوں کے اندر ان کے واقع ہونے کا ملاحظہ تحریر کیا ہے، یہاں تک کہ پچاس ملاحظات لکھ ڈالے ہیں، خود اخوانیوں کے اقوال سے اور ان کے ناقدین کے اقوال سے استدلال کیا ہے، ساتھ ہی ان کے اعتقادات باطلہ اور افکار ضالہ کی تردید میں دلیلوں کا سہارا لیا ہے، اور مثالوں کی بھرمار کردی ہے، میں وصیت کرتا ہوں کہ طلبہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔

**وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه۔**

کتبہ:
احمد بن یحیی النجمی
1427/3/14ھ

# مقدّمة المؤلف

**الحمد لله الذى بفضله اهتدى المهتدون، وبعدله ضل الضالون،لايسأل عما يفعل وهم يسألون، وأصلي وأسلم على من بعثه ربه هادياً، ومبشراً، ونذيراً، وداعياً إلى الله بإذنه وسراجاً منيراً، وعلى أله وصحبه، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد:**

یہ چند ملاحظات اور تنبیہات ہیں اُس منہج پر جس کے اندر دور قریب ہر جگہ کے لوگ مبتلا ہو چکے ہیں، اور وہ ہے اخوان المسلمون کا منہج، چنانچہ جو بھی اس منہج سے کچھ بھی جانتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی طاقت بھر اس سے لوگوں کو خبر دار کرے، اور ایسا امت محمدیہ کے لئے خیر خواہی اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی خاطر؛ خاص طور پر موجودہ دور میں کہ فتنے روز بروز بڑھتے ہی جارہے ہیں، اور لوگ دن بدن اس کے جال میں پھنستے ہی جارہے ہیں۔

دعاءگو ہوں کہ اللہ تعالی میری اس تحریر کو اللہ کی رضا جوئی کی خاطر خالص بنائے۔

**وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔**

کتبہ:
عبداللہ بن محمد بن حسین النجمی
1427/3/1ھ

# تمہید

**إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله، وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، وبعد:**

امر بالمعروف اورنہی عن المنکر (بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے) کا فریضہ اس دین حنیف کی سب سے بڑی نشانیوں اور خصوصیتوں میں سے ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [سورۃ آل عمران: ۱۰۴]

ترجمہ: اور لازم ہے کہ تمھاری صورت میں ایک ایسی جماعت ہو جو نیکی کی طرف دعوت دیں اور اچھے کام کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

مزید ارشاد باری ہے: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ [سورۃ آل عمران: ۱۱۰]

ترجمہ: تم سب سے بہتر امت ہو، جسے لوگوں کے لیے برپا کیا گیا ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اور جس نے بھی ہمارے اس دین متین کے اس اصل اصول کے اندر خلل ڈالنے کی کوشش کی اس پر اللہ تعالی نے لعنت بھیجی ہے، اور اسے اہل کتاب کے مشابہ قرار دیا ہے، ارشاد باری ہے: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ

دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ [سورہ مائدہ:۷۸،۷۹]

ترجمہ: وہ لوگ جنھوں نے بنی اسرائیل میں سے کفر کیا، ان پر داؤد اور مسیح ابن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے۔وہ ایک دوسرے کو کسی برائی سے، جو انھوں نے کی ہوتی، روکتے نہ تھے، بے شک برا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

اور یقیناً اللہ تعالی نے بروز قیامت ان لوگوں کے لئے نجات مقدر کر دی ہے جو بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، لیکن جو خاموش رہتے ہیں اور باطل کے ساتھ چاپلوسی کرتے ہیں، انہیں عذاب کی دھمکی دی گئی ہے، ارشاد باری ہے: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾ [سورۂ اعراف:۱۶۵]

ترجمہ: پھر جب وہ اس بات کو بھول گئے جس کی انھیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو برائی سے منع کرتے تھے، اور ان کو سخت عذاب میں پکڑ لیا جنھوں نے ظلم کیا تھا، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

اور بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا مومنین کی اہم صفات میں سے ایک ہے، ارشاد باری ہے: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [سورۂ توبہ:۷۱]

ترجمہ: اور مومن مرد اور مومن عورتیں، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔

بلکہ سب سے بڑی وصیت شریعت اسلامیہ کے اندر بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے

روکنا ہی ہے۔ارشاد باری ہے:

﴿يَابُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ [لقمان:١٧]

ترجمہ: اے میرے چھوٹے بیٹے! نماز قائم کراور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کراوراس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے، یقیناً یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔

اسی لئے اس عظیم فریضے کو چھوڑ دینے سے دعاء قبول نہیں ہوتی، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

"مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ"۔

ترجمہ: بھلائی کا حکم کرو اور برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم دعاء کرو اور تمہاری دعاء قبول نہ ہو۔[سنن ابن ماجہ،البانی نے اسے حسن کہا ہے]

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بھلائی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، ورنہ تم دوسروں کے لئے نشان عبرت بن جاؤ گے۔[مصنف لابن ابی شیبہ:11/7]

یعنی امر بالمعروف والنہی عن المنکر کے فریضہ کے اندر کوتاہی برتنے کی وجہ سے تمہارے اوپر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب نازل ہوگا پھر دوسرے لوگ تم سے عبرت اور نصیحت حاصل کریں گے۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا:

"إِذَا أَمَرتَ بِالمَعرُوفِ شَدَدتَ ظَهرَ المُؤمِن وَإِذَا نَهَيتَ عَنِ المُنكَرِ اَرغَمتَ أنفَ المُنَافِق"۔

ترجمہ: جب تم بھلائی کا حکم کرتے ہو تو مومن کے پیٹھ کو مضبوط کرتے ہو اور جب

برائی سے روکتے ہو تو منافق کی ناک کو رگڑتے ہو۔[الامر بالمعروف والنہی عن المنکر لخلال:۵۸]

پھر اللہ تعالی نے ہمیں نصیحت کی وصیت کی ہے، اور اسے انبیاء ورسل کے طریقے میں شمار کیا ہے، اور ان لوگوں کا طریقہ جو تا قیامت ان کے راستے پر چلیں گے، اللہ تعالی نوح علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿وَأَنصَحُ لَكُمْ﴾ [الأعراف:۶۲] اور میں تم لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔

مزید اللہ تعالی نے ہود علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: ﴿وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ﴾ [الأعراف:۶۸]

ترجمہ: اور میں تم لوگوں کا امانت دار خیر خواہ ہوں۔

اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لِلَّهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ، أَوْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ"۔

ترجمہ: یقیناً دین خیر خواہی کا نام ہے، یقیناً دین خیر خواہی کا نام ہے، یقیناً دین خیر خواہی کا نام ہے۔لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کن کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مومنوں کے حاکموں کے لیے اور ان کے عام لوگوں کے لیے یا کہا مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور ان کے عام لوگوں کے لیے۔

سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

"بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ"۔

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز پڑھنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔ [صحیح بخاری: ۱۴۰۱، صحیح مسلم: ۵۶]

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا:

"أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ رَهْبَةُ النَّاسِ، أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا رَآهُ أَوْ شَهِدَهُ، فَإِنَّهُ لَا يُقَرِّبُ مِنْ أَجَلٍ، وَلَا يُبَاعِدُ مِنْ رِزْقٍ، أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ أَوْ يُذَكِّرَ بِعَظِيمٍ"۔

ترجمہ: سن لو! تم میں سے کوئی لوگوں کے خوف سے حق بات کہنا نہ چھوڑے جب اسے دیکھ لے یا اس کا مشاہدہ کرلے، کیونکہ حق بات کہنا یا کسی بڑی چیز کی نصیحت کرنا اسے موت سے نہ قریب کرے گا اور نہ ہی اسے رزق سے دور کرے گا۔ [مسند احمد: 3/50]

پھر حق واضح کرنا اور باطل کا رد کرنا ہمارے دین متین کی بنیاد ہے اور اس کے اندر کوتاہی کرنا عظیم خطرہ ہے، ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ [سورۃ بقرہ: ۱۵۹، ۱۶۰]

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو اس کو چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح دلیلوں اور ہدایت میں سے اتارا ہے، اس کے بعد کہ ہم نے اسے لوگوں کے لیے کتاب میں کھول کر بیان کر دیا ہے، ایسے لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور کھول کر بیان کر دیا تو یہ لوگ ہیں جن کی میں توبہ قبول کرتا ہوں اور میں ہی بہت توبہ قبول کرنے والا،

نہایت رحم والا ہوں۔

مزید ارشاد باری ہے: ﴿وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾ [سورۂ اعراف: ۱۶۴]

**ترجمہ:** اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے، یا انھیں عذاب دینے والا ہے، بہت سخت عذاب؟ انھوں نے کہا تمھارے رب کے سامنے عذر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ شاید وہ ڈر جائیں۔

اور خود **نبی اکرم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: "**قُلِ الحَقَّ وَلَو كَانَ مُرّاً**"۔ حق بات کہو گرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔ [صحیح ابن حبان: 361]

اور **ابو علی دقاق رحمہ اللہ** نے کہا: "حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے، اور باطل کہنے والا شیطان ناطق ہے"۔ [الداء والدواء لابن القیم: 80]

اور **اہل علم** نے یہ کہا ہے: "جس کے پاس دلیل ہے، وہ اس شخص کے خلاف حجت ہے جس کے پاس دلیل نہیں"۔

ان مذکورہ دلائل سے صاف پتہ چلتا ہے کہ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ایک فریضہ ہے اور اللہ، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے حکمرانوں اور عام لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا ضروری امر ہے، مزید حق بیان کرنا، اس کے چھپانے سے ڈرانا بھی واجب ہے، کیونکہ صراط مستقیم سے انحراف کرنا، توحید باری تعالی کے اندر کوتاہی کرنا، اہل بدعت کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا، ان کی تعریف کرنا، حکمرانوں کے خلاف کلام کرنا، اور لوگوں کے دلوں میں بطور خاص نوجوانوں کے دلوں میں ان کے خلاف بغض وحسد پیدا کرنا اور اہل علم سے بغض رکھنا اور ان سے دور رہنے کی تلقین کرنا یہ سب سے بڑا منکر

اور برائی ہے اور مسلمانوں کے لئے نصیحت وخیر خواہی اور ان پر شفقت ومہربانی اسی میں ہے کہ ان تمام منکرات سے انہیں آگاہ کیا جائے اور بتایا جائے کہ مسلمانوں کے لئے یہ سب سے بہت بڑا خطرہ ہے۔

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ** فرماتے ہیں: ''سنت کا حکم کرنا اور بدعت سے روکنا' یہ امر بالمعروف والنھی عن المنکر (بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے) کا کام ہے، اور یہ کام افضل ترین اور نیک اعمال میں شمار ہوتا ہے''۔ [منہاج السنۃ النبویہ لابن تیمیہ: 5/253]

**اور امام عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ** نے فرمایا: ''مسلمانوں پر واجب ہے کہ حقیقت کو واضح کریں، ہر جماعت وجمعیت سے مناقشہ کریں، اور سب کو اس بات کی نصیحت کریں کہ وہ اسی لائن پر چلیں جسے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لئے بنایا ہے اور جس پر چلنے کے لئے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت دی ہے، لیکن جو اس حد سے تجاوز کرے اور کسی شخصی مصلحت یا کسی خاص مقصد کے تحت وہ اپنی ہٹ دھرمی پر جما رہے تو ضروری ہے کہ اسے ایکسپوز کیا جائے اور اس سے لوگوں کو ڈرایا جائے، تاکہ لوگ حقیقت جان کر اس کے راستے پر چلنے سے باز آجائیں، تاکہ دوسرے لوگ جو حقیقت نہیں جانتے ہیں ان کے ساتھ گمراہ نہ ہو جائیں، اور انہیں اُس صراط مستقیم سے بھٹکا دیں جس کی اتباع کرنے کا حکم اللہ نے ہمیں اپنے اس قول کے اندر دیا ہے:

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [سورۃ انعام: ۱۵۳]

ترجمہ: اور یہ کہ یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمھیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ یہ ہے جس کا تاکیدی حکم اس نے تمھیں دیا ہے، تاکہ تم بچ جاؤ۔

جن باطل مناہج اور افکار کا دنیا کے اندر غلغلہ اور شور شرابہ ہے انہیں میں سے اخوان المسلمون کا منہج بھی ہے، اس باطل منہج کے اندر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت غرق ہو چکی ہے، چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو، علماء، طالب علموں اور عام لوگوں کے سامنے اس جماعت کی حقیقت کو واضح کر دوں، کیونکہ دیکھنے والا سننے والے کی طرح نہیں ہوتا، اور خبر مشاہدے کی طرح نہیں ہوتا، یا وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایک عرصہ تک رہ چکے ہیں، یا وہ بعض اہل علم حضرات جنہوں نے ان کے بارے میں جان کر کچھ تحریر کیا ہے اور انہیں نصیحت کی ہے، ان کے منہج اور طریقوں کو جانا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی گفتگو کو مختلف پہلوؤں میں تقسیم کر دوں:

① **پہلا:** مسلمان بھائیو! یقینی طور پر یہ جان لیں کہ اس ملک کے اندر اخوان المسلمین کی جماعت حقیقی طور پر موجود ہے، اور در پردہ ان کی سرگرمیاں چل رہی ہیں، یہ لوگ خفیہ ملاقات اور خفیہ پروگرام کرتے ہیں، چنانچہ جو لوگ اس حقیقت کا بار بار انکار کرتے چلے آئے ہیں، انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ اب ایک حقیقت بن چکی ہے، اس لئے اللہ سے خوف کھاؤ اور اس حقیقت کا انکار نہ کرو، بلکہ لوگوں کے سامنے اسے واضح کر دو۔

② **دوسرا:** سب سے پہلے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، پھر علماء کرام کا جنہوں نے اس راہ میں کوشش کی اور اہل سنت والجماعت کے منہج کی مخالفت کرنے والی جماعتوں اور فرقوں کے خطروں سے ہمیں آگاہ کیا، کہ کس طرح اسلامی سماج پر ان کے خطرے منڈلا رہے ہیں، اور ان میں شمولیت اختیار کرنے کا حکم بھی واضح کیا، اور ان کی غلطیوں کی نشان دہی بھی کی، اور ان پر کیا کیا ملاحظات ہیں اس سے بھی باخبر کیا، مثلاً شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ، شیخ ربیع بن ہادی المدخلی، شیخ زید بن محمد المدخلی حفظہم اللہ اور دیگر اہل علم، دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر و ثواب سے نوازے۔

علماء کرام پر یہی واجب ہے کہ اخوان المسلمین کی جماعت سے لوگوں کو آگاہ کریں اور اس سے دور رہنے کی تلقین کریں، وہ جماعت جس کے افراد خود کو اللہ کا داعی سمجھتے ہیں جب کہ وہ دعوت دین کے صحیح راستے سے ہٹے ہوئے ہیں، اور میں علماء کرام کو وصیت کرتا ہوں کہ جو لوگ ایسی جماعتوں کے خطروں سے آگاہ کر رہے ہیں ان کی مدد کریں، اور ان کے ساتھ کھڑے رہیں، اور ان کا ساتھ دیں، لکھنے میں، بولنے میں، اور ہر اس شخص کو نصیحت کریں جو اس جماعت میں شامل ہو چکا ہو کہ اسے چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع کر لے اور دعوت دین اور عمل وعقیدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہج کی طرف واپس آجائے۔

③ **تیسرا:** پہلے اللہ کا شکر ہے پھر اس مبارک ملک کے حکمرانوں کا شکریہ جو دعوت توحید کے امور میں مدد کرتے ہیں اور اس مملکت کے اندر منہج سلف کو نشر کر رہے ہیں، اور سلفی داعیوں کی تائید اور مدد کر رہے ہیں، چاہے مملکت کے اندر نصاب تعلیم کی شکل میں ہو، یا میڈیا کے ذریعے، یا پھر سلف کی کتابوں کو شائع کر کے، یا ان کے علاوہ دوسری شکلوں میں۔

اور اس میں کسی تعجب کی بات نہیں ہے، کیونکہ یہ لوگ بانی مملکت ملک عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود کے زمانے سے لے کر خادم حرمین ملک عبد اللہ بن عبد العزیز آل سعود کے موجودہ زمانے تک اس مبارک دعوت دین کی حمایت کی ہے، اللہ تعالی ان حکمرانوں کو اس کا اچھا بدلہ دے، ان کی ہدایت، بھلائی اور تقوی میں اضافہ فرمائے، اور اللہ ان کے ذریعہ ملک وملت کو نفع پہونچائے، اور انہیں ہر خیر کی توفیق بخشے۔

اس باطل منہج سے آگاہ کرنے میں سب سے اہم یہ ہے کہ جن کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ وہ اس جماعت یا اس کی طرح دوسری کسی منحرف جماعت کے اندر شامل ہے یا ان کے ساتھ نرم رویہ رکھتا ہے تو اسے کسی طور پر بھی کسی بڑے عہدے پر فائز نہ کیا

جائے اور اس تعلق سے سلفی اہل علم سے رائے مشورہ لیا جائے، جو یہ بتائیں کہ کون قیادت واقتدار کے لائق اور مناسب ہیں، اگر وہ مشورہ دیتے ہیں تو ٹھیک ورنہ اسے دور رکھا جائے۔

اسی طرح میرا یہ بھی مشورہ ہے کہ ایسے علمی پروگرام اور جلسے منعقد کئے جائیں جن کے اندر اخوان المسلمون اور اس طرح کی دیگر منحرف جماعتوں سے آگاہ کیا جائے جو اس ملک کے لئے خطرہ ہیں، پھر اسے نشر کرنے اور عام کرنے کا کام بڑے پیمانے پر ہو، وہ چاہے ریڈیو کے ذریعے ہو یا صحافت کے ذریعے ہو۔

میرا یہ بھی مشورہ ہے کہ نصاب تعلیم کے اندر بھی اخوان المسلمون اور اس طرح کی دیگر منحرف جماعتوں کے بارے میں آگاہ کیا جائے' کہ جنہوں نے نوجوانوں کی عقلوں پر یلغار کیا ہے اور ان کی برین واشنگ کی ہے، علماء اور حکمرانوں کے خلاف ان کے اندر بغض ودشمنی پیدا کر دی ہے، ان کے عقائد کو متزلزل کر دیا ہے، ان کے اندر اختلاف پیدا کر دیا ہے، یہ سب میں محض اسلامی سماج کو اس طرح کے باطل افکار اور گمراہ کن منحرف عقائد سے بچانے کے لئے کہہ رہا ہوں۔

④ **چوتھا:** اس تحریر پر جس چیز نے مجھے مجبور کیا وہ امت مسلمہ کے ساتھ خیر خواہی، ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا، سنت کی اشاعت، بدعت سے ڈرانا اور ان علماء کرام کی اقتداء کرنا ہے' جو اس میدان میں مجھ سے سبقت لے جا چکے ہیں۔ شاعر کہتا ہے:

وتَشَبَّهوا إنْ لم تكونوا مثلَهم

إنَّ التشبُّهَ بالكرامِ فَلاحُ

ترجمہ: ان کے جیسا بننے کی کوشش کرو گرچہ ان جیسا نہیں ہو، اچھے لوگوں کی طرح بننے کی کوشش کرنے میں کامیابی ہے۔

**امام شاطبی رحمہ اللہ** نے اپنی کتاب **"الاعتصام"** کے مقدمے میں کہا: ابن وضاح نے کئی لوگوں سے یہ نقل کیا ہے کہ امام حافظ اسد بن موسی نے امیر اسد بن فرات کے پاس لکھا: پیارے بھائی! معلوم ہو کہ مجھے اس تحریر پر جس چیز نے مجبور کیا وہ آپ کا یہ نیک عمل ہے جس کی وجہ سے آپ کے ملک والے پریشان ہیں کہ آپ انصاف سے کام لینے والے ہیں، سنت کا اظہار کر رہے ہیں، اہل بدعت کے عیوب کو ظاہر کر رہے ہیں، ان کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں اور ان پر شدید نقد کرتے ہیں، چنانچہ اللہ نے آپ کے ذریعے انہیں توڑ دیا اور اہل سنت کو مضبوط کر دیا، اہل بدعت کو اس طرح ذلیل کر دیا کہ وہ اب اپنی بدعتوں کے ساتھ چھپ چھپ کر رہتے ہیں، پیارے بھائی! اللہ آپ کو اجر وثواب سے نوازے، اور اسے صوم وصلاۃ اور حج وجہاد جیسے افضل اعمال میں شمار کرے، اور کتاب اللہ کو نافذ کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرنے کے بارے ہی میں **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** نے فرمایا ہے:

**"مَنْ أَحْيَا شَيْئًا مِنْ سُنَّتِي كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ"**. وَضَمَّ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ، وَقَالَ: **"أَيُّمَا دَاعٍ دَعَا إِلَى هَذَا فَاتُّبِعَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ تَبِعَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"**۔

**ترجمہ:** جس نے میری سنتوں کو زندہ کیا، وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے، - پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملالیا- ، اور فرمایا: پھر جس نے بھی ان سنتوں کی طرف دعوت دی اور ان پر عمل کیا گیا تو قیامت تک ان پر عمل کرنے والوں کا اجر اسے ملتا رہے گا۔

میرے بھائی! اس اجر وثواب کو آخر کون پہونچ سکتا ہے!''۔

اور مزید بیان کیا: ''یقیناً ہر وہ بدعت جس کے ذریعے اسلام کے خلاف سازش کی گئی

ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے کسی بندے کو لگا دیتا ہے جو اسلام کا دفاع کرتا ہے، اور اس بدعت کو واضح کرتا ہے، میرے بھائی! آپ اس فضل کو غنیمت سمجھیں، اور آپ بھی ان لوگوں میں شامل ہو جائیں، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے ہوئے یہ وصیت کی تھی:

"لَأَن يَهدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلاً واحداً خَيرٌ لَّكَ مِن كَذَا وَكَذَا"۔

ترجمہ: ''اگر اللہ نے تمہارے ہاتھ پر ایک بھی آدمی کو ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لئے اتنے اتنے سے بہتر ہوگا''۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بہت بڑا سمجھا، اس لئے اسے غنیمت سمجھیں، اور سنت کی طرف بلائیں یہاں تک کہ آپ کو اس کے لئے دوست واحباب اور ایسے کچھ لوگ نصیب ہو جائیں جو آپ کے کام کو پورا کریں، اور آپ کے بعد یہ اس میدان کے امام بنیں، تاکہ تاقیامت آپ کو اسکا ثواب ملتا رہے جیسا کہ حدیث میں گزرا، آپ اپنا کام علم وبصیرت سے کرتے رہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے بدعتیوں اور گمراہوں کو ہدایت دے، اس طرح آپ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین بنیں، کتاب اللہ اور سنت رسول کو زندہ رکھیں، کیونکہ اس کے مقابلے اللہ کے نزدیک کوئی بھی عمل بہتر نہیں''۔

**⑤ پانچواں:** وہ منہج جس کی پیروی اس امت پر واجب ہے وہ اہل سنت والجماعت کا منہج ہے، اس جماعت کا منہج ہے جس پر چلنا واجب ہے اور وہ جماعت سلفی گروہ ہے، اور سلفیت کیا ہے؟

**دائمہ کمیٹی برائے علمی بحوث اور افتاء،** مملکت سعودی عرب نے یہ فتوی دیا کہ: ''سلفیت سلف کی طرف نسبت ہے، اور سلف سے مراد صحابہ کرام اور شروع کی تین افضل صدیوں کے وہ ہدایت یافتہ ائمہ ہیں جن کی خیریت کی خوشخبری **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس

قول میں دی ہے:

"خَيرُ النَّاسِ قَرنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُم، ثُمَّ يَجِيءُ أَقوَامٌ تَسبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِم يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ"۔

**ترجمہ:** سب سے بہتر میری صدی کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت لے جائے گی۔ [مسند احمد]

یہی وہ لوگ ہیں جو منہج سلف پر چلے ہیں، کتاب وسنت کی پیروی کر کے، ان کی طرف دعوت دے کر اور ان پر عمل کر کے، اسی لئے وہ اہل سنت والجماعت سے جانے گئے"۔ انتھی

اور **شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ** نے کہا:

"اہل سنت والجماعت سے مراد اعتقادی طور پر سلف ہیں، اور قیامت تک جو بھی ان کے طریقے پر چلیں گے وہ سلفی کہلائیں گے"۔ انتھی

**فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ** نے فرمایا:

"سلفیت ہی فرقۂ ناجیہ ہے، یہی لوگ اہل سنت والجماعت ہیں، ان کا تعلق کسی فرقے اور جماعت سے نہیں ہے، یہ ایسا گروہ ہے جو سنت اور دین پر قائم ہے، یہی لوگ اہل سنت والجماعت ہیں، **آپ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لاَ يَضُرُّهُمْ مَن خَذَلَهُم وَلاَمَنْ خَالَفَهُمْ"۔

**ترجمہ:** "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا بدنام کرنے والے اور مخالفت کرنے والے ان کا کوئی نقصان نہیں کرسکیں گے"۔

**مزید آپ ﷺ نے فرمایا:**

**"وَسَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً"**، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: **"مَن كَانَ عَلى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ اليَوم وَأَصْحَابِي"**۔

**ترجمہ:** اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے۔

چنانچہ سلفیت ایسا گروہ ہے جو مذہب سلف پر قائم ہے، جس پر خود رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام تھے، یہ موجودہ دور کے فرقوں میں سے کوئی فرقہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی جتھہ ہے، یہ ایک قدیم جماعت ہے جو رسول ﷺ کے عہد سے قائم ہے اور تاقیامت قائم رہے گی جیسا کہ آپ ﷺ نے اس کی خبر دی ہے۔

**سوال: کیا سلفیت کی طرف نسبت کرنا جائز ہے؟**

**جواب: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:** "اس شخص پر کوئی عیب کی بات نہیں ہے جو مذہب سلف کو غالب کرنے کے لئے اس کی طرف نسبت کرے اور اس پر فخر کرے اُسے قبول کیا جائے گا؛ کیونکہ مذہب سلف ہی حق ہے"۔ [مجموع الفتاوی:4/143]

**امام ذہبی رحمہ اللہ** نے احمد بن احمد المقدسی کی سوانح میں کہا: "آپ دیندار، بھلے انسان اور ایک بارعب سلفی تھے"۔ [معجم الشیوخ:1/34]

اور محمد بن محمد بہرانی کی سوانح میں کہا: "آپ متواضع سلفی اور احکامات دین کے پابند تھے"۔ [معجم الشیوخ:2/280]

**سوال** شیخ عبد العزیز ابن باز رحمہ اللہ سے سلفی اور اثری لقب کے بارے میں

پوچھا گیا کہ کیا یہ تزکیہ ہے؟

جواب آپ نے جواب دیا: ''اگر وہ سلفی یا اثری ہونے میں سچا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، جس طرح کہ سلف کہتے تھے: فلاں سلفی ہے، فلاں اثری ہے، اس طرح کا تزکیہ ضروری اور واجب ہے''۔

**شیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ** نے کہا: ''وہابیت کوئی پانچواں مذہب نہیں ہے جیسا کہ جاہل اور ہٹ دھرم لوگ خیال کرتے ہیں، یہ عقیدۂ سلفیت کی طرف ایک دعوت ہے، اور اسلام وتوحید کی جو نشانیاں مٹادی گئی تھیں انہیں زندہ وتجدید کرنے والی ایک تحریک ہے''۔

**ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن رحمہ اللہ** نے ۱۳۶۵ھ کے موسم حج میں مقام منیٰ میں ۱۰/ذی الحجہ کو کہا تھا: ''اللہ ہم پر رحم کرے، ہمیں سلف صالح کی اتباع کی توفیق دے، جنہوں نے عدل کو قائم کیا، وہی ہمارے اسوہ ونمونہ ہیں، اور وہی ہمارے آئیڈیل ہیں ان شاء اللہ، میں سلفی ہوں، اور میرا عقیدہ سلفی ہے؛ جس کی روشنی میں میں کتاب وسنت پر چلتا ہوں''۔

یہاں تک کہ کہا: ''کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم وہابی ہیں، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم سلفی ہیں، اپنے دین کے محافظ ہیں، کتاب اللہ اور سنت رسول کی پیروی کرتے ہیں، ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان کتاب اللہ اور سنت رسول کے سوا کچھ نہیں ہے''۔

بہت سے بدعتی فرقے بھی یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ سلف صالحین کے منہج پر ہیں، یا ان کے رہنما یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ سلفی ہیں، جب کہ ان کا یہ دعوی غیر مقبول ہے؛ کیونکہ یہ محض دعوی ہے جس پر کوئی دلیل نہیں، اگر محض دعوی ہی کامیابی کے لئے کافی ہوتا، تو یہود ونصاری کے اس دعوی کی بنیاد پر جنت انہیں کے لئے خاص ہو جاتی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَى

﴿تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ [سورۂ بقرہ:۱۱۱]

ترجمہ: اور انہوں نے کہا: جنت میں نہیں کوئی جاسکتا سوائے اس کے جو یہودی یا نصاری ہو، یہ ان کی آرزو ہے، کہیئے اس پر واضح دلیل پیش کرو اگر سچے ہو۔

اسی طرح اگر محض دعوی ہی کافی ہوتا' تو پھر فرعون بھی اپنے دعوے میں سچا ہوتا، جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے:

﴿قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ﴾ [سورۂ غافر:۲۹]

ترجمہ: فرعون نے کہا: میں تمہیں وہی دکھارہا ہوں جو دیکھ رہا ہوں اور میں تمہیں صرف بھلائی کا راستہ ہی بتارہا ہوں۔

کوئی بھی دعوی بغیر دلیل اور واضح ثبوت کے مقبول نہیں ہوتا، چنانچہ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ، وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ"۔[بخاری:۱۶۵۷،مسلم:۱۳۳۶]

ترجمہ: اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے حساب سے دے دیا جائے تو بہت سے لوگ دوسروں کے خون اور مال کا دعوی کردیں گے، لیکن مدعی علیہ پر قسم ہے۔

اور امام ترمذی نے اپنی سنن کے اندر عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے واسطے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"البَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَاليَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ"۔

ترجمہ: دعوی کرنے والے پر دلیل ہے اور مدعی علیہ پر قسم ہے۔[سنن ترمذی:۱۳۴۱]

شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

والدَّعاوِىَ ما لمْ يُقِيمُواْ عَليْها
بَيناتٍ أبْناؤُها أدْعِياءُ

ترجمہ: دعوؤں پر جب تک دلیلیں نہ قائم ہوں' اس وقت تک دعوی کرنے والے دعویدار ہی رہتے ہیں، یعنی حق دار نہیں ہوتے۔

اور دوسرے شاعر نے کہا:

كَلٌّ يَدَّعي وّصْلًا بلَيْلَي
وليلي لا تُقْرُ لهم بذاكا

ترجمہ: ہر کوئی لیلی سے ملنے کا دعویدار ہے، اور لیلی کسی سے ملنے کا اقراری نہیں۔

اسی طرح کے لمبے چوڑے دعوے جس کا غلغلہ چار دانگ عالم میں پھیلا ہوا ہے حسن بنا نے بھی اپنی دعوت کے بارے میں کیا تھا کہ:

**"یہ سلفی دعوت ہے"**۔ جب کہ کتنے لوگ اس دعوت سے گمراہ ہو گئے اور کتنے لوگ فتنوں میں مبتلا ہو گئے۔

لہذا میرے بھائی جو حق کے متلاشی ہو: اخوان المسلمون کی اس جماعت کے اندر بے شمار گمراہیاں اور اللہ کے سیدھے راستے کی بے انتہا مخالفات موجود ہیں۔

⑥ **چھٹا:** رہے وہ مخالفات اور ملاحظات جو اخوان المسلمون کی جماعت میں پائے جاتے ہیں، تو اسے بالکل واضح کر دیا ہے اور کھول کھول کر بیان کر دیا ہے' ہمارے شیخ علامہ محدث فقیہ ناصر السنہ، قامع البدعہ شیخ احمد بن یحی النجمی نے اپنی عمدہ کتاب: **"المورد العذب الزلال"** کے اندر، البتہ یہ میری تحریر اسی میں مشارکت کا ایک پہلو ہے' نصرت حق، تردید باطل کی خاطر اور تعاون علی البر والتقوی کی بنیاد پر۔

بلکہ میں نصیحت کرتا ہوں کہ جو بھی اس جماعت کے منہج کے بارے میں جانتا ہو وہ

اس کے بارے میں لکھے، اوراس کے اندر جومخالفات اور بدعات پائے جاتے ہیں اسے امت کی خیرخواہی کے لئے اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی خاطر سنت کی اشاعت اور بدعت کا قلع قمع کرنے کی خاطر انہیں واضح کرتا رہے، اور میں نے جن ملاحظات کو نوٹ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

## ○ پہلا ملاحظہ:

## توحید باری تعالی کے باب میں اخوان المسلمون کے سربراہوں کی کوتاہی اوران کا شرک میں واقع ہونا۔

چنانچہ یہ اس جماعت کے بانی ہیں جو سیدہ زینب کے مزار پر حاضری دیتے ہیں، جوکہ شرک اکبر کا ایک بہت بڑا اڈہ ہے، وہاں وہ شرک اکبر پر نکیر کرنے نہیں بلکہ حاضری دینے جاتے تھے۔ [قافلۃ الاخوان المسلمین:1/ 192]

اہل بدعت کا ہر زمانے میں اور ہر جگہ یہی طریقہ رہا ہے، شیخ امام عبدالرحمن ابن حسن بن الامام محمد بن عبد الوہاب نے اپنے رسالے "بیان المحجة فی الردّ علی صاحب اللجة" کے اندر جب خالد ازہری پر ردّ لکھا تو بعض لوگوں نے اس کا دفاع کیا تو آپ نے لکھا: ''یہ خالدؔ کون ہے، جس کے دھوکے میں مبتلا ہوکہ اس نے التوضیح اور آجرومیہ فی النحو کی شرح کر دی ہے؟ پھر آپ نے لکھا: ''اور یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اسے اس توحید کا علم نہیں ہے جسے لے کر اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا؛ کیونکہ اس سے بڑے عالم اور ماہر فن جس نے معقولات میں کئی کتابیں لکھ رکھی ہیں وہ بھی اس سے لاعلم تھے جیسے فخر الدین رازی، ابومعشر بلخی وغیرہ اور ان لوگوں نے بھی توحید کے باب میں غلطی کی، اور اس خالد کا حال یہ ہے کہ مصریوں کو دیکھ رہا ہے کہ وہ بدوی وغیرہ من گھڑت بزرگوں کے مزاروں کی پرستش کر رہے ہیں، لیکن ان پر کوئی نکیر نہیں نہ ہی تحریری اور نہ ہی کلامی''۔ [مجموعۃ التوحید:331]

اور **شیخ محمد خلیل ہراس رحمہ اللہ** نے اشاعرہ پر ردّ کرتے ہوئے کہا:

''کس قدر تعجب کی بات ہے کہ یہ اشاعرہ سمجھتے ہیں کہ توحید الوہیت کی سب سے بڑی

خصوصیت تخلیق واختراع ہے، جب کہ یہ معلوم ہے کہ تخلیق توحید ربوبیت کی خصوصیت ہے،جس کا اقرار مشرکین بھی کرتے تھے،اور سب سے عظیم توحید توحید الوہیت ہے‘ جس کا اہتمام یہ نہیں کررہے ہیں، اور نہ ہی ان کی کتابوں میں اس کا کوئی ذکر آتا ہے، اور شاید یہی راز ہے کہ اس جماعت کے بہت سارے لوگ تصوف کی بدعتوں میں ملوث ہیں، اور ایسے شرکیہ وسائل کے قائل ہیں جن کا ارتکاب مردہ مشائخ کے مزاروں پر کیا جاتا ہے‘‘۔[دعوۃ التوحید:231]

بلکہ حسن البنا نے خود شرک اکبر کا ارتکاب کیا ہے اپنے اس قول کے اندر:

**هذا الحبيب مع الأحباب قد حضر**

**وسامح الكل في ما قد مضى وجرى**

**ترجمہ:** یہ ہیں حبیب مصطفی جو احباب اور دوستوں کے ساتھ حاضر ہو چکے ہیں، اور سارے لوگوں کی پچھلی غلطیوں کو معاف کردیا۔

حسن البنا نے ان اشعار کو جشن میلاد کے موقع پر کہا ہے، اور ان اشعار کے اندر گناہوں کی مغفرت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور یہ شرک اکبر ہے۔[حسن البنا باقلام تلامذتہ ومعاصریہ:71-72]

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ** نے فرمایا: ’’یہ جائز نہیں ہے کہ کوئی کسی فرشتے، نبی یا کسی شیخ سے خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ یہ کہے کہ: میرے گناہ بخش دو، اور نہ یہ کہہ سکتا ہے کہ: میرے دشمنوں پر میری مدد کرو، مجھے شفا دے دو، میرے اہل وعیال کو عافیت میں رکھو، یہ اور اس طرح کوئی دعاء، اور جس نے کسی مخلوق سے کچھ مانگا‘ خواہ وہ کوئی بھی ہو تو وہ مشرک ہوگا، اسی جنس سے جس طرح مشرکین فرشتوں، انبیاء اور مجسموں کی پرستش کرتے تھے، اور اسی طرح یہ اس جنس سے ہوگا جس طرح نصاری عیسی علیہ السلام اور ان کی ماں کو

پکارتے ہیں"۔[اللمعۃ فی الاجوبۃ السبعۃ:22-23]

بلکہ حسن البنا نے تو یہ اقرار بھی کیا ہے کہ وہ حصافی سلسلے سے منسلک تھے: جو کہ ایک منحرف صوفی سلسلہ ہے، حسن بنا کہتے ہیں:

"میرا دل شیخ سے لگا رہا یہاں تک کہ میں دمنہور کے اندر ابتدائیہ مدرسہ المعلمین سے جڑ گیا، جہاں پر شیخ کا مزار، مسجد اور مدفن ہے، جب کہ اس وقت وہاں نہیں تھا، پھر میں ان کی زیارت کے لئے روز آنہ جایا کرتا تھا، دمنہور کے اندر اپنے حصافی دوستوں کے ساتھ رہتا تھا، اور ہر رات مسجد توبہ کے اندر مجلس ذکر میں حاضر ہوا کرتا تھا، ایک بار میں نے مجلس کے شیخ کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ وہ نیک صالح شیخ بسیونی ہیں جو ایک نیک تاجر بھی ہیں، میں نے امید ظاہر کی کہ آپ مجھ سے بیعت لے لیں گے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اور مجھ سے وعدہ کیا کہ مجھے سید عبدالوہاب کے پاس مقدم رکھیں گے، چنانچہ آج تک میں نے کسی دوسرے سے صوفی بیعت نہیں کی، اور میں صوفیوں کی اصطلاح میں محب کے مقام پر ہوں"۔[مذکرات الدعوۃ والداعیۃ:23]

اور مزید کہا: "دمنہور کے ایام اور مدرستہ المعلمین کا زمانہ تصوف وعبادت کے اندر جوش وخروش کا زمانہ تھا"۔

بلکہ حسن بنا اپنے حصافی دوستوں کے ساتھ ایسے اشعار پڑھتے تھے جس سے عقیدہ وحدت الوجود کا پتہ چلتا ہے، چنانچہ وہ اشعار کچھ اس طرح ہیں:

**الله قل وذر الوجود وما حوى**

**إن كنت مرتاداً بلوغ كمال**

**فالكل دون الله إن حققته**

**عدم على التفصيل والإجمال**

**ترجمہ:** اگر کمال اور انتہا کے مقام تک پہونچنا چاہتے ہوٗ تو سارے وجود کو چھوڑ کر صرف اللہ کا ورد کرو۔ اگر آپ نے اس کی حقیقت کو پالیا تو جان لو کہ اجمالی اور تفصیلی ہر اعتبار سے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے"۔ [مذکرات الدعوۃ والداعیۃ:23]

آخر اس شخص سے کیسے خیر کی امید کی جاسکتی ہے جو صوفیوں کی گود میں پلا بڑھا ہو اور اسی کے چشموں سے سیرابی حاصل کی ہو؟!

اس کے علاوہ حسن بنا اپنے ساتھیوں کے ساتھ لمبا لمبا سفر پیدل کیا کرتے تھے جو تقریبا تین گھنٹہ جانے اور تین گھنٹہ آنے میں لگتا تھا، اور مقصد مزاروں اور خانقاہوں کی زیارت ہوتا تھا۔

حسن بنا کہتے ہیں:

"دمنہور میں اکثر ہم جمعہ کے دن ٹھہرتے اور پھر وہیں سے قریب میں واقع اولیاء کی کسی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرتے، ہم کبھی دسوقی کے مزار کی زیارت کرتے، چنانچہ اس کے لئے فجر کی نماز کے بعد ہی پیدل نکل جایا کرتے تھے، اور صبح آٹھ بجے تک وہاں پہونچ جاتے، کل بیس کلو میٹر کا راستہ ہوگا جو پیدل تین گھنٹوں میں طے ہو جاتا تھا، چنانچہ ہم وہاں زیارت کرتے، جمعہ کی نماز پڑھتے، پھر کھانے کے بعد کچھ دیر آرام کرتے، عصر کی نماز پڑھتے، پھر ہم وہاں سے چل دیتے یہاں تک کہ ہم مغرب کے کچھ دیر بعد دمنہور واپس آجاتے۔ اسی طرح ہم کبھی بھی "عزبة النوام" کا سفر کرتے جہاں کے مقبرے میں شیخ سید سنجر آرام فرما ہیں، جو کہ حصافیہ سلسلے کے معروف شیخ ہیں، ان کے صلاح وتقوی کا ڈنکا پورے علاقے میں بجتا تھا، وہاں بھی ہم پورا دن گزار کر واپس آتے تھے"۔

**شیخ احمد بن یحیی نجمی رحمہ اللہ نے کہا:**

’’آخر میں ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ حسن بنا اور ان کے ساتھیوں کا قبروں اور مزاروں کی اس زیارت سے کیا مقصد ہے؟ جہاں لوگ فتنوں میں مبتلا ہیں، اور ان مزاروں کو کعبہ کی طرح سمجھ رکھا ہے، اگر وہاں غیر اللہ کو پکارتے ہوں گے، اور اللہ کا ہمسر سمجھ رکھے ہیں، اگر اسے پکارتے ہوں گے، اور مشرکوں کی حالت دیکھ کر یہی آخری بات مناسب لگ رہی ہے، جو ان جگہوں پر جایا کرتے ہیں، آخر یہ کس وجہ سے پیدل ان مزاروں تک جایا کرتے تھے، اور یہ سمجھتے تھے کہ یہ تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے؟!

بظاہر یہی لگتا ہے کہ حسن بنا اور ان کے ساتھی دو میں سے ایک مقصد کی خاطر جایا کرتے تھے؛ یا تو وہاں دعاء کرنے کے لئے، اور یہ بدعت ہے، اور یا تو ان وفات شدہ بزرگوں کو پکارنے کے لئے' تو یہ شرک اکبر ہے، چنانچہ جو بچپن ہی سے اس طرح کے شرکیات و بدعات میں پلا بڑھا ہو اس سے کیسے یہ بعید ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کے میدان میں اس سے دور رہا ہوگا؟ بلکہ اپنے مذاکرات میں ان چیزوں کو فخر و مباہات کے طور پر بیان کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے اس عقیدے سے رجوع نہیں کیا ہوگا، اسی طرح دعوت کے ایام میں ان امور پر خاموشی اختیار کرنا اور وہاں جانے والوں پر کوئی نکیر نہ کرنا یہ دوسری دلیل ہے، بلکہ ان جگہوں پر جا کر شرک کے علاوہ دوسرے موضوعات پر لیکچر دینا یہ تیسری دلیل ہے‘‘۔

علاوہ ازیں حسن بنا کا صفات باری تعالی کے باب میں اہل تفویض کا عقیدہ تھا جو کہ سراسر باطل ہے، چنانچہ وہ عقائد کے باب میں اپنے رسائل کے اندر لکھتے ہیں:

’’ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ سلف نے اس مسئلے میں سکوت اختیار کیا اور ان کے معانی کو اللہ کے سپرد کر دیا ہے اور یہی زیادہ لائق اتباع اور بہتر ہے‘‘۔

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ** نے اس فاسد مذہب پر ردّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

”واضح ہوا کہ اہل تفویض جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سنت اور سلف کے پیروکار ہیں تو یہ اہل بدعت اور الحادیوں کے قول سے بھی برا ہے“۔ [درءتعارض العقل والنقل:1/205]

اور **شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ** نے حسن بنا کے کلام پر ردّ کرتے ہوئے لکھا:

”یہ سلامتی والا مذہب نہیں ہے کہ صفات باری تعالی کو علام الغیوب کی طرف سونپ دیا جائے؛ کیونکہ اللہ نے ان صفات کو اپنے بندوں کے لئے واضح کردیا ہے اپنی کتاب کے اندر اور اپنے رسول امین کی زبانی،لیکن ان کی کیفیات کو بیان نہیں کیاہے، ایسی صورت میں واجب ہے کہ ہم صرف کیفیات کے علم کو اللہ کے حوالے کریں نہ کہ معانی کے علم کو،اور یہ تفویض سلف کا مذہب نہیں رہاہے، بلکہ یہ ایک بدعتی مذہب ہے جو سلف صالح کے منہج کے خلاف ہے“۔

اور یقیناً حسن بنا کا عقیدۂ توحید کے اندر کوتاہی کرنے اور شرک کے اندر واقع ہونے کی وجہ سے ان کے پیروکاروں پر شروع سے لے کر آج تک بہت اثر پڑا ہے۔

چنانچہ حسن بنا کے بعد تیسرے مرشد عمر تلمسانی اپنی کتاب "شهيد المحراب" کے اندر کہتے ہیں:

”اسی لئے میں اس رائے کا قائل ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ مردہ ہر حال میں ہر اس شخص کے لئے استغفار کرتے ہیں جو آپ کے پاس آتا ہے اسی مقصد سے“۔ [شہید المحراب:225-226]

موصوف مزید کہتے ہیں:

”جو اولیاء کی کرامتوں کا قائل ہو اور ان کی پاک قبروں پر جا کر التجاء کرتا ہو اس پر بہت زیادہ نکیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور کرامات اولیاء معجزات انبیاء کے دلائل میں سے ہیں“۔

موصوف اولیاء اوران سے محبت کے ضمن میں مزید کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''یہاں معاملہ شروع سے لے کرآخر تک ذوق کا ہے، اور میں اس ضمن میں سختی برتنے والوں سے کہوں گا کہ نکیر کرنے میں ذرا آسانی سے کام لو، یہاں کوئی شرک، بت پرستی اور الحاد نہیں ہوتا ہے''۔

اور سعید حوی جو کہ اخوان المسلمون کی جماعت کے اندر مفکر کی حیثیت رکھتے ہیں اپنی کتاب "تربيتنا الروحية" کے اندر لکھتے ہیں:

''رفاعی سلسلے والوں پر یہ اللہ کی کرامت رہی ہے کہ ان میں سے ایک شیشے یا تلوار سے اپنی پشت میں مارتا ہے جو سینے کی طرف نکل جاتا ہے، پھر اسے کھینچ لیتا ہے اور کوئی زخم نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی تکلیف ہوتی ہے''۔[تربیتنا الروحیہ:218]

سیریا کے اندر اخوان المسلمون کے مرشد مصطفی سباعی اشعار پڑھتے ہیں جن کے اندر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ کرتے ہیں اور بیماری سے شفا طلب کرتے ہیں، چنانچہ کہتے ہیں:

يا سائق الظعن نحو البيت والحرم ونحو طيبة تبغي سيد الأمم

إن كان سعيك للمختار نافلة فسعي مثلي فرض عند ذي الهمم

يا سيدي يا حبيب الله جئت إلى أعتاب بابك أشكو البرح من سقمي

يا سيدي قد تمادى السقم في جسدي من شدة السقم لم أغفل ولم أنم

ترجمہ: اے اونٹوں کو بیت اللہ اور حرم کی طرف ہانکنے والے! اور مدینہ طیبہ کی طرف سید الامم کو چاہتے ہوئے۔

اگر تمہارا جانا مختار نبی کی طرف نفل ہے تو میرا جانا فرض ہے، اہل عزیمت کے نزدیک۔

اے میرے آقا، اے اللہ کے حبیب! میں آپ کے دروازے پر آیا ہوں اپنی بیماری کی شکایت لے کر۔

میرے آقا! میرے بدن میں بیماری نے اس طرح گھر کرلیا ہے کہ میں شدت مرض سے بے چین ہوں اور سو نہیں سکتا۔

اخوانی سربراہوں کے توحید وشرک کے باب میں تساہل اور کوتاہی کی وجہ سے ان کے پیروکاروں پر اس کا برا اثر پڑا ہے، حتی کہ جن لوگوں نے شروع ہی سے توحید کا درس لیا وہ بھی اخوانی منہج کو اپنانے کے بعد ان کے سربراہوں سے دلی محبت رکھتے ہیں، اس کی کچھ واضح دلیلیں درج ذیل ہیں:

① **پہلی:** جب کتاب **"وقفات مع كتاب للدعاة فقط للعجمی"** شائع ہوئی، اور جس کے اندر ان بہت سے شرکیہ اعمال سے ڈرایا گیا تھا' جن کے اندر اخوانی سربراہ واقع ہو چکے ہیں؛ اس وقت اخوانیوں نے اس کتاب کو بدنام کرنے میں اپنی پوری طاقت لگا دی اور ان لوگوں کو بھی مشکوک بنا کر پیش کیا جنہوں نے اس کتاب کو تقسیم کیا، اور ان لوگوں کے خلاف اخوانیوں نے مختلف بیہودہ پروپیگنڈہ کیا، اور یہی حزبیت اور گروہ بندی کی نحوست اور خطرہ ہے کہ یہ حق سے روکتے ہیں۔

② **دوسری:** جو لوگ اخوانیوں کے ساتھ ایک لمبے عرصے تک رہے ہیں انہوں نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک بار بعض اخوانی دکاترہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک مشکوک شخص آیا جو شرکیہ عمل کرتا تھا، کہتے ہیں کہ میں نے اس پر نکیر کرنا چاہا، لیکن ان لوگوں نے مجھے منع کر دیا یہ کہہ کر کہ اس طرح سے لوگ متنفر ہو جائیں گے اور اس طرح کی دیگر واہیات قسم کی دلیلوں کے ذریعے مجھے روک دیا گیا۔

آئیے سنتے ہیں دور حاضر کے امام اہل سنت شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کے کلام کو

کہ آپ اخوان المسلمون پر کس طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

''اخوانی تحریک پر خاص خاص اہل علم تنقید کر رہے ہیں کیونکہ ان کے یہاں توحید باری تعالی کی طرف دعوت میں اور شرک و بدعات پر نکیر کے باب میں کوئی نشاط نہیں پایا جاتا، ان کے یہاں کچھ ایسے اسالیب پائے جاتے ہیں جن سے دعوت دین اور عقیدہ صحیحہ کی طرف رہنمائی میں کمی کا احساس ہوتا ہے، اس لئے اخوان المسلمین جماعت کے لئے مناسب ہے کہ وہ سلفی دعوت کا اہتمام کریں؛ یعنی توحید باری تعالی کی طرف دعوت دیں، قبر پرستی، مردوں سے تعلق بنانا اور ان سے استغاثہ کرنے پر نکیر کریں جس طرح کہ لوگ حسین اور بدوی کی قبر پر کر رہے ہیں، ضروری ہے کہ ان کے یہاں توحید وشرک جیسے اصول کا اہتمام ہو، کیونکہ لا الہ الا اللہ کا یہی مفہوم ہے، اور یہی اصل دین ہے، اسی کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کے اندر لوگوں کو بلایا تھا۔

اسی لئے بہت سے اہل علم اخوانیوں پر نقد کرتے ہیں کہ ان کے یہاں دعوت توحید کے سلسلے میں نہ کوئی نشاط وحرکت ہے اور نہ ہی اس میں اخلاص، اور شرک و بدعات پر خاموشی ہے، جس کی وجہ سے جاہلوں کو مزید موقع ملتا ہے، جو کہ شرک اکبر سے منہ پھیرنے جیسا ہے۔ اسی طرح اہل علم ان پر اس ناحیہ سے بھی نقد کرتے ہیں کہ یہ سنت اور حدیث شریف کا اہتمام نہیں کرتے، اور جن احکام شرعیہ پر سلف صالحین تھے ان کا خیال نہیں کرتے''۔

**شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:**

''اس وقت ہم اپنے ملک میں کچھ مشکوک اجنبی افکار کی آہٹ سن رہے ہیں، جو دعوت کے نام پر مختلف جماعتوں کی جانب سے پھیلائے جارہے ہیں، جیسے اخوان المسلمون اور تبلیغی جماعت وغیرہ، ان سب کا مقصد ایک ہے، وہ یہ کہ دعوت توحید کو ختم

کرکے اس کی جگہ لے لینا"۔

احباب گرامی قدر! میں کہتا ہوں کہ کوئی بھی جماعت ہو اس سے خیر کی امید کیسے ہوسکتی ہے جس کے اندر توحید باری تعالی کے باب میں خلل پایا جاتا ہو، اور شرک و بدعات کے باب میں کوتاہی وتساہل ہو، مشرکین اور بدعتیوں سے بھائی چارہ ہو، انبیاء ورسل کے منہج سے انحراف پایا جاتا ہو؛ وہ منہج جو توحید باری تعالی کی دعوت اور ترک شرک پر قائم ہے؟

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ [سورۂ نحل:۳۶]

**ترجمہ:** اور یقیناً ہم نے ہر قوم کے اندر رسول بھیجا ہے یہ پیغام دے کر کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔

مزید ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ [الأنبياء:۲۵]

**ترجمہ:** اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف یہ وحی کرتے تھے کہ حقیقت یہ ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کرو۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ: **"إِنَّكَ سَتَأتِي قَوْماً مِن أَهْلِ كِتَابٍ، فَادعُهم إِلَى أَن يَشهَدُوا أن لاَ إِلَه إلاَ الله، وأن محمّد اً رَسُولُ الله"**۔ وفي رواية: **"فَلْيَكُن أَوَّلَ مَاتَدعُوهُم إِلَيهِ عِبَادَةَ الله"**، وفي رواية: **"أَن يُوَحِّدُوا الله"**۔

**ترجمہ:** جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ

دیکھو! تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب (عیسائی یہودی) ہیں۔اس لیے سب سے پہلے انہیں کلمۂ شہادت کی طرف دعوت دینا، اور ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا، اور ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے انہیں اللہ کی وحدانیت کی طرف دعوت دینا۔ [صحیح بخاری:1458،صحیح مسلم:29-30]

**امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا:** ''توحید ہی رسولوں کی دعوت کی کنجی رہی ہے''۔

اور یہ امام الحنفاء ابراہیم علیہ السلام ہیں جو اپنے نفس پر شرک کا خوف کھا رہے ہیں جب کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں، اللہ تعالی ابراہیم علیہ السلام کی زبانی فرما رہا ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ﴾ [سورۃ ابراہیم:۳۵،۳۶]

**ترجمہ:** اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔ اے میرے رب! بے شک انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔

اور یہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، آپ کو خبر لگتی ہے کہ یمن میں ایک بت ہے جس کا نام ذوالخلصہ ہے جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں، یہ خبر سنتے ہی آپ کی نیند اڑ جاتی ہے، دل مغموم ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اہل یمن ہی کے ایک شخص کو بھیجتے ہیں، چنانچہ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أَلَا تُرِيحُنِي مِن ذي الخَلَصَةِ؟". فقلتُ: بلى! فانطلقْتُ في خمسينَ ومائةِ فارسٍ مِن أحْمَسَ"۔

**ترجمہ:** ذی الخلصہ (یمن کے کعبے) کو تباہ کر کے مجھے کیوں خوش نہیں کرتے، چنانچہ میں (اپنے قبیلہ) احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر تیار ہو گیا۔ یہ سب اچھے شہسوار

تھے۔[صحیح بخاری:4355،صحیح مسلم:136]

**ابن حجر رحمہ اللہ** نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **قول (مجھے کیوں خوش نہیں کرتے)** پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:''یہاں دلی راحت اور اطمینان مراد ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو شرک سے زیادہ پریشان کرنے والی اور کوئی چیز نہیں ہوسکتی''۔

جیسا کہ **نبی اکرم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

**"اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ".**

**ترجمہ:** الہٰی! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ جس کی عبادت کی جائے، اللہ کا غضب ان لوگوں پر سخت ہوگیا جن لوگوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔[موطا امام مالک:414]

اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ ولاء اور محبت اللہ کے لئے ہے، یعنی آپ اللہ کی خاطر غصہ ہوں، اور اسی کی خاطر خوش ہوں، چنانچہ توحید باری تعالیٰ کی طرف دعوت دیں، جس سے اللہ خوش ہوتا ہے، اور شرک اور مشرکوں سے ڈرائیں، جسے اللہ ناپسند کرتا ہے اور غضبناک ہوتا ہے، یہ ان موحد مومنوں کا طریقہ ہے جو انبیاء و رسل کے منہج پر چلتے ہیں، صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے نقش قدم پر چلتے ہیں، لیکن جو اس منہج سے دور ہوگا، یا اس میں کوتاہی برتے گا' وہ دور گمراہی میں جانکلے گا، اور عظیم گناہ کا مرتکب ہوگا۔

## ○ دوسرا ملاحظہ:

### ولاء و براء کے عقیدہ کا اخوانیوں کے یہاں کمزور ہونا۔

اور یہ چیز اخوان المسلمون کے سربراہوں اور مفکرین کے کلام سے واضح ہے، چناچہ یہ اخوان المسلمون جماعت کے بانی حسن بنا ہیں، جماعت کی بیسویں برسی پر اجلاس کے اندر کہہ رہے ہیں:

''اخوانی تحریک کسی عقیدے، دین یا فرقے کے خلاف نہیں ہے، بلکہ اس جماعت کے ارکان کو احساس ہے کہ اس وقت تمام رسالتوں کو الحاد کا خطرہ ہے، اس لئے ان ادیان کے مومنین پر واجب ہے کہ وہ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جائیں، اور انسانیت کو اس خطرے سے نکالنے کے لئے اپنی کوشش صرف کردیں، اور اخوان المسلمون بلاد عربیہ اور بلاد اسلامیہ کے اندر اجانب کے آنے کو ناپسند نہیں کرتے، اور نہ ہی ان کے لئے برا سوچتے ہیں حتی کہ ہمارے ہم وطن یہودی ہیں ان کے ساتھ بھی ہمارے اچھے تعلقات ہیں''۔ [قافلۃ الاخوان المسلمین: 1/ 211]

اور حسن بنا نے اس مجلس میں جس کے اندر امریکی، برطانوی کمیٹی بھی تھی کہا: ''میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارا یہودیوں کے ساتھ کوئی دینی جھگڑا نہیں ہے''۔ [الاخوان المسلمون احداث صنعت التاریخ: 1/ 409]

### شیخ عبدالعزیز بن باز کے سامنے جب حسن بنا کی یہ بات پیش کی گئی تو فرمایا:

''یہ باطل اور خبیث بات ہے؛ یہودی مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن اور لوگوں میں سب سے برے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ

أَشْرَكُوا﴾ [سورۂ مائدہ: ۸۳]

ترجمہ: آپ لوگوں میں مومنوں کا سب سے بڑا دشمن یہودیوں کو پاؤ گے اور ان لوگوں کو جنہوں نے شرک کیا۔

چنانچہ لوگوں میں یہودی اور بت پرست، مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں، اور یہ بات غلط، ناروا اور قبیح و منکر ہے، اس کے کہنے والے پر توبہ واجب ہے اور اسے چاہیئے کہ اللہ کی طرف رجوع کرے اور اپنی اس بری بات پر شرمندہ ہو۔ [بواسطۃ دعوۃ الاخوان المسلمین فی میزان الاسلام: 157]

اور اس چیز کو یوسف قرضاوی نے اچھی طرح ظاہر کیا ہے، جن کی پرورش اخوان المسلمون کے داعیوں کی گود میں ہوئی ہے وہ کہتے ہیں: ''میں ایسے مدرسے میں پروان چڑھا ہوں جو اسلام کی خدمت کے لئے وقف ہے، اس مدرسے کو ایسے شخص نے قائم کیا ہے جو اپنی فکر، اپنی حرکات اور تعلقات میں اعتدال سے ممتاز ہے، اور وہ ہے امام شہید حسن بنا کی شخصیت، یقینا آپ اس میدان میں تنہا امت تھے، بایں طور کہ آپ تمام لوگوں کے ساتھ نرم برتاؤ کرتے تھے حتی کہ آپ کے بعض مشیر قبطی عیسائی تھے، جنہیں آپ نے سیاسی کمیٹی میں ڈال رکھا تھا، اور بعض کو آپ اپنے ساتھ کانفرنسوں میں بھی لے جاتے تھے، اور آپ شیعوں کے ساتھ بھی تقارب کے قائل تھے، اسی لئے آپ نے شیعہ رہنماؤں کا قاہرہ کے اندر اخوان المسلمون کی مرکزی آفس میں استقبال کیا، چنانچہ میرے اندر جو اعتدال پایا جاتا ہے یہ حسن بنا اور آپ کے مدرسے کا اثر ہے''۔ [من حوار صحفی اجرتہ معہ صحیفۃ امریکیہ: 72]

اور قرضاوی نے مزید کہا:

''جس عظیم شخصیت نے میری فکری اور روحانی زندگی پر سب سے زیادہ اثر ڈالا ہے، وہ

شیخ حسن بنا کی شخصیت ہے، جو موجودہ وقت میں سب سے بڑی اسلامی تحریک کے بانی ہیں"۔ [علماء ومفکرون عرفتہم للمجذوب: 1 / 466]

مزید قرضاوی ایسی بات کہتے ہیں جس سے ان کے نزدیک ولاء اور براء کے عقیدے کی کمزوری صاف جھلکتی ہے، موصوف کہتے ہیں:

"یورپی لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی قدیم دشمنیوں سے نکل جائیں، جنہیں ان کو صلیبی جنگوں ہی کے دنوں سے وراثت میں ملا ہے، اب وہ زمانہ ختم ہو چکا ہے، مناسب ہے کہ ہم ان قدیم دشمنیوں اور ان کے شائبوں سے خالص ہو جائیں"۔ یہاں تک کہ کہا کہ:

"ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ ایک ہمسر اور برابر درجے کے آدمی کی طرح سلوک و برتاؤ کریں، ہم سب انسان ہیں، ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں"۔ [الاسلام والغرب: 58]

مزید یوسف قرضاوی کا یہ قول واضح کر دیتا ہے:

"اس بات سے انکار نہیں کہ اسلام کے خلاف حقد و حسد، اس سے اور مسلمانوں سے خوف مغرب کے اندر عام سیاست دانوں پر مسلط ہے، اور یرموک واجنادین، نیز صلیبی جنگوں کا بھوت ان پر سوار ہے، عربوں اور عثمانیوں کی فتوحات، خالد بن ولید، طارق بن زیاد، صلاح الدین اور محمد فاتح کے نام ان کو بے چین کئے ہوئے ہے، لیکن اب ہمیں اس طرح کے خوف سے باہر آنا ہوگا نفسیاتی آڑ کو ختم کرنا ہوگا، اور قدیم و جدید تمام قسم کے خوف اور حقد و حسد سے آزاد ہونا ہوگا"۔ [الاسلام والغرب: 68]

سوڈان کے اندر سنہ ۱۴۱۵ھ میں منعقد ایک کانفرنس میں ادیان کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے قرضاوی نے کہا:

"میں نے شخصی طور پر اپنی کتاب "أولويات الحركة الاسلامية" کے اندر

اس طرح کے بین الادیان مکالمے کی دعوت دی ہے، مغرب کے پادریوں، عیسائی راہبوں اور ان کے علماء کو علمی گفتگو کی دعوت دی ہے، اسی طرح سیاسی گفتگو کی طرف بھی دعوت دی ہے جن کے ہاتھ میں قول وقرار ہے، جس طرح کہ حسن ترابی نے بھی کوشش کی ہے‘‘۔ یہاں تک کہ کہا: ’’میں سمجھتا ہوں کہ دینی، فکری اور سیاسی پیمانے پر اس طرح کی گفتگو نفع بخش ثابت ہوگی، اور آپس میں ایک دوسرے کے تعلق سے جو بدگمانیاں ہیں وہ ختم ہوجائیں گی‘‘۔ [الاسلام والغرب: 475]

سیریا کے اندر اخوان المسلمون کے مرشد مصطفی سباعی کہتے ہیں:

’’یقیناً اسلام مسیحیت کی ایک آسمانی دین کی حیثیت سے قدر کرتا ہے، اور اس کے ماننے والوں کو ان کے معاملات میں بلا مداخلت کئے ہوئے عقیدہ وعبادات کی آزادی میں کوئی رخنہ نہیں ڈالنا چاہتا، اور جہاں تک ان کے ذاتی مسائل ہیں تو ان سے بالکل چھیڑ چھاڑ نہیں کرے گا، اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ان پر ایسے احکام لاگو کئے جائیں جو ان کی شریعت یا رسم ورواج کے مخالف ہوں‘‘۔

یہاں تک کہ کہا: ’’اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مذکورہ جن تمام امور میں اسلام ان کا احترام کرتا ہے، ہم صرف اسے ذکر کرنے ہی پر اکتفا نہ کریں بلکہ انہیں دستور میں بھی شامل کردیں، بلکہ ہم نے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ تمام آسمانی ادیان اور دوسرے دینی طبقات کے ذاتی مسائل کا احترام کرنے کو واجب کردیں، اب ایسی صورت میں یہ کیسے سوچا جاسکتا ہے کہ عیسائیوں کے عقائد اور ان کے ذاتی مسائل کے لئے کوئی خطرہ ہوسکتا ہے‘‘۔ [مجلة حضارة الاسلام: 476]

سباعی نے ایک دوسری جگہ کہا:

’’مذکورہ جن امور میں مشورہ دیا گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ انہیں قارئین اور تمام قوم

کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ دین مسیحیت کے تعلق سے لوگوں کے نزدیک کوئی خوف نہ باقی رہے اور عیسائی اپنے تعلق سے کسی طرح کا کوئی دھوکہ محسوس نہ کریں:

① اسلام حکومتی دین ہوگا۔

② تمام آسمانی ادیان محترم ومقدس ہوں گے۔

③ تمام باشندگان ملّی حقوق میں برابر ہوں گے،کسی بھی باشندے کو ملک کے اعلی سے اعلی عہدوں تک پہونچنے کے لئے دین،قومیت یا زبان آڑے نہیں آئے گی"۔

[مجلة حضارة الاسلام:476]

مصر کے اندر اخوان المسلمین کے مرشد مصطفی مشہور نے کہا:"برادران وطن مسلمان، عیسائی سب لوگ حقوق وواجبات میں برابر ہیں"۔[جریدة الحیاة المصریة: ذی الحجہ:۱۴۱۷ھ]

مصطفی مشہور نے مزید کہا:"اخوان المسلمون کا عقیدہ ہے کہ ہر شخص عقیدے میں آزاد ہے،تمام آسمانی ادیان کے ماننے والے اپنے شعائر کی ادائیگی میں،اظہار رائے میں آزاد ہوں گے"۔[جریدة الحیاة المصریة: ذی الحجہ 1417ھ]

محمد غزالی نے کہا:"اسلامی مذاہب کے درمیان تقارب پیدا کرنے کے لئے میں بھی مکلف بنایا گیا تھا، اس راستے میں میں نے کافی کوشش کی، قاہرہ میں واقع دارالتقریب سے ہمیشہ جڑا رہتا تھا،میں نے محمد تقی القمی اور محمد جواد سے دوستی بنائی،ان کے علاوہ کبار شیعہ علماء ہمارے دوست ہیں، میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں (شیعہ سنی دونوں) کے درمیان موجود اختلاف اور دوری بالکل مٹ جائے"۔[موقف علماء المسلمین من الشیعة:22]

مشہور اخوانی شاعر یوسف العظم نے کہا:

بالخميني زعيماً وإمام هدَ صرحِ الظلم لا يخشى الحمام
قد منحناه وشاحاً ووسام من دمانا ومضينا للأمام

ندمر الشرك ونجتاح الظلام ليعود الكون نوراً وسلام

ترجمہ: ''اے خمینی! کیا ہی تو اچھا لیڈر اور ایک ایسا امام جس نے ظلم کی عمارت ڈھا دی، جو موت سے ڈرنے والا نہیں ہے۔ یقیناً ہم نے اسے اپنے لہو کا گلدستہ اور ہار عطا کیا اور پھر ہم آگے کی طرف بڑھ گئے، شرک کو مٹاتے ہوئے اور تاریکی کو ختم کرتے ہوئے، تاکہ کائنات دوبارہ نور وسلامتی کا گہوارہ بن جائے''۔ [المورد العذب الزلال:181]

اللہ آپ پر رحم فرمائے، دیکھیں اس اخوانی شاعر نے خمینی ملعون کو کیسے امام بنا دیا، اور اسے ظلم کو مٹانے والا کہہ رہا ہے، توحید باری پر ان کی غیرت کہاں مر چکی ہے۔

اخوانی اسکالر جابر زرق کہتے ہیں: ''صدام حسین یہ بھول بیٹھا کہ وہ ایسی قوم سے ٹکرا رہا ہے جس کی تعداد عراقی قوم کے مقابلے میں چار گنا زیادہ ہے، اور یہی وہ تنہا مسلم قوم ہے جس نے صلیبیوں اور یہودیوں کے سامراج کو کچلا ہے''۔ [مجلة الاعتصام: 37، محرم:1401ھ]

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ایران کے برخلاف انہوں نے افغان قوم کے خلاف روافض، باطنیوں اور کمنسٹوں کو لا کھڑا کیا ہے۔

اور یہی کارستانی ان کی تقریباً ہر اس ملک کے ساتھ رہی ہے جہاں جہاں یہ پائے جاتے ہیں کہ اس ملک کے کافروں اور بدعتیوں، مشرکوں سے ان کا راہ رسم رہتا ہے۔

اخوان المسلمون کے رہنماؤں اور مرشدوں کے ان اقوال کو سننے کے بعد یہ واضح ہوگیا کہ اخوان المسلمون کے یہاں ولاء و براء کا عقیدہ بہت ہی کمزور ہے، اسی لئے ہر دشمن قوم سے ان کا رویہ نرم ہوتا ہے، اسی لئے یہ دیگر ادیان کے ساتھ ملی گفتگو کرتے ہیں، شیعہ اور اہل سنت مسلمانوں کو ایک ساتھ ملانے کا دعوی کرتے ہیں، چنانچہ آئیں دور حاضر

کے غیور اہل سنت علماء کے اقوال دیکھیں جو اس طرح کے افکار ضالہ اور عقائد منحرفہ کا ردّ کرتے ہیں۔

شیخ عبدالمحسن العباد نے اخوان المسلمون پر ملاحظات کے ضمن میں کہا: ”اس بارے میں سب سے واضح جو چیز ہے وہ یہ کہ جو ان کے ساتھ ہوتا ہے اسی کے ساتھ ان کا ولاء ومحبت ہوتی ہے اور جو ان کے ساتھ نہ ہو اس کے ساتھ براء اور دشمنی ہوتی ہے، چنانچہ کوئی گر چہ بدترین مخلوق ہی کیوں نہ ہو جیسے روافض اگر ان کے ساتھ ہے تو وہ بھی ان کا بھائی ہوگا، اس کے ساتھ ان کی سچی محبت ہوگی“۔

**دائمہ کمیٹی برائے افتاء میں آیا ہے:**

**سوال:** کیا یہ ممکن ہے کہ مسلمانوں کی طرح عیسائیوں کو بھی بلاتفریق ہم اپنا بھائی سمجھیں؟

**جواب:** **الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على رسوله وصحبه، وبعد:**

عیسائیوں کو اپنا بھائی بنانا حرام ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ [سورۂ مائدہ: ۵۱]

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں اور تم میں سے جو انھیں دوست بنائے گا تو یقینا وہ ان میں سے ہے، بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

مزید ارشاد باری ہے: ﴿إنّما المؤمنونَ إخوةٌ﴾ [سورۂ حجرات: ۱۰] تمام مسلمان

بھائی بھائی ہیں۔

اس آیت کے اندر اللہ تعالی نے اخوت اور بھائی چارہ کو مومنوں کے اندر محصور کر دیا ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیکہ آپ نے فرمایا:

**"اَلمُسلِمُ أَخُو المُسلِمِ لَا يَظلِمُه وَلَا يَخذُلُهُ، وَلَا يَكذِبُهُ وَلَا يَحقِرُهُ"**۔[صحیح بخاری:۲۴۴۲]

**ترجمہ:** ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہ کرے، اسے رسوا نہ کرے، اس سے جھوٹ نہ بولے اور اسے حقیر نہ سمجھے۔

**دائمہ کمیٹی برائے افتاء** میں یہ صراحت آئی ہے:

**سوال**: کیا مختلف ادیان (اسلام -مسیحیت - یہودیت) کے درمیان تقارب کی دعوت دینا شرعی دعوت ہے؟ اور کیا ایک سچے مسلمان کیلئے اس طرح کی دعوت دینا جائز ہے؟ میں نے سنا ہے کہ اس طرح کا کام علماء ازہر اور دیگر لوگ اسلامی جمعیتوں کے ذریعے کر رہے ہیں، اور کیا اسی طرح اہل سنت والجماعت اور ان شیعہ، دروزی، اسماعیلی اور نصیری فرقوں کے درمیان تقارب کی دعوت دینے میں مسلمانوں کیلئے کچھ فائدہ ہے جو اللہ کے ساتھ شرک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن وتشنیع نیز اسلام اور اہل سنت والجماعت کے ساتھ حقد وحسد اور دشمنی رکھتے ہیں، اور کیا اس طرح کی ملاقات اور تقارب شرعاً جائز ہے؟

**جواب**: **الحمدلله وحده، والصلاة والسلام على رسوله، وآله، وصحبه، وبعد:**

① **اولاً:** ایمان کے اصول وہی ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کو کتابوں کی شکل میں نازل کیا تورات، انجیل، زبور اور قرآن کے ساتھ، اور جن کی طرف

تمام رسولوں نے دعوت دی، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ نے، سب کی دعوت ایک تھی، سب نے اپنے بعد میں آنے والے نبی کی بشارت دی اور ہر ایک نے اپنے سے پہلے کی تصدیق کی، اس کی تائید کی اور اس کی شان کو بلند کیا، گرچہ حالات وظروف اور بندوں کی مصلحتوں کے اعتبار سے فروعات میں اختلاف پایا گیا، اور یہ سب اللہ کی طرف سے حکمت وعدل اور رحمت وفضل پر مبنی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ [سورہ بقرہ:۲۸۵]

ترجمہ: رسول (اللہ) اس کتاب پر جو اُن کے رب کی طرف سے اُن پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اُس کے پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ اور وہ (اللہ سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا۔ اے رب ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

مزید ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُواْ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُواْ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُوْلَئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللّهُ غَفُوراً رَّحِيماً﴾ [سورہ نساء:۱۵۲]

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان میں کسی میں فرق نہ کیا (یعنی سب کو مانا) ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان (کی نیکیوں) کے صلے عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مزید ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُم

مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾ [آل عمران:۸۱-۸۳]

ترجمہ: اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اُس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اُس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اُس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (اللہ نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ تو جو اُس کے بعد پھر جائیں وہ بدکردار ہیں۔ کیا یہ (کافر) اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں۔ حالانکہ سب آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے اللہ کے فرمانبردار ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

مزید ارشاد باری ہے: ﴿قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [سورہ آل عمران:۸۴-۸۵]

ترجمہ: کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اُن کی اولاد پر اُترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ

اور دوسرے انبیاء کو رب کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی (اللہ واحد) کے فرمانبردار ہیں اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔

مزید اللہ تعالی نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی دعوت توحید اور ان کے ساتھ دیگر رسولوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ﴾ [سورہ انعام:۸۹-۹۰]

ترجمہ: یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکم (شریعت) اور نبوت عطا فرمائی تھی اگر یہ (کفار) ان باتوں سے انکار کریں تو ہم نے ان پر (ایمان لانے کیلئے) ایسے لوگ مقرر کر دیئے ہیں کہ وہ ان سے کبھی انکار کرنے والے نہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی تھی تو تم انہیں کی ہدایت کی پیروی کرو۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس (قرآن) کا صلہ نہیں مانگتا یہ تو جہان کے لوگوں کیلئے محض نصیحت ہے۔

مزید ارشاد باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [سورہ آل عمران:۶۸]

ترجمہ: ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو اُن کی پیروی کرتے ہیں اور یہ پیغمبر (آخرالزماں) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا کارساز ہے۔

مزید ارشاد باری ہے: ﴿ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ [سورہ نحل:۱۲۳]

ترجمہ: پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ ابراہیم کی ملت کی پیروی کرے جو مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

مزید ارشاد باری ہے: ﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [سورہ صف:٦]

ترجمہ: اور جب کہا عیسی بن مریم نے: اے بنو اسرائیل! میں تمہاری طرف رسول ہوں، تصدیق کرنے والا اپنے سامنے تورات کی اور خوشخبری دینے والا اس رسول کی جو میرے بعد آنے والا ہے جس کا نام احمد ہو گا۔

مزید ارشاد باری ہے: ﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً﴾ [سورہ مائدہ:۴۸]

ترجمہ: اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر شامل ہے۔ تو جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کیلئے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں عیسی بن مریم کے زیادہ قریب ہوں دنیا اور آخرت دونوں جگہ، انبیاء علاتی بھائی ہیں، انکی مائیں مختلف ہیں اور انکا دین ایک ہے۔ [صحیح البخاری]

۲ **ثانیاً:** یہودیوں اور عیسائیوں نے کلمات کو ان کی جگہوں سے بدل دیا، اور جو بات ان سے کہی گئی تھی اسے بھی بدل دیا اس طرح انہوں نے اپنے اصول دین میں اور اپنے رب کی شریعت میں تبدیلی کرلی، انہیں میں سے یہودیوں کا یہ قول ہے: (عزیر ابن اللہ) عزیر اللہ کے بیٹے ہیں، اور ان کا یہ گمان کہ اللہ کو تھکان لاحق ہوا آسمان وزمین اور ان کے بیچ میں جو کچھ ہے انہیں چھ دنوں میں پیدا کرنے میں، اسی لئے سنیچر کے دن آرام کیا، اور ان کا یہ گمان کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو سولی دیدی اور قتل کردیا، اور اسی طرح ان لوگوں نے سنیچر کے دن حیلہ بنا کے شکار کو حلال کرلیا، جبکہ اللہ تعالی نے ان پر اسے حرام کیا تھا، اور ان لوگوں نے شادی شدہ کے حق میں حد زنا کو منسوخ کردیا تھا، اسی طرح ان کا یہ کہنا: ﴿إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ﴾ کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں۔ اور یہ کہنا: ﴿يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ﴾ اللہ کا ہاتھ سکڑا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان لوگوں نے بہت ساری قولی اور عملی تحریف وتبدیلی کررکھا تھا، اور یہ سب کچھ جان بوجھ کر خواہشات نفس کی پیروی میں کیا تھا۔

اسی طرح عیسائیوں کا یہ گمان کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، اور وہ بھی اللہ کے ساتھ ایک معبود ہیں، اور ان کا یہودیوں کے اس گمان کی تصدیق کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو سولی دیدیا اور انہیں قتل کردیا ہے، اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا یہ گمان کہ وہ اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں، اور ان کا محمد ﷺ اور آپ کی شریعت کے ساتھ کفر کرنا، آپ سے دشمنی اور حسد کرنا، اور ان لوگوں نے خود اسے تسلیم کیا، ان دونوں لوگوں کے ان کے علاوہ اور بھی بہت سی فضیحتیں اور تناقضات ہیں۔

اور اللہ تعالی نے ان کے بہت سارے جھوٹ، ان کی افترا پردازیاں، ان کی طرف نازل کردہ شریعتوں اور عقائد میں تحریف وتبدیلی اور ان کی فضیحتوں کو بیان کیا ہے، اور

ان ساری چیزوں کو اپنی محکم کتاب میں بیان کیا ہے؛ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِندِ اللّهِ لِيَشْتَرُواْ بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ وَقَالُواْ لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلاَّ أَيَّاماً مَّعْدُودَةً قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللّهِ عَهْداً فَلَن يُخْلِفَ اللّهُ عَهْدَهُ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ﴾ [سورہ بقرہ:۷۹-۸۰]

ترجمہ: تو اُن لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے (آئی) ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیوی منفعت) حاصل کریں، ان پر افسوس ہے اس لئے کہ (بے اصل باتیں) اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور (پھر) ان پر افسوس ہے اس لئے کہ ایسے کام کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔ ان سے پوچھو کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے اقرار لے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا (نہیں) بلکہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں مطلق علم ہی نہیں ہے۔

مزید ارشاد باری ہے: ﴿وَقَالُواْ لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلاَّ مَن كَانَ هُوداً أَوْ نَصَارَى تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُواْ بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ [سورہ بقرہ:۱۱۱]

ترجمہ: اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔ یہ ان لوگوں کے خیالاتِ باطلہ ہیں (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ

وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ﴾ [سورہ بقرہ:۱۳۵-۱۳۶]

ترجمہ: اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو سیدھے رستے پر لگ جاؤ۔ (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو (نہیں) بلکہ (ہم) دین ابراہیم (اختیار کئے ہوئے ہیں) جو ایک اللہ ہی کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ (مسلمانو) کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اُتری اس پر اور جو (صحیفے) ابراہیم اور اسماعیل اور اسحق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا ہوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے ملیں اُن پر (سب پر ایمان لائے) ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (معبودِ واحد) کے فرمانبردار ہیں۔

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقاً يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [سورہ آل عمران:۷۸]

ترجمہ: اور ان (اہل کتاب) میں بعض ایسے ہیں کہ کتاب (تورات) کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے (نازل ہوا) ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور (یہ بات) جانتے بھی ہیں۔

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِآيَاتِ اللهِ

وَقَتْلِهِمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ [سورہ نساء:۱۵۵-۱۵۸]

ترجمہ: (لیکن انہوں نے عہد کو توڑ ڈالا) تو ان کے عہد توڑ دینے اور اللہ کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیاء کو ناحق مار ڈالنے اور یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر پردے (پڑے ہوئے) ہیں (اللہ نے ان کو مَردُود کر دیا اور ان کے دلوں پر پردے نہیں ہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر مہر کر دی ہے تو یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔ اور ان کے کفر کے سبب اور مریم پر ایک بہتان عظیم باندھنے کے سبب۔ اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو اللہ کے پیغمبر (کہلاتے) تھے قتل کر دیا ہے (اللہ نے ان کو ملعون کر دیا) اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو اُن کی سی صورت معلوم ہوئی اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور پیروئ ظن کے سوا ان کو اُس کا مطلق علم نہیں اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اُن کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

مزید ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم ۖ بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾ [سورہ مائدہ:۱۸]

ترجمہ: اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں کہو کہ پھر وہ تمہاری بداعمالیوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ (نہیں) بلکہ تم اُس کی مخلوقات میں (دوسروں کی طرح کے) انسان ہو وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے اور (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ [سورہ توبہ:۳۰-۳۱]

ترجمہ: اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں، پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کہا کرتے تھے یہ بھی اُنہیں کی ریس کرنے لگے ہیں، اللہ ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا معبود بنالیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اُسکے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّاراً حَسَداً مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ﴾ [سورہ بقرہ:۱۰۹]

ترجمہ: بہت سے اہلِ کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لاچکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں حالانکہ ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے۔

ان کے علاوہ بھی بہت سی آیتیں ہیں جن میں ان کی افترا پردازیوں، ان کی رسوائیوں، فضیحتوں اور ان کے تناقضات کو واضح کیا گیا ہے۔

یہ ان کے حالات کے چند نمونے تھے تا کہ انہیں کو بنیاد بنا کر آگے جواب دیا جاسکے۔

③ **ثالثاً:** مذکورہ باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ ادیان جنہیں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے واجب کیا ہے وہ صرف ایک ہے، یہاں تقارب کی ضرورت نہیں، جیسا کہ واضح ہوا کہ یہود و نصاری نے اللہ کی نازل کردہ شریعتوں میں تحریف اور ردو بدل کر دیا یہاں تک کہ ان کا دین جھوٹ، بہتان، کفر وضلال کا دوسرا نام ہوگیا، اسی لئے اللہ تعالی نے رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت محمد یہ اور دیگر تمام امتوں کے لیے عمومی طور پر مبعوث کیا؛ تا کہ آپ واضح کر دیں اس حق کو جو ان لوگوں نے چھپا رکھا تھا اور ان عقائد واحکام کی تصحیح کر دیں جن کو بگاڑ ر دیا تھا، اور تمام لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کر دیں۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ [سورہ مائدہ: ۱۵-۱۶]

ترجمہ: اے اہلِ کتاب! تمہارے پاس ہمارے پیغمبر (آخر الزماں) آگئے ہیں کہ جو کچھ تم کتابِ (الٰہی) میں سے چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت کچھ تمہیں کھول کھول

کر بتا دیتے ہیں اور تمہارے بہت سے قصور معاف کر دیتے ہیں بیشک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے۔ جس سے اللہ اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کے رستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اندھیرے میں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا اور ان کو سیدھے رستے پر چلاتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ [سورہ مائدہ:۱۹]

ترجمہ: اے اہلِ کتاب! (پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ جو ایک عرصے تک منقطع رہا تو) اب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر آ گئے ہیں، جو تم سے (ہمارے احکام) بیان کرتے ہیں تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری یا ڈر سنانے والا نہیں آیا سو (اب) تمہارے پاس خوشخبری اور ڈر سنانے والے آ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

لیکن ان لوگوں نے دوسروں کو روکا اور اعراض کیا ظلم و دشمنی اور حسد و بغض کی وجہ سے حالانکہ حق واضح ہو چکا ہے؛ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ﴾ [البقرۃ:۱۰۹]

ترجمہ: بہت سے اہلِ کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں حالانکہ ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ [سورہ بقرہ:۸۹]

ترجمہ: اور جب اللہ کے ہاں سے اُن کے پاس کتاب آئی جو اُن کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اور وہ پہلے (ہمیشہ) کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے۔ تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے جب اُن کے پاس آ پہنچی تو اُس سے کافر ہو گئے پس کافروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [سورہ بقرہ:۱۰۱]

ترجمہ: اور جب اُن کے پاس اللہ کی طرف سے پیغمبر (آخر الزماں) آئے اور وہ اُن کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتے ہیں تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی اُن میں سے ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً﴾ [سورہ بینہ:۱-۲]

ترجمہ: اہل کتاب کے کافر اور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آجائے باز رہنے والے نہ تھے (وہ دلیل یہ تھی کہ) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھے۔

اب جب کہ وہ باطل پر اڑے ہوئے ہیں اور روشن دلائل اور علم و بصیرت کے باوجود حسد اور دشمنی کی وجہ سے اور خواہشات نفس کی پیروی میں ضلالت و گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ایک عقلمند شخص کیسے ان کے اور سچے مسلمانوں کے درمیان تقارب اور اتحاد کی امید کرسکتا ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ

مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُونَ﴾[سورہ بقرہ:۷۵]

ترجمہ: مومنو! کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے (دین کے) قائل ہو جائیں گے؟ (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ کلامِ الٰہی (یعنی تورات) کو سنتے پھر اسے سمجھ لینے کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدلتے رہے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّا أَرۡسَلۡنَاكَ بِالۡحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسۡأَلُ عَنۡ أَصۡحَابِ الۡجَحِيمِ ۝ وَلَن تَرۡضَىٰ عَنكَ الۡيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ قُلۡ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الۡهُدَىٰ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ أَهۡوَاءَهُم بَعۡدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾ [البقرہ:۱۱۹،۱۲۰]

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے تمہیں سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہلِ دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہوگی۔ اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ اُن کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو (ان سے) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی الٰہی) کے آ جانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تمہیں (عذاب) الٰہی سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كَيۡفَ يَهۡدِي اللَّهُ قَوۡمًا كَفَرُوا بَعۡدَ إِيمَانِهِمۡ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الۡبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهۡدِي الۡقَوۡمَ الظَّالِمِينَ﴾[سورہ آل عمران:۸۶]

ترجمہ: اللہ ایسے لوگوں کو کیوں کر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور (پہلے) اس بات کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر برحق ہیں اور ان کے دلائل بھی آ گئے او

راللہ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

بلکہ اگر وہ کفر میں اور اللہ اس کے رسول اور مومنوں سے دشمنی کرنے میں مشرکوں سے زیادہ سخت نہ بھی ہوں تو کم از کم ان کے برابر ضرور ہیں، جبکہ اللہ تعالی نے اپنے رسول سے مشرکوں کے بارے میں فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۝ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ﴾ [القلم:۸-۹]

ترجمہ: پس تو جھٹلانے والوں کی نہ مان۔ یہ تو چاہتے ہیں کہ تو ذرا ڈھیلا ہو تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾ [سورۃ الکافرون]

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو، نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

اب ایسی صورت میں اگر کوئی اسلام اور یہودیت ونصرانیت کے درمیان اتحاد اور تقارب کے لیے سوچتا ہے، تو گویا وہ حق وباطل اور کفر وایمان جیسے دو نقیضین کے درمیان تقارب اور اتحاد کی کوشش کرنا چاہتا ہے، اور اس کی مثال اسی طرح ہے، جیسا شاعر نے کہا ہے:

أَيُّها المُنْكِحُ الثُّرَيّا سُهَيْلًا عَمْرَكَ اللهِ كَيْفَ يَلْتَقِيانِ
هِيَ شامِيَّةٌ إذا ما اسْتَهَلَّتْ وسُهَيْلٌ إذا اسْتُهِلَّ يَماني

**ترجمہ:** اے ثریا سے سہیل کا نکاح کرنے والے یعنی دونوں ستاروں کو ایک ساتھ ملانے والے! اللہ تیری عمر دراز کرے یہ دونوں کیسے مل سکتے ہیں؟ ثریا ستارہ شام کی طرف نکلتا ہے اور سہیل یمن کی طرف۔

④ **رابعاً:** اگر کوئی کہے کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ ان لوگوں کے درمیان مصالحت کر لی جائے تاکہ خون خرابا ں نہ ہو، جنگ وجدل سے بچا جائے، اور ساتھ ہی لوگ آزادی کے ساتھ زمین میں گھوم پھر سکیں، روزی روٹی کما سکیں، دنیا کی آبادکاری کر سکیں، حق کی طرف دعوت دیں، اللہ کے بندوں کو ہدایت کا راستہ بتائیں تاکہ دنیا میں عدل وانصاف قائم ہو سکے؟

اس کا مقصد اگر نیک ہے اور کوشش کامیاب بھی ہو جائے اور ایسا احقاق حق ہی کی خاطر ہو، پھر بھی مسلمانوں کیلئے جائز نہیں ہوگا کہ مشرکوں کے ساتھ کسی طرح مداہنت سے کام لیں اور حکم الٰہی سے کچھ بھی تنازل اختیار کریں، یا اسی طرح اپنی عزت وکرامت سے بھی کچھ تنازل اختیار نہیں کر سکتے اور نہ ہی کوئی رسوائی مول لے سکتے ہیں، بلکہ اس وقت بھی وہ اپنی عزت وکرامت کے ساتھ کتاب وسنت پر قائم رہیں گے' قرآن اور سنت رسول پر عمل کرتے ہوئے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [سورہ انفال:۶۱]

**ترجمہ:** اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اُس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسا رکھو کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ﴾ [سورہ محمد:۳۵]

**ترجمہ:** پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی بلند اور غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کر دے۔

اور اللہ کے رسول ﷺ نے عملی طور پر اس کی تفسیر کر دی ہے اور حدیبیہ کے سال قریش کے ساتھ صلح کر کے اسے ثابت کر دیا ہے، اسی طرح خندق سے پہلے مدینہ کے اندر یہودیوں کے ساتھ، اسی طرح غزوہ خیبر کے اندر، اسی طرح غزوہ تبوک کے اندر رومی عیسائیوں کے ساتھ، چنانچہ اسکا عظیم فائدہ اور بہت بڑا اثر ہوا، امن وسلامتی کی شکل میں زبردست نتائج سامنے آئے جیسے نصرت حق، زمین میں غلبہ اور دین اسلام میں لوگوں کا جوق در جوق داخل ہونا اور مسلمانوں کا دعوت دین اور دیگر دنیاوی امور میں آزادی کے ساتھ سرگرم ہونا۔ چنانچہ چاروں طرف خوش حالی اور ترقی پھیل گئی، مسلمانوں کو طاقت حاصل ہوگئی اور اسلام اور امن وامان دور دور تک پھیل گیا۔ یہ سب ایک صاحب عقل وخرد کیلئے بہت بڑی دلیل ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ﴾ [سورہ ق:۳۷]

ترجمہ: اس میں ہر صاحب دل کے لیے عبرت ہے اور اس کے لیے جو دل سے متوجہ ہو کر کان لگائے اور وہ حاضر ہو۔

اور اللہ ہی سیدھے راہ کی ہدایت دینے والا ہے، وہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہ کیا ہی بہتر کارساز ہے۔

⑤ **خامساً:** دروز، نصیریہ، اسماعیلیہ اور ان کے طریقے پر چلنے والے بابیہ اور بہائیہ کے پیروکاروں نے نصوص دین کے ساتھ کھلواڑ کیا اور اپنے لئے ایسی شریعت بنالی جس کا حکم اللہ نے نہیں دیا ہے، اور ان لوگوں نے تحریف وتبدیلی میں یہود ونصاری کا راستہ اختیار کیا، خواہشات نفس کی اتباع میں اور فتنوں کے پہلے سرغنہ اور بدعت کے سردار عبد اللہ بن سبا حمیری کی تقلید میں مسلمانوں کے اندر گمراہی پھیلانے اور اختلاف ڈالنے کی خاطر،

چنانچہ اسلام کے اندر اس کا فتنہ پھیل گیا اور اس کی وجہ سے شر وفساد عام ہوگیا، بہت سے گروہ اس کے فتنے میں مبتلا ہوگئے، چنانچہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر اختلاف وانتشار پیدا ہوگیا، اس طرح سچے مسلمانوں اور ان جماعتوں اور گروہوں کے درمیان اتفاق واتحاد کی دعوت کبھی مفید نہیں ہوسکتی، اور یہ کوشش ہمیشہ ناکام ہی رہے گی؛ کیونکہ حق سے دور ہونے میں، الحاد وکفر اور گمراہی میں مبتلا ہونے میں، مسلمانوں کے خلاف حقد وحسد اور سازش کرنے میں یہود ونصاری کی طرح ان کے دل بھی بگڑ چکے ہیں، گرچہ ان سب کے مسلک ومشرب الگ الگ ہیں، ہر ایک کے مقاصد اور اہداف مختلف ہیں، ان کی مثال اس بارے میں یہود ونصاری کا مسلمانوں جیسا ہے۔

اس سلسلے میں دوسری عالمی جنگ کے بعد مصر کے اندر علماء ازہر نے ایرانی رافضی قمی کے ساتھ تقارب واتحاد کی کوشش کی تھی اور اسی کے ساتھ کچھ سچے مسلمان بھی دھوکہ کھا گئے تھے جن کے دل صاف تھے، اور ان لوگوں نے ایک میگزین بھی نکالا جس کا نام مجلۃ التقریب رکھا تھا، لیکن جلد ہی ان کی سازش کھل کر سامنے آگئی کہ یہ لوگ کن کے دھوکے میں پڑے ہوئے تھے، اس لئے جلد ہی یہ جماعت ناکام ہوگئی، اور اس میں کسی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ سب مختلف اور افکار متضارب ہیں، عقائد متناقض ہیں، اور یہ بہت بعید ہے کہ دو نقیض ایک ساتھ جمع ہو جائیں، یعنی اجتماع ضدین کبھی ہو ہی نہیں سکتا، وباللہ التوفیق، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

**دائمہ کمیٹی برائے علمی بحوث اور افتاء:**

| ممبر | ممبر | نائب صدر | صدر |
|---|---|---|---|
| عبداللہ بن قعود | عبداللہ بن غدیان | عبدالرزاق عفیفی | ابن باز |

۞۞۞

## ○ تیسرا ملاحظہ:

**اخوانیوں کا بدعتوں میں واقع ہونا اور اس بارے میں تساہل سے کام لینا۔**

اس میں کسی تعجب کی بات نہیں ہے، کیونکہ جو شرک میں واقع ہوسکتا ہے اور شرک میں بھی وہ تساہل برتے، اس کے لئے بدعتوں میں واقع ہونا آسان ہوجاتا ہے، اور یہ بات کہی گئی ہے:

مَن يَهُنْ يَسْهُلِ الهَوانُ عَلَيْهِ
ما لجُرْحٍ بِمَيِّتٍ إيلاَمُ

ترجمہ: جو ذلیل ہوتا ہے اس پر ذلت آسان ہوجاتی ہے، یقیناً کسی مردے کو زخم دینے سے تکلیف نہیں ہوتی۔

جن بدعتوں میں اخوانی ملوث ہیں انہیں میں سے ایک جشن میلاد کی بدعت ہے، یہ نبی پاک ﷺ کی میلاد مناتے ہیں، ۲۷/رجب کو یوم قدس پر جشن مناتے ہیں، اسراء اور معراج کا جشن مناتے ہیں۔

اخوانیوں کے یہاں یہ بدعتیں شروع ہی سے پائی جاتی ہیں، چنانچہ حسن بنا جشن میلاد کے دن شرکیہ گیت گاتے تھے، اور انکے پیروکار انکے پیچھے اسے دہراتے تھے، اور انکا خیال تھا کہ رسول ﷺ اس جشن میں ان کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں، اور انہیں معاف کرتے ہیں، جیسا کہ کہا:

هذا الحبيب مع الأحباب قد حضرا
وسامح الكل فيما قد مضى

**ترجمہ:** یہ حبیب پاک ﷺ ہیں جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ حاضر ہیں، اور

سب کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔

سعید حوی کہتے ہیں: ''میری خواہش ہے کہ مسجد کے اندر ایک کمیٹی ہو جو اسلامی مناسبات کے احیاء پر کام کرے، جیسے میلاد النبی، اور اس کا وہی انتظام کرے، جس میں لوگوں کو سیرت رسول ﷺ پر درس دیا جائے، لوگوں کو وعظ ونصیحت کی جائے، مساجد سے انہیں جوڑا جائے، اسی طرح ہجرت کی مناسبت سے بھی جشن منایا جائے، ۲۷/رجب کو یوم قدس منایا جائے، اور اسی دن تمام مسلمان اسراء اور معراج کی برسی مناتے ہیں''۔

[تربیتنا الروحیہ:183]

ان سب بدعتوں پر کوئی بھی صاحب عقل بحث نہیں کر سکتا سوائے جاہل یا وہ شخص جو خواہشات نفس کا بندہ ہو۔

علمائے اسلام نے شروع ہی سے ان امور کے بدعت ہونے کا فتوی دیا ہے، انہیں میں سے شیخ ابن بازؒ بھی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب [مجموع الفتاوی والمقالات:۱/۱۸۴] میں فتوی دیا ہے۔

اسی طرح اخوانیوں کے یہاں ایک بدعت ذکر اجتماعی کی ہے، یہ چیز انکے یہاں مشہور ہے، یہ اکثر اجتماعی تکبیر کہتے رہتے ہیں، بطور خاص اپنے مخیمات اور مراکز میں جہاں انہیں نہ کوئی روکنے والا ہوتا ہے نہ ٹوکنے والا۔

حقیقت یہ ہیکہ اخوانیوں کے یہاں بہت ساری بدعات ہیں، اس پر الگ سے تفصیل کے ساتھ فرصت میں لکھوں گا۔

۞ ۞ ۞

## ○ چوتھا ملاحظہ:

**حزبیت اور گروہ بندی کی بدعت جس نے امت کو بانٹ دیا ہے، ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا اور سماج کو مختلف گروہوں اور فرقوں میں منتشر کر دیا۔**

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ ہر گروہ اپنے اپنے اعمال وعقائد پر خوش ہے۔

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ** نے کہا: ''بدعت کے ساتھ اختلاف ضروری ہے، جس طرح سنت کے ساتھ اتحاد و جماعت ضروری ہے، چنانچہ اہل السنہ والجماعہ کہا جاتا ہے جس طرح اہل البدعہ والفرقہ کہا جاتا ہے''۔[الاستقامۃ:۱/۴۲]

**شیخ احمد بن یحی النجمی رحمہ اللہ** نے کہا: ''پتہ چلا کہ حزبیت اور گروہ بندی بدعت ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے مختلف جگہوں پر اس کی مذمت کی ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے بھی متعدد حدیثوں میں اس سے روکا ہے''۔

**شیخ صالح اللحیدان رحمہ اللہ سے سوال** کیا گیا کہ کیا اخوان المسلمین اور تبلیغی جماعت صحیح منہج والوں میں سے ہیں؟ تو آپ نے **جواب** دیا: ''اخوان المسلمین اور تبلیغی جماعت دونوں صحیح منہج والوں میں سے نہیں ہیں''۔

**شیخ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ** نے اخوانی جماعت اور تبلیغی جماعت پر نقد کرتے ہوئے کہا: ''یہ دونوں چودہویں صدی ہجری کی پیداوار ہیں، اس سے پہلے ان کا وجود نہیں تھا''۔

میں کہتا ہوں: گروہ بندی اور فرقہ بندی کی مذمت پر بہت ساری دلیلیں ہیں انہیں میں سے اللہ کا یہ قول ہے:

﴿وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ۝ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ [مومنون:۵۲،۵۳]

ترجمہ: اور بے شک یہ تمھاری امت ہے، جو ایک ہی امت ہے اور میں تمھارا رب ہوں، سو مجھ سے ڈرو۔ پھر وہ اپنے معاملے میں آپس میں کئی گروہ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ہر گروہ کے لوگ اسی پر بہت خوش ہیں جو ان کے پاس ہے۔

مزید ارشاد ربانی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ [سورہ الانعام:۱۵۹]

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر لیا اور کئی گروہ بن گئے، تو آپ کسی چیز میں بھی ان سے نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ ہی کے حوالے ہے، پھر وہ انھیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

مزید ارشاد ربانی ہے: ﴿وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ [الروم:۳۱،۳۲]

ترجمہ: اور شرک کرنے والوں سے نہ ہو جاؤ۔ ان لوگوں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی گروہ ہو گئے، ہر گروہ اسی پر- جو ان کے پاس ہے- خوش ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا، فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا، وَلَا تَفَرَّقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ، وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ"۔ [صحیح مسلم:1715]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے۔ خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم عبادت کرو اس کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس کی رسی سب مل کر پکڑے رہو۔ (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بے فائدہ گفتگو سے اور بہت پوچھنے سے (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو۔ اور جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار گزرے) اور مال کے تباہ کرنے سے۔" (یعنی مال کو بے فائدہ صرف کرنے سے جو نہ دنیا میں کام آئے نہ عقبیٰ میں جیسے پتنگ بازی، آتش بازی میں)۔

اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے:

"فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ: **"أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي"**۔ [ابوداؤد:4607]

ترجمہ: اور ہمیں دل موہ لینے والی نصیحت کی جس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں، اور دل کانپ گئے، پھر ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو کسی رخصت ہونے والے کی سی نصیحت ہے، تو آپ ہمیں کیا وصیت فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں اللہ سے ڈرنے، امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت کو لازم پکڑنا"۔

شیخ الاسلام نے ایک دوسری جگہ کہا: "معلمین کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ لوگوں

کے اندر گروہ بندی پیدا کریں، اوران کے ساتھ ایسا کام کریں جس سے ان کے اندر آپس میں بغض وعداوت پیدا ہو، بلکہ انہیں ایسے بھائیوں کی طرح ہونا چاہیئے جو آپس میں ایک دوسرے کی نیکی اور بھلائی پر مدد کرتے ہیں۔

ارشاد باری ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [سورہ مائدہ:۲]

**ترجمہ:** اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

اور **شیخ الاسلام** نے ایک دوسری جگہ کہا:

''اور وہ گمراہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ دیا اور مختلف گروہ میں منتشر ہوگئے، وہ اہل بدعت اور اہل شبہات ہیں جیسا کہ مجاہد نے کہا ہے''۔ [مجموع الفتاوی:16/28]

علمائے کرام کے فتاوؤں کو سنو جو اس ملک کے اندر گروہ بندی اور انتشار پھیلانے سے منع کرتے ہیں، اور فرقوں کو اس ملک کے اندر وجود بخشنا بغیر حاکم کی اجازت کے صریح معصیت اور واضح مخالفت ہے، ان گروہوں کے ساتھ جانے والا اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہوگا؛ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حاکم کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اور یہ گروہ پسند جو خفیہ جماعت بناتے ہیں انکے سیاسی مقاصد بھی ہوتے ہیں، حاکم کی مخالفت کرتے ہیں، اور گروہ بندی کو جنم دے کر اس ملک کی اجتماعیت اور وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا پلان رکھتے ہیں۔

**ہیئۃ کبار العلماء** کے فتوے بتاریخ ۱۹ / ۳ / ۱۴۱۳ کے اندر آیا ہے:

''یہ کمیٹی جہاں ایک طرف آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرنے، نیکی اور تقوی کی

بنیاد پر تعاون کرنے، گناہ اور ظلم وزیادتی سے دور رہنے، دوسروں کو کمتر نہ سمجھنے، اور فکری طور پر منحرف جماعتوں سے دور رہنے کی تاکید کرتی ہے، وہیں دوسری طرف اسلامی مبادئیات کو اپنانے کی نصیحت کرتی ہے، کیونکہ اس ملک کے اندر سب اسی ایک جماعت پر قائم ہیں جس پر سلف صالحین اور ان کی اتباع کرنے والے تھے، اس لئے اسی جماعت کو لازم پکڑیں، اختلاف اور پروپیگنڈوں سے دور رہیں"۔ [کتاب القبطیہ: 187]

**سوال لجنہ دائمہ سے سوال کیا گیا:** اسلام کے اندر گروہ بندی کا کیا حکم ہے جیسے اخوانی جماعت اور تبلیغی جماعت؟

**جواب تو اس کا جواب یہ تھا:** مسلمانوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ گروہ بندی کریں اور مختلف فرقوں میں بٹ جائیں، پھر ایک دوسرے پر لعن طعن کریں، ایک دوسرے کی گردن ماریں، کیونکہ اس گروہ بندی سے اللہ نے منع کیا ہے، اور جو ایسا کرے اس کی مذمت کی ہے، اسے بڑے عذاب کی دھمکی دی گئی ہے، اللہ اور اس کے رسول نے اس سے اپنی براءت کا اظہار کیا ہے۔

ارشاد باری ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [سورہ آل عمران: ۱۰۳ تا ۱۰۵]

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ اور اپنے اوپر

اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمھیں اس سے بچالیا۔اس طرح اللہ تمھارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔اور لازم ہے کہ تمھاری صورت میں ایک ایسی جماعت ہو جو نیکی کی طرف دعوت دیں اور اچھے کام کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو الگ الگ ہو گئے اور ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے، اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح احکام آ چکے اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

مزید ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ [سورہ الانعام:۱۵۹،۱۶۰]

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر لیا اور کئی گروہ بن گئے، تو آپ کسی چیز میں بھی ان سے نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ ہی کے حوالے ہے، پھر وہ انھیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی اور جو برائی لے کر آئے گا سو اسے جزا نہیں دی جائے گی مگر اسی کی مثل اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اور نبی پاک ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّاراً يَضْرِبُ بَعْضُكُم رِقَابَ بَعْضٍ"

ترجمہ: میرے بعد کفار نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارتے پھرو۔

اس طرح دین کے اندر گروہ بندی کرنے پر بہت سی آیات اور احادیث آئی ہیں۔

لیکن اگر حاکم وقت نے لوگوں کے اندر دینی اور دنیاوی ہر اعتبار سے مختلف ذمیداریاں بانٹ رکھی ہو، تاکہ ہر پہلو سے لوگ اپنی اپنی ذمیداریاں ادا کریں تو یہ مشروع ہے، بلکہ مسلمانوں کے حاکم پر یہ واجب ہے کہ وہ دین و دنیا کے واجبات کو اپنی رعایا میں بانٹ دے، ایک جماعت کو علم حدیث کی خدمت پر لگا دے، تاکہ وہ اسے نقل کریں، اسے لکھیں اور صحیح وضعیف کو الگ کریں، دوسری جماعت کو فقہ کی خدمت پر لگا دے، اور تیسری جماعت کو عربی زبان اور اسکے قواعد کی خدمت پر لگا دے جو اسکے اسرار و رموز کو لوگوں پر واضح کرے، اور چوتھی جماعت کو جہاد پر لگا دے' جو بلاد اسلام کا دفاع کرے، فتوحات حاصل کرے اور تبلیغ اسلام کے سامنے آنے والی رکاوٹوں کو ختم کرے، اور پانچویں جماعت کو امور معیشت پر لگا دے جو تجارت وصناعت اور زراعت کا کام کرے۔

ان سب کا تعلق ضروریات زندگی سے ہے جن کے بغیر کوئی بھی قوم زندہ نہیں رہ سکتی، نہ ہی اسلام کی حفاظت ہو سکتی ہے، اور اس کے بغیر اسلام پھیل بھی نہیں سکتا، ساتھ ہی کتاب اللہ، سنت رسول، خلفائے راشدین اور سلف امت کے راستے پر چلنا ہوگا۔

ہدف کا ایک ہونا، تمام مسلمانوں کا نصرت اسلام کی بنیاد پر تعاون کرنا، اسلام کا دفاع کرنا، سعادت مند زندگی کے وسائل کو پورا کرنا، سب کا اسلام کی روشنی میں چلنا، صراط مستقیم پر گامزن رہنا اور گمراہ راستوں نیز ہلاک ہونے والے فرقوں سے دور رہنا تمام مسلمانوں پر واجب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [سورہ الانعام: ۱۵۳]

ترجمہ: اور یہ کہ یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو

کہ وہ تمھیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ یہ ہے جس کا تاکیدی حکم اس نے تمھیں دیا ہے، تا کہ تم بچ جاؤ۔

**سوال**: شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: کیا اخوانی جماعت اپنے گروہ بندی اور خروج و بغاوت کے ساتھ اور تبلیغی جماعت اپنے تمام شرکیات و بدعات کے ساتھ ہلاک ہونے والے فرقوں میں داخل ہیں؟

**جواب**: بہتر فرقوں میں داخل ہیں، اور جو بھی اہل سنت کے عقیدے کی مخالفت کرے گا وہ ان بہتر فرقوں میں داخل ہوگا، اور فرقے والی حدیث میں (امتی) سے مراد امت اجابہ ہے جو آپ ﷺ پر ایمان لائے، اور آپ کی پیروی کی، چنانچہ تہتر فرقوں میں صرف وہی ایک فرقہ نجات پائے گا جو آپ کی اتباع کرے گا، آپ کے لائے ہوئے دین پر قائم رہے گا، اور بہتر فرقوں میں کفار، گنہگار مسلمان اور بدعتی سب ہوں گے۔

**سوال**: سائل نے کہا: یعنی یہ دونوں فرقے بھی انہیں بہتر فرقوں میں داخل ہیں؟

**جواب**: ہاں، ان میں داخل ہیں، انہیں میں مرجئہ اور خوارج بھی ہوں گے، بعض اہل علم نے تو خوارج کو کفار میں شمار کیا ہے۔

**میں کہتا ہوں:** یہ مختلف مذاہب ومشارب والے فرقے امت کے اندر بغض وعداوت اور اختلاف وانتشار پھیلانے کا سبب ہیں، جسکی وجہ سے دشمنان اسلام کیلئے ان پر حملہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

**امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا:** ''فرقے دو طرح سے ہوتے ہیں: آراء وادیان کے فرقے، اور اشخاص وابدان کے فرقے؛ جہاں تک ادیان میں فرقوں کا تعلق ہے تو یہ عقلا منع ہے اور اصولی اعتبار سے حرام ہے؛ کیونکہ یہ گمراہی کا داعی اور تعطیل واہمال کا سبب ہے، اور اگر لوگوں کو مختلف فرقوں میں بٹا ہوا چھوڑ دیا جائے تو بہت سے فرقے بن

جائیں گے اور ادیان وملل کی کثرت ہو جائے گی، پھر انبیاء کی بعثت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، یہی سبب ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب کے اندر فرقہ بندی کی مذمت کی ہے“۔

**امام شاطبی رحمہ اللہ نے کہا:** ”حق ایک ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ اگر حق کے بھی فرقے ہوتے تو اسکی بھی جمع آتی صرف واحد نہ آتی، اور اختلاف سے تو شریعت میں سختی سے منع کیا گیا ہے، اور کسی بھی اختلاف کی روشنی میں اسے ختم کرنے کیلئے کتاب وسنت کو فیصل مانا گیا ہے:

ارشاد باری ہے: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾

**ترجمہ:** اگر کسی بھی چیز میں اختلاف ہو جائے تو ایسی صورت میں اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹا دو۔ [سورہ النساء:۵۹]

یہاں پر اختلاف کو شریعت کی طرف لوٹانے کا حکم ہے، اگر شریعت اختلاف کا متقاضی ہوتی، تو اختلاف کو اس کی طرف لوٹانے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا، اور اللہ کا یہ قول (فی شیء) نکرہ ہے شرط کے سیاق میں، جو کہ عموم پر دلالت کرتا ہے، اس طرح یہ ہر طرح کے اختلاف کو شامل ہے، اس طرح اہل حق فرقوں میں نہیں بٹ سکتے، ارشاد باری ہے:

﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ [الأنعام:۱۵۳]

**ترجمہ:** اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے، اسی کی اتباع کرو اور مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو۔

یہ آیت اس مسئلے میں نص صریح ہے، کیونکہ اتباع والا راستہ ایک ہی ہے، یہ تعدد اور اختلاف کا متقاضی نہیں ہے، برخلاف دوسرے مختلف راستوں کے۔

**شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے کہا:** بلا شبہ اسلامی سماج کے اندر فرقوں اور گروہوں میں مسلمانوں کے بٹنے کی چاہت سب سے پہلے شیطان کو ہوتی ہے، پھر انسانوں میں

اعدائے اسلام کو، کیونکہ مسلمانوں کا اتحاد ان کے لئے خطرہ ہے، اسے وہ کبھی برداشت نہیں کرسکتے، اسی لئے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمان فرقوں میں بٹے رہیں، ان کے درمیان دشمنی باقی رہے، دعاء ہے کہ اللہ مسلمانوں کو حق پر متحد کرے اور ان کے درمیان سے ہر فتنے اور گمراہی کا خاتمہ کردے۔

**سوال**: **شیخ البانی رحمہ اللہ** سے سوال کیا گیا: مسلمانوں کے اندر مختلف جماعتوں اور تنظیموں کے ہونے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے، باوجودیکہ سب کا منہج، اسلوب، دعوت، عقائد اور بنیاد الگ الگ ہے، جبکہ برحق جماعت ایک ہی ہے جیسا کہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے؟

**جواب**: ہر وہ مسلمان جو کتاب وسنت اور سلف صالحین کے منہج سے واقف ہے، اسے یہ پتہ ہے کہ اسلام کے اندر گروہ بندی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اس سے ہمارے رب نے قرآن کریم کے اندر مختلف آیتوں میں منع کیا ہے۔

پھر آپ نے بعض ان آیتوں کا ذکر کیا جن کا تذکرہ گزر چکا ہے، اور منہج سلف کے التزام پر ابھارا ہے، اور اس کی مخالفت سے ڈرایا ہے، یہاں تک کہ کہا: اسی لئے ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ہر وہ جماعت جو کتاب وسنت اور سلف صالح کے منہج پر قائم نہیں ہوگی اس کا شمار اس فرقہ ناجیہ میں نہیں ہوگا جو صراط مستقیم پر گامزن ہے۔

مزید کہا: ان جماعتوں کے بارے میں میں نہیں سمجھتا کہ یہ صراط مستقیم پر ہیں، بلکہ میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب انہیں راستوں پر گامزن ہیں جن پر شیطان بیٹھ کر لوگوں کو اپنی اپنی طرف بلا رہا ہے۔

**سوال**: شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: کیا کتاب وسنت کے اندر ایسے نصوص پائے جاتے ہیں جن میں اسلام کے اندر مختلف جماعتوں کے وجود کو جائز کہا گیا ہو؟

جواب: کتاب وسنت میں ایسا کچھ نہیں ہے، بلکہ کتاب وسنت کے اندر اس کی مذمت آئی ہے، ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ [سورہ الانعام:۱۵۹]

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین کو جدا جدا کرلیا اور کئی گروہ بن گئے، تو آپ کسی چیز میں بھی ان سے نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ ہی کے حوالے ہے، پھر وہ انھیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

مزید ارشاد ہے: ﴿كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ [سورہ الروم:۳۲]

ترجمہ: ہر گروہ اسی پر جو ان کے پاس ہے، خوش ہیں۔

اور بلا شبہ یہ گروہ بندی اللہ کے احکام کے منافی ہے، بلکہ اس وصیت کے بھی منافی ہے جس پر اللہ نے ابھارا ہے، ارشاد باری ہے: ﴿وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ﴾ [سورہ المومنون:۵۲]

ترجمہ: اور بے شک یہ تمھاری امت ہے، جو ایک ہی امت ہے اور میں تمھارا رب ہوں، سو مجھ سے ڈرو۔

اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ دعوت اس وقت تک پائیدار اور مضبوط نہیں ہوسکتی جب تک وہ کسی جماعت اور تنظیم کے تحت نہ ہو؛ ہم کہتے ہیں کہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔

بلکہ دعوت اس وقت مضبوط ہوگی جب آدمی کتاب وسنت اور خلفائے راشدین کے طریقے پر قائم ہوگا، اور مزید کہا: متعدد جماعتوں کا وجود گرچہ لوگوں کے اندر مقبول ہے مگر صحیح نہیں ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ امت کے اندر صرف ایک جماعت ہونی چاہیے جو کتاب وسنت کی طرف منسوب ہو۔

**سوال**: **شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ** سے سوال کیا گیا: اسلام کے اندر فرقوں اور جماعتوں کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس پر آپ نے جواب دیا: فرقہ بندی دین میں جائز نہیں ہے؛ کیونکہ دین نے ہمیں اجتماعیت کا حکم دیا ہے، اور یہ کہ ہم ایک جماعت، عقیدہ توحید اور رسول ﷺ کی متابعت پر متحد رہیں۔ پھر آپ نے مذکورہ آیتوں کو ذکر کیا، یہاں تک کہ کہا: ان جماعتوں اور فرقہ بندیوں کو اسلام کبھی نہیں مانتا، بلکہ سختی سے اس سے منع کرتا ہے، اور عقیدہ توحید، منہج اسلام اور امت واحدہ بن کر متحد ہونے کا حکم دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے ہمیں اسکا حکم دیا ہے، اور فرقہ بندی اور متعدد جماعتوں کا وجود سب شیاطین الانس والجن کی سازش کا حصہ ہے۔

**شیخ محمد بن عبداللطیف بن عبدالرحمن رحمہ اللہ** نے کہا: شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی دعوت سے قبل اہل نجد اسی فرقہ بندی اور اختلاف وانتشار کا شکار تھے، شرک وبدعات کا عروج تھا، ایک دوسرے کا ناحق خون بہاتے اور مال چھین لیتے تھے، راستے غیر مامون تھے، کوئی مضبوط حکومت نہیں تھی جس پر متحد ہوتے، نہ ہی ان کا صحیح عقیدہ تھا جس پر قائم رہتے، بلکہ وہ ہر شعبے میں انارکی اور ابتری کا شکار تھے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے شیخ کی دعوت کے ذریعے ان سب کو مٹا دیا؛ کیونکہ شیخ نے اس دعوت کو اخلاص کے ساتھ شروع کیا اور حاکم وقت امام محمد بن سعود اور ان کی اولاد اور بھائیوں نے اس دعوت کا ساتھ دیا، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے، انہیں لوگوں کے سبب سے لوگ اللہ کے دین میں فوج درفوج شامل ہوئے، اور شیخ کی دعوت پورے نجد میں گونجنے لگی، چنانچہ آپ نے علم جہاد کو بلند کر کے ظلم وجور کا خاتمہ کر دیا۔

لیکن جب لوگوں کے اندر اس نعمت کی ناشکری پیدا ہوگئی اور اختلاف کا شکار ہو گئے، تو

پھر اللہ نے ان پر دشمنوں کو مسلط کر دیا، یہاں تک کہ عبد العزیز بن عبد الرحمن آل فیصل کا ظہور ہوا، اور اللہ تعالی نے دوبارہ اس اسلامی دعوت کو انکی حکومت کے سائے میں پھیلایا، اور مخالفین کا قلع قمع کیا، اور بہت سارے لوگوں نے اس منہج کا ساتھ دیا، اور اپنے باطل عقائد کو خیر باد کہہ دیا، انہیں کے دور میں تمام قبوں کو گرایا گیا، شرک و بدعت کے اڈوں کو مٹایا گیا، اور اللہ کے دین کو حرمین شریفین کے اندر نافذ کیا گیا، اسی طرح اللہ کا احسان ہے کہ عرب کے تمام قبائل اختلاف کے بعد ایک حکومت پر اکٹھا ہو گئے، خوف و دہشت کے بعد امن و امان میں رہنے لگے، اور اس کے بعد شام سے یمن تک کوئی بھی آنے جانے لگا' بلا کسی خوف کے۔

ان نعمتوں پر تمام مسلمانوں کو شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور ان اسباب سے دور رہنا چاہیئے جن سے ان نعمتوں کے زائل ہونے کا خطرہ ہے، اللہ ہم سب مسلمانوں کو اپنی پناہ میں رکھے۔

**شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ** نے اخوانی جماعت اور تبلیغی جماعت سے ڈراتے ہوئے اور اس ملک پر اللہ کی نعمتوں کو یاد دلاتے ہوئے کہا: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنی کتاب کے اندر فرمایا:

﴿إِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمۡ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمۡ فَٱعۡبُدُونِ﴾ [الأنبياء:٩٢]

**ترجمہ:** بے شک یہ ہے تمھاری امت جو ایک ہی امت ہے اور میں ہی تمھارا رب ہوں، سو میری عبادت کرو۔

اور درود و سلام ہو ہمارے **نبی پاک** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کا فرمان ہے:

**"فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا**

عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ"۔

ترجمہ: اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا۔

اور اسی طرح آپ کے آل واصحاب پر اور ان تمام لوگوں پر جو قیامت تک اسی منہج پر قائم ہوں گے، **امابعد:**

عرب کے لوگ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل جاہلیت میں تھے، اختلاف وانتشار اور جنگ وجدال کا شکار تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے انہیں اختلاف کے بعد متحد کر دیا، اور ذلت ورسوائی کے بعد انہیں عزت عطا کی، ناداری کے بعد انہیں مالدار بنا دیا، انہیں احسانات کا اللہ تعالی نے اپنے اس قول کے اندر ذکر کیا ہے:

﴿وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ [سورہ الأنفال:۲۶]

ترجمہ: اور یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے، زمین میں نہایت کمزور سمجھے گئے تھے، ڈرتے تھے کہ لوگ تمھیں اچک کر لے جائیں گے تو اس نے تمھیں جگہ دی اور اپنی مدد کے ساتھ تمھیں قوت بخشی اور تمھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا، تاکہ تم شکر کرو۔

اور دوسری جگہ فرمایا: ﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾ [سورہ آل عمران:۱۰۳]

ترجمہ: اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں

کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔

یہ لوگ اجتماعیت اور الفت ومحبت کے اسی حال پر جب تک قائم رہے اس وقت تک ساری دنیا انکے تابع رہی، یہاں تک کہ ان کے اندر دوبارہ اختلاف پیدا ہوا، اور مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئے تو انکی حکومت بھی بکھر گئی اور یہ ٹوٹ کر رہ گئے، اور یہ حق پر باقی نہیں رہے سوائے ان چند لوگوں کے جو سنت رسول اور صحابہ کے منہج پر قائم تھے، وہی اہل سنت والجماعت ہیں جو قیامت تک باقی رہیں گے، انکی مخالفت کرنے والے کبھی بھی انہیں نقصان نہیں پہونچا سکتے، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آجائے، کیونکہ نار دوزخ سے نجات، گمراہی سے سلامتی اور اختلاف وانتشار سے بچاؤ اسی صورت میں ممکن ہے جب کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھاما جائے گا، اور اسی راستے پر قائم رہا جائے گا جس پر صحابہ کرام، تابعین اور قرون مفضلہ کے لوگ تھے، جیسا کہ **امام مالک رحمہ اللہ** نے فرمایا ہے: ''اس امت کے آخری لوگوں کی اصلاح اسی صورت میں ممکن ہے جس صورت میں پہلے کے لوگوں کی اصلاح ہوئی ہے''۔

یقینا آپ نے سچ کہا ہے اور اس پر بہت سے شواہد بھی پائے جاتے ہیں:

انہیں میں سے ایک یہ ہیکہ بلاد نجد میں شیخ محمد بن عبد الوہاب ؒ کی دعوت سے قبل لوگ سیاسی اعتبار سے بہت ہی کمزور تھے: ہر بستی کا مستقل حاکم تھا، جو پڑوسی بستی کا دشمن ہوتا اور اس سے ہمیشہ لڑائی کرتا رہتا، بسا اوقات ایک ہی بستی کے لوگ آپس میں دشمنی رکھتے، اور ان میں ہر گروہ کا اپنا ایک الگ امیر ہوتا اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے رہتے۔

اور دینی اعتبار سے: ان کے اندر شرک وبدعات اور خرافات کی بھرمار تھی، باوجودیکہ ان کے یہاں علماء موجود تھے مگر ان کی ساری کوششیں فقہ پر صرف ہو رہی تھیں، عقیدے کا کوئی خیال نہیں تھا، اور بہت سے قبائل جاہلی اصول پر حکومت کرتے تھے،

لیکن جب اللہ تعالی نے اس ملک کے ساتھ خیر کاارادہ فرمایا تو انہیں میں سے ایک عالم کو منتخب کیا، جس نے کتاب وسنت کا علم حاصل کر کے حالات کا گہرائی سے جائزہ لیا اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اوران کے شاگرد ابن القیم کی کتابوں کا مطالعہ کر کے اپنے ملک کے امراء پران کی دعوت کو پیش کیا تا کہ ان کی مدد کریں، چنانچہ درعیہ کے امیر محمد بن سعودؒ کو آپ نے اپنا بہتر معاون ومددگار پایا، جنہوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا، آپ کے ساتھ تعاون اور جہاد کرنے پر عہد و پیمان کیا، پھر اسی مبارک بیعت کے ساتھ عملی دعوت کا کام شروع ہوا، اوران تمام لوگوں نے ان کی دعوت کو قبول کیا جن کے حق میں اللہ نے سعادت مندی لکھی تھی۔

شیخ رحمہ اللہ طالبانِ دین کے لیے مسجد میں بیٹھے، اور بہت سارے طلبہ مختلف جہات سے آنے لگے، اور آپ نے اس وقت کے امراء اور علماء کے ساتھ خط وکتابت بھی کیا، جن میں انہیں اللہ کی طرف بلاتے تھے، آپ نے بہت سارے رسالے لکھے، عوام اور مبتدی طلبہ کیلئے مختصر کتابیں لکھیں، اور منتہی طلبہ کیلئے بڑی بڑی کتابیں بھی تالیف کیں، اس طرح بلاد توحید کا قیام عمل میں آیا، اور نجد کے تمام علاقے توحید کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے، اور کل کی ایک چھوٹی سی بستی پورے ملک کی راجدھانی بن گئی، توحید پھیلنے لگا، شرک وبدعات اور خرافات کا خاتمہ ہونے لگا، ملک کے تمام حصوں میں علمی مدارس قائم ہو گئے جہاں سے علماء فارغ ہونے لگے، تالیف وتصنیف کا میدان گرم ہوگیا، جس سے بہت سی نفع بخش کتابیں سامنے آئیں، اس دعوت کی عمر دراز ہوگئی اور یہ ملک اب تک باقی رہا، اس کی راہ میں رکاوٹیں بہت آئیں اور ظالموں نے اسے مٹانے کی بہت کوشش کی مگر توحید کے سائے میں یہ ملک باقی رہا، اور اللہ چاہے گا دشمنوں کی سازشوں کے باوجود ہمیشہ باقی رہے گا:

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ

نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ [سورہ التوبہ: ۳۲]

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ انکاری ہے مگر اسی بات کا کہ اپنا نور پورا کرے، گو کافر ناخوش رہیں۔

اس دعوت کے دشمنوں نے اسے مٹانے کی ہمیشہ کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہوئے، تو اس کے اندر شکوک وشبہات پیدا کر کے، پروپیگنڈوں کے ذریعے اس کے خلاف لوگوں کو گمراہ کر کے اس کا مقابلہ کیا گیا تاکہ لوگ اس دعوت سے متنفر ہو جائیں، مگر لوگوں کا تعلق اس سے بڑھتا ہی گیا، اور یہ مزید واضح ہو کر لوگوں کے سامنے آیا، اور لوگوں نے اسے مزید قبول کیا، اور موجودہ دور میں مزید عجیب وغریب اور مشتبہ افکار ونظریات کو دیکھ رہے ہیں جو اس ملک میں دعوت کے نام سے سرگرم ہیں، مختلف ناموں سے جیسے اخوانی جماعت، تبلیغی جماعت اور اسی طرح کی دوسری جماعتیں، جن کا صرف ایک مقصد ہے، اور وہ یہ ہیکہ توحید کی دعوت کو مٹا کر اس کی جگہ یہ لے لیں۔

یہ معلوم رہے کہ ان جماعتوں کا مقصد بھی وہی ہے جو مقصد ماضی میں اس دعوت کے خلاف برپا جماعتوں کا تھا، سب نے اسی توحید کی دعوت کو مٹانا چاہا، گرچہ سب کے اسلوب اور طریقے الگ الگ رہے ہیں، ورنہ اگر یہ جماعتیں حق پر ہوتیں، اور دعوت توحید ان کا مقصد ہوتا تو آخر اپنے ملکوں کو چھوڑ کر اس بلاد توحید میں کیوں آتیں کہ اس کے مقابلے ان کے ممالک زیادہ اس دعوت کے محتاج تھے؟! حقیقت یہ ہیکہ یہ جماعتیں بلاد توحید پر فکری حملہ کر کے اس کے اصلاحی منہج اور اسلوب کو بدلنا چاہتی ہیں، نوجوانوں کو دھوکہ دینا چاہتی ہیں، انکے اندر فتنے اور دشمنی پیدا کرنا چاہتی ہیں؛ کیونکہ یہ دیکھتے ہیں کہ اس ملک کے لوگ متحد ہو کر حکمران اور رعایا سمیت خوشحالی کی زندگی گزار رہے ہیں، عقیدہ توحید اور منہج سلف پر قائم ہیں، شریعت کا نفاذ ہے، حدود وقصاص قائم ہو رہے ہیں، امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام پا رہا ہے، اس لئے دشمنان توحید نے چاہا کہ اس نعمت کو چھین لیں اور اس ملک کو بھی دوسرے تمام ملکوں کی طرح بنا دیں، جہاں انارکی اور ابتری کا دور دورہ اور عقیدے میں فساد ہو، ورنہ آخر یہ اپنے بگڑے ہوئے ملکوں کو چھوڑ کر اس بلاد توحید میں کیوں آتے؟

چنانچہ ان جماعتوں نے آکر ہمارے نوجوانوں کو مغالطے میں ڈال کر دھوکہ دیا، یہ ان کے گمراہ کن افکار سے متاثر ہو گئے، پھر اپنے ہی سماج میں اجنبی بن کر رہنے لگے، اپنے رہنماؤں اور علماء پر شک کرنے لگے، اس طرح ان کے اندر عقیدے کی غیرت ختم ہونے لگی، اور یہ اپنے ہی ملک کے خلاف ہر پروپیگنڈے کے پیچھے بھاگنے لگے، ورنہ آج بھی اس ملک کے اندر الحمدللہ ایسے غیرت مند لوگ موجود ہیں جو دین وعقیدے کا دفاع کرتے ہیں، دشمنوں کی چال کو انہیں کے سینے میں واپس کر دیتے ہیں، اور زرق وبرق ناموں سے دھوکہ نہیں کھاتے ہیں، اور نہ ہی جھوٹے جوش سے متاثر ہوتے ہیں۔

اور جب کہ آپ نے علماء کی ان قیمتی باتوں کو سن لیا جن کے اندر انہوں نے فرقہ بندی اور اختلاف وانتشار کو واضح کیا اور بتایا کہ یہ نعمتوں کے زوال اور مصیبتوں کے آنے کا سبب ہے، اس لئے ان باتوں سے نصیحت پکڑو، اور اس ملک کے اندر ان نعمتوں پر شکریہ ادا کرو جنہیں شمار نہیں کر سکتے، جن میں سب سے بڑی نعمت عقیدہ توحید، نفاذ شریعت، اور امن وامان ہے، اسی طرح علم دین کی نشر واشاعت ہے، اس ملک کے باشندے خوشحال ہیں، برائی تو ہر جگہ اور ہر زمانے میں پائی جاتی رہی ہے مگر یہاں عقیدہ محفوظ ہے، حدود نافذ ہوتے ہیں، دعوت دین کا کام ہو رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمارے حکمرانوں کو مزید ہدایت دے، ان کی اصلاح فرما، نیز انہیں ہر کامیابی سے سرفراز کر۔

۞۞۞

## ○ پانچواں ملاحظہ:

**اپنی مجلسوں میں حکام پر نقطہ چینی کرنا، ان کی غیبت کرنا، ان پر طعن و تشنیع کرنا، ان کے عیوب کو سامنے لانا اور ان کی غلطیوں کو اچھالنا جس کی وجہ سے نوجوانانِ امت اور عوام اپنی حکمرانوں سے نفرت کرنے لگے اور جو فتنہ و فساد کا سبب بنے۔**

صحیح مسلم کے اندر عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

"خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ"۔ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: "لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ، فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ".

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو۔ اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔" لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اس کو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو''۔ (یعنی بغاوت نہ کرو)۔ [صحیح مسلم:1855]

اور سنن ترمذی کے اندر آیا ہے:

عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ، وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ: أُنْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: اُسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **"مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ"**۔

**ترجمہ:** زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں کہ میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا، اور وہ خطبہ دے رہے تھے، ان کے بدن پر باریک کپڑا تھا، ابو بلال نے کہا: ہمارے امیر کو دیکھو فاسقوں کا لباس پہن رکھا ہے، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خاموش رہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "جو شخص زمین پر اللہ کے بنائے ہوئے سلطان (حاکم) کو ذلیل کرے تو اللہ اسے ذلیل کرے گا"۔ [سنن ترمذی:2225]

اور عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَن عِيَاضِ بنِ غَنَمٍ الأَشعَرِي، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: **"مَن أَرَادَ أَن يَنصَحَ لِذِي سُلطَانٍ فَلَا يُبدِهِ عَلَانِيَةً، وَلٰكِن يَأخُذُ بِيَدِه فَيَخلُو بِه فَإِن قَبِلَ مِنهُ فَذَاكَ، وَإِلَّا كَانَ قَد أَدَّى الَّذِي عَلَيهِ"**۔

**ترجمہ:** جو حاکم کو نصیحت کرنا چاہے وہ کھلے عام نصیحت نہ کرے، اسے چاہئے کہ اس کے پاس تنہائی میں جا کر نصیحت کرے، اگر اسکی بات مان لے تو بہتر ورنہ اس نے تو اپنا وہ حق ادا کر دیا جو اس کے اوپر واجب تھا۔ [السنۃ لابن ابی عاصم ۲/۵۲۱]

**سیدنا انس بن مالک رضی اللہ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہمیں منع کرتے تھے اور کہتے تھے: "اپنے حکمرانوں کو برا بھلا نہ کہو، ان کے ساتھ خیانت نہ کرو، اور

نہ ان سے دشمنی کرو، اللہ سے ڈرو اور صبر کرو کیونکہ معاملہ قریب ہے“۔ [تمہید: ۴۸۸/۲]

**سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ** نے کہا: ”لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک اپنے حکام اور علماء کی تعظیم کریں گے، جب تک تعظیم کریں گے اللہ ان کی دنیا اور آخرت دونوں کی اصلاح کرے گا، اور اگر ان دونوں کو کمتر سمجھیں گے تو خود ہی اپنی دنیا اور آخرت کو بگاڑ لیں گے“۔ [قرطبی: ۲۶۰/۵]

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ** نے فرمایا: ”جہاں تک علماء دین اور علم و فضل کا تعلق ہے تو کبھی اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ کوئی حکام کی نافرمانی کرے جسے کہ اللہ نے منع کر دیا ہے، ان کے ساتھ خیانت کرے اور کسی بھی طرح انکے خلاف خروج کرے، قدیم و جدید ہمیشہ سے یہی اہل سنت والجماعت کا موقف رہا ہے“۔ [مجموع فتاوی ابن تیمیہ: ۱۲/۳۵]

**شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ** نے کہا:

”یہ سلف کا منہج نہیں ہے کہ حکمران کے عیوب کی تشہیر کی جائے اور اسے منبروں پر بیان کیا جائے؛ کیونکہ اس سے انارکی پھیلے گی، معروف میں نافرمانی کی جائے گی اور ایسے قیل و قال میں پھنس کر رہ جائیں گے جس سے ان کا صرف نقصان ہوگا۔ سلف کے نزدیک صحیح طریقہ یہ ہیکہ حکمرانوں کو شرعی طریقے سے نصیحت کی جائے ان کے پاس جا کر یا خط و کتابت کے ذریعے یا ان علماء سے مل کر جن کا تعلق حکمرانوں سے ہوتا کہ اسے خیر کی طرف رہنمائی کی جاسکے، اور منکر پر نکیر کی جائے مگر مرتکب منکر کا نام نہیں لیا جائے گا، چنانچہ زنا، شراب اور سود پر نکیر کی جائے گی مگر ان گناہوں کے مرتکب کا نام نہیں لیا جائے گا صرف گناہوں پر نکیر کرنے کو کافی سمجھا جائے گا، ان سے ڈرایا جائے گا مگر کسی کا نام نہیں لیا جائے گا نہ حاکم کا اور نہ ہی غیر حاکم کا“۔ [النقول الواضحہ: ۱۰]

ان واضح احادیث اور آثار سے حکام کے ساتھ برتاؤ کرنے میں سلف کا منہج واضح ہوجاتا ہے کہ ان کے لئے دعاء کرنی چاہئے اور ان کے ظلم پر صبر کرنا چاہیئے، نہ ان کے عیوب کو بیان کرنا چاہیئے اور نہ ان کی غیبت کرنی چاہیئے، ان کی غیبت دوسروں کی غیبت سے زیادہ سخت ہے، انہیں نصیحت چپکے سے کرنی چاہیئے ان کے خلاف خروج کرنے سے دور رہنا چاہیئے چاہے وہ قولی ہو یا فعلی بلکہ عوام کے دلوں میں حکام کی محبت پیدا کرنی چاہیئے، یہی سلف صالحین کا منہج ہے؛ اس کے برخلاف خوارج کا منہج ہے جو حکام کی تکفیر کرتے ہیں، ان کے خلاف خروج کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کے خلاف ابھارتے ہیں، انہیں کے بارے میں بعض سلف نے کہا ہے: قعدی خوارج سب سے خبیث خوارج ہوتے ہیں۔ یا وہ ابھارنا فعلی ہو یا تو مسلح خروج کے ذریعے یا مظاہروں کے ذریعے، اس لئے اخوان المسلمین کو چاہئے کہ توبہ کریں اور اس فاسد منہج کو چھوڑ دیں جو کہ نافرمان خوارج کا طریقہ ہے؛ دعاء ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو حق پر قائم رکھے اور ہلاکت وتباہی کے راستے سے محفوظ رکھے۔

## ○ چھٹا ملاحظہ:

### پراسراریت جس پر اخوان المسلمون کا منہج قائم ہے:

سعید حوی اپنی کتاب کے اندر توجیہات عامہ کے تحت کہتے ہیں کہ: ''وہ امور جن پر اسلامی کاز مرکوز ہے وہ پراسراریت ہے، اور اخوان کو چاہیئے کہ وہ درج ذیل امور کا خیال رکھیں''۔ [المدخل الی دعوۃ الاخوان المسلمین: ۲۹۲]

**ألف)** تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان جو بھی راز کی بات ہو ضروری ہیکہ اس سے کوئی باخبر نہ ہو خواہ وہ کوئی رشتہ دار ہو، دوست ہو یا بھائی ہو، مگر اس وقت جب کوئی خلل دیکھو تو ایسی صورت میں قیادت کو باخبر کرو، اور بھائی کو معلوم ہو کہ ہمارا یہ طریقہ ایسے لوگوں کا محتاج ہے جن کی موت کے ساتھ ان کی رازیں بھی مر جاتی ہیں، اگر آپ اپنی رازوں کو محفوظ نہیں کر سکتے تو دوسرا اسے لینے سے بدرجہ اولی عاجز ہوگا، لہٰذا زمام کار تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یہاں تک کہ کہا:

**د)** جب ہم کسی کام میں سرگرم ہوتے ہیں اس وقت ہماری یہ پوری کوشش ہوتی ہے کہ اس سے کوئی باخبر نہ ہو سکے، یہی وجہ ہے کہ ہم اپنی جگہ اور وقت کو برابر بدلتے رہتے ہیں، تین مرتبہ سے زیادہ ایک جگہ کو ہم استعمال نہیں کرتے۔

**ھ)** تحریر پر ہم زیادہ بھروسہ نہیں کرتے الا یہ کہ کوئی بہت بڑی ضرورت ہو، خاص طور سے ناموں اور کسی اہم معلومات میں اور رموز وعلامات کے استعمال میں)۔

وزیر برائے اسلامی امور **شیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ** حفظہ اللہ نے کہا:

''اخوان المسلمون کی سب سے ظاہری نشانیوں میں سے پراسراریت، پوشیدگی اور تلون مزاجی ہے''۔

میں کہتا ہوں: یہ چیز اخوانیوں کے بنیادی امور میں شامل ہے چنانچہ یہ اپنے اکثر اعمال میں مکمل پراسراریت پر بھروسہ رکھتے ہیں، اسی لئے بہت سے اخوانی ایسے بھی ملیں گے جو خود اخوانیوں کے راز کو نہیں جانتے ہوں گے؛ بلکہ بعض چھوٹے اخوانی بڑے اخوانیوں تک کو نہیں جانتے ہوں گے؛ کیونکہ وہ ہر ایک کو راز کی بات اسکے مقام و مرتبے اور فہم کے حساب سے بتاتے ہیں، اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ انکی اکثر ملاقاتیں لوگوں کی نظروں سے دور پہاڑوں، وادیوں، سمندری ساحلوں، بند کمروں جیسی الگ تھلگ خالی جگہوں میں ہوتی ہیں؛ بلکہ کبھی کبھی یہ لوگ ایک ملاقات اور میٹنگ کیلئے سو کلو میٹر سے زیادہ دور چلے جاتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ جو حق پر ہوتا ہے وہ کسی سے چھپتا نہیں، اور جو واضح اور صحیح منہج پر ہوتا ہے وہ بھی پردے میں نہیں رہتا، پردے میں چھپ کر وہی رہتا ہے جو غلط کام کرتا ہے یا کسی جرم کی پلاننگ کرتا ہے، اس لئے اے اسلام کے شیدائیو! اللہ سے ڈرو، اس طرح کے گروہوں اور پراسرار تنظیموں سے دھوکہ نہ کھاؤ، یہ لاعلاج بیماریاں زہر ہلاہل ہیں، سنو اپنے نبی کا کلام جو اس طرح کے منہج سے آگاہ کر رہے ہیں۔

چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے آ کر عرض کیا: مجھے وصیت کیجئے، آپ نے فرمایا: "اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکاۃ دو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، حج وعمرہ کرو، اپنے حاکم کی اطاعت کرو، ظاہر کو لازم پکڑو اور پراسراریت سے بچو"۔ [سنن دارقطنی: ۲/ ۲۸۲]

سنئے خلیفہ زاہد عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا کلام جو بدعت کے اصول بتا رہے ہیں:

"جب دیکھو کہ کچھ لوگ اپنے دین کے بارے میں سرگوشی کر رہے ہیں دوسروں کو چھوڑ کر تو جان لو کہ وہ گمراہی کی بنیاد ڈال رہے ہیں"۔ [سیرت عمر بن عبدالعزیز: ۵۴]

الحمدللہ ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں دعوت الی اللہ پر ابھارا جاتا ہے، دعوت کے میدان میں کام کرنے والوں کی عزت کی جاتی ہے، اس کے لئے بیش بہا دولت خرچ کی جاتی ہے، اس لئے اس میں کسی چیز کو پراسرار بنانے کی ضرورت نہیں، یہاں دعوت کے میدان میں ہر طرح کی آزادی ہے، کوئی خطاب کرے، علمی درس دے، حق بات کہے کسی پر کوئی پابندی نہیں؛ اللہ کے گھر مساجد ہوں یا کوئی بھی عام جگہ ہو، اس لئے اخوانیو! اللہ سے ڈرو اور اپنی عقلوں کو ٹھکانے کرلو۔

## ○ساتواں ملاحظہ:

**یہ اپنی جماعت کے رہنماؤں اور مرشدوں کے لئے بیحد متعصب ہوتے ہیں جیسے حسن بنا،سید قطب اور عمر تلمسانی وغیرہ۔**

یہ اخوانی لوگ ایسی غلطیوں میں واقع ہو چکے ہیں جن سے توحید میں خلل پڑتا ہے اور شرک غیر اہم ہو جاتی ہے، بدعتیں زندہ ہوتی ہیں، اور جب اخوانی رہنماؤں کی غلطیوں کو بیان کیا جاتا ہے تو یہ باطل دلیلوں سے اسے رد کر دیتے ہیں، اور اللہ کی قسم! یہ حسن بنا کا ذکر کبار صحابہ سے بھی زیادہ کرتے ہیں، بڑے بڑے علماء اور اماموں سے بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے امام احمد اور ابن تیمیہ، اور اسی طرح آخری صدیوں میں مصلحین کے ناموں سے بھی زیادہ ان کا نام لیتے ہیں جیسے شیخ مجدد محمد بن عبد الوہاب وغیرہ۔ بہت سے اخوانی ایسے ہیں کہ قرآن وحدیث سے زیادہ حسن بنا اور سید قطب کے کلام کو یاد کرتے ہیں، اور جو ان کے کلام کو یاد کر لیتا ہے اس کی مدح سرائی کرتے ہیں، اسکا مقام ان کے نزدیک بڑھ جاتا ہے، اسے دانشور اور مفکر سمجھا جانے لگتا ہے، **ولا حول ولا قوة الا باللہ۔**

## ○ آٹھواں ملاحظہ:

**یہ اخوانی کتابوں کے لئے تعصب برتتے ہیں، بطور خاص جماعت کے رہنماؤں اور مفکروں کی کتابوں کے لئے۔**

چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ جو بھی اخوانی جماعت میں شامل ہوتا ہے اس پر اخوانی کتابوں کا پڑھنا لازم کر دیتے ہیں اور اپنے علمی حلقوں میں انہیں کتابوں کی پڑھائی کو اپنا منہج بنا لیتے ہیں جبکہ ان کتابوں میں عقیدے کی بہت ساری خلاف ورزیاں پائی جاتی ہیں جنہیں صرف ایک عالم ہی سمجھ سکتا ہے جیسے کہ سید قطب کی [في ظلال القرآن] اور حسن بنا کی [الأصول العشرين] اور اس کی شروحات۔

بلکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے ایک بار ریاض سفر کرنے کا ارادہ کیا تو ایک اخوانی کو کچھ پیسے دیئے کتابیں خریدنے کے لئے جب وہ واپس آیا تو دیکھا اس کے پاس سب اخوانی کتابیں تھیں۔

دعوت توحید کے جو ائمہ ہیں جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن القیم اور شیخ محمد بن عبد الوہاب وغیرہ ان سب کی کتابوں کے لئے ان کے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ یہ اپنی علمی محفلوں میں صرف اخوانی کتابوں کو پڑھاتے ہیں؛ تاکہ لوگوں کے دلوں میں اخوانی منہج ،اس کے رہنماؤں اور ان کی کتابوں سے محبت پیدا ہو جائے، اسی لئے ان کے اثر سے اب ایسے کتنے لوگ کہتے نظر آتے ہیں شرک اور بدعت پر گفتگو کرنے سے امت کے اندر اختلاف پیدا ہو جائے گا، اور سب انہیں اخوانی کتابوں سے لوگوں کی برین واشنگ کی جاتی ہے۔

## ○ نواں ملاحظہ:

**یہ اپنے اخوانی رہنماؤں کے لیکچروں کے لئے تعصب رکھتے ہیں اور پیروکاروں کو سلفی علماء کے علمی لیکچروں میں شامل ہونے سے روکتے ہیں۔**

چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ اگر کسی اخوانی عالم کا خطاب ہوتا ہے تو پورے شہر اور بستیوں سے نوجوانوں کو اکٹھا کرتے ہیں، لیکن اگر وہ خطاب کسی سلفی عالم کا ہوتا ہے تو لوگوں کو اس سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں یا پھر اسی وقت میں کوئی دوسرا خطاب رکھ دیتے ہیں، بلکہ حد تو یہ ہیکہ اگر خطاب کسی سلفی عالم کا ہوتا ہے تو اس کا اعلان یہ لوگ مٹانے کی کوشش کرتے ہیں، یا یہ اپنی آخری حد تک پہونچ کر خطاب کرنے والے ہی کو دھمکی دے ڈالتے ہیں، گویا ان کے یہاں گروہی اور حزبی تعصب انتہا کو پہونچا ہوا ہے۔

## ○ دسواں ملاحظہ:

**اخوانیوں کا آپس میں ایک دوسرے کے لئے تعصب رکھنا۔**

چنانچہ جب کسی اخوانی کو پتہ لگتا ہے کہ کوئی اس کی جماعت میں شامل ہوا ہے اور وہ پہلے حکومت میں کسی اہم پوسٹ پر رہ چکا ہے تو اس کے ساتھ وہ چپک جاتا ہے اور دوسروں کے مقابلے اس کا ساتھ زیادہ دیتا ہے گرچہ دوسرا اس کے مقابلے زیادہ ہی کیوں نہ متقی اور پرہیزگار ہو۔

آپ سنیں ایک اخوانی مفکر جاسم مہلہل کے کلام کو جو اسی موقف کو ثابت کر رہا ہے، چنانچہ موصوف کہتے ہیں:

"اخوانی دعوت اس بات کو کلی طور پر پسند نہیں کرتی کہ اس کے صف میں کوئی ایسا شخص ہو جو اس کے پلان اور سسٹم سے نفرت کرتا ہو، خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ متقی اور پرہیزگار ہو، اسلام اور اس کے عقیدے کو اچھی طرح سمجھتا ہو، کتابوں کو سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو، مسلمانوں میں سب سے زیادہ متحمس اور نماز میں سب سے خشوع والا ہو"۔

[کتاب للدعاة فقط للمهلهل: ٢٢٢]

ساتھ ہی سنیں اپنے نبی ﷺ کے قول کو جو مذموم تعصب سے اس کے تمام اشکال کے ساتھ ڈرا رہے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

**"مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ، أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً، فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ**

عَلَى أُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ"۔[صحیح مسلم:1848]

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہو گی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور اللہ کی رضامندی مقصود نہ ہو، پھر مارا جائے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہو گا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور بروں کو ان میں کے قتل کرے اور مؤمن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو، اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا“۔(یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)۔

اس حدیث کے اندر وجہ استدلال یہ قول ہے: ”غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا مدد کرتا ہو قوم کی“۔

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ** نے فرمایا: ”جس نے کسی کے لئے تعصب برتا خواہ وہ کوئی بھی ہو، چنانچہ اس نے دوستی یا دشمنی اسی کے لئے کی تو اس کا شمار ان لوگوں میں ہو گا جو دین کے اندر اختلاف کر کے گروہوں میں بٹ گئے، اور ایسا بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ائمہ ومشائخ کو معیار بنایا جائے کہ جو ان کے موافق ہو اس سے محبت کی جائے اور جو ان کے خلاف ہو اس سے دشمنی، بلکہ ایک انسان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے دل کو صاف رکھے، تفقہ حاصل کرے اور اسی پر عمل کرے، کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی ایسی بات کی طرف بلائے جس کا وہ اعتقاد رکھتا ہو محض اس وجہ سے کہ وہ اس کے امام کا قول

ہے اور اس کیلئے جھگڑا کرے، بلکہ ایسے قول کی طرف بلانا چاہیئے جس کا حکم اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہو یا اللہ اور اس کے رسول نے اس کی خبر دی ہو، اس لئے کہ اسی میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے"۔ [مجموع فتاوی: ۲۰/ ۹۰۸]

ایک دوسری جگہ فرمایا: "اسی لئے آپ بہت سے لوگوں کو دیکھیں گے جو کچھ لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور کچھ لوگوں سے بغض رکھتے ہیں ایسے خواہشات نفسانی کی بنیاد پر جن کا مطلب وہ خود نہیں جانتے اور نہ ہی ان کے پاس اس پر کوئی دلیل ہوتی بلکہ وہ بلا وجہ دوستی کرتے ہیں اور نبی ﷺ سے بغیر کسی دلیل کے دشمنی کرتے ہیں، ساتھ ہی وہ کچھ سمجھ بھی نہیں رکھتے اور نہ ہی اس کے لوازمات اور تقاضوں کو جانتے ہیں"۔ [مجموع فتاوی: ۲۰/ ۱۶۳]

ایک دوسری جگہ فرمایا: "اور نہ ہی کسی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی شیخ کی طرف منسوب ہو کر اسی کی خاطر دوستی اور دشمنی کرے، بلکہ ضروری ہے کہ دوستی ہر اس شخص سے کی جائے جو مومن اور متقی ہو خواہ وہ کوئی بھی ہو، کسی سے زیادہ محبت اسی وقت کی جائے گی جب اس کے اندر ایمان اور تقوی کا اظہار زیادہ ہو، چنانچہ اسی کو مقدم سمجھا جائے گا جسے اللہ اور اس کے رسول نے مقدم سمجھا ہو"۔ [مجموع فتاوی: ۱۲/ ۵۱۲]

اور ایک دوسری جگہ فرمایا: "کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ لوگوں کیلئے کسی ایسے شخص کو کھڑا کریں جس کے طریقے کی طرف لوگوں کو بلائے اور نبی ﷺ کو چھوڑ کر اسی سے دوستی اور دشمنی کرے، اور اللہ و رسول اور اجماع امت کو چھوڑ کر اسی کے کلام پر دوستی اور دشمنی کی بنیاد رکھے، یہ اہل بدعت کا عمل ہے جو کسی شخص کو کھڑا کر کے اس کے ذریعے امت میں تفرقہ ڈالتے ہیں اور اسی کی بنیاد پر لوگوں سے دوستی اور دشمنی کرتے ہیں"۔ [مجموع فتاوی: ۱۲/ ۱۶۴]

اور ایک دوسری جگہ فرمایا: ''کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی سے اس بات پر عہد و پیمان کرے کہ وہ جو بھی کہے گا اس کی بات مانے گا، ہر چیز میں اسی کیلئے دوستی اور دشمنی کرے گا، ایسا جو کرے گا اس کا شمار چنگیز خان جیسے لوگوں میں ہو گا جو ہر اس شخص کو اپنا دوست مانتے ہیں جو ان کی موافقت کرے اور ہر اس کو اپنا دشمن مانتے ہیں جو ان کے خلاف ہو، بلکہ ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ سے عہد و پیمان لیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے اور ہر وہ کام کریں گے جس کا حکم اللہ اور اس کے رسول کریں گے اور حرام سمجھیں گے ہر اس کام کو جسے اللہ اور اس کے رسول حرام کہیں گے اور اللہ اور اس کے رسول کے حقوق کا خیال رکھیں گے''۔ [مجموع فتاوی: ۲۸/ ۱۵]

اور حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا: ''اسی طرح اشخاص سے محبت کا مسئلہ ہے اس میں واجب یہ ہیکہ یہ محبت رسول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق ہو، چنانچہ مومنو ل پر واجب ہے کہ وہ اللہ سے محبت کریں اور ہر اس شخص سے محبت کریں جس سے فرشتے، انبیاء و رسل، صدیقین، شہداء اور صالحین محبت کرتے ہوں، اور جسکی محبت اور دشمنی، لینا اور دینا سب خواہشات نفس پر مبنی ہو تو یہ اس کے واجبی ایمان میں نقص ہو گا، ایسی صورت میں اس پر توبہ ضروری ہے، وہ رسول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی اتباع کرے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور ان کی خوشنودی کو خواہشات نفس پر مقدم رکھے''۔ [جامع العلوم والحکم: ۳/ ۲۲۶]

اللہ تعالی نے محمد بیانونی نامی ایک اخوانی کی زبان سے سچ بلوا ہی دیا چنانچہ موصوف اخوانی جماعت کی سلبیات کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''یہ مبغوض حزبیت اور مذموم تعصب ہی ہے کہ ہر کوئی اپنی جماعت کیلئے تعصب کرتا ہے چنانچہ وہ اسی سے محبت کرتا ہے جو اس کے ساتھ ہو اور اسی سے دشمنی کرتا ہے جو اس کے خلاف ہو، گویا کہ جو اس کی

جماعت میں نہیں ہے وہ دشمن اور دین سے خارج ہے، یہی سبب بنتا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ بدگمانی کرتا ہے، تنقید میں مبالغہ کرتا ہے اور دوسروں کے عیوب اور غلطیوں کے پیچھے پڑتا ہے بلکہ کبھی کبھی اس کے خلاف سازش کرنے سے بھی باز نہیں آتا''۔

[کتاب وحدۃ العمل الاسلامی: ۲:۷]

بس اتنی ہی گواہیاں کافی ہیں اخوانیوں کے تعصب اور ان کی مبغوض حزبیت پر، اس لاعلاج بیماری سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور دعاء کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں ضلالت وگمراہی کے راستے پر چلنے والوں سے دور رکھے۔

## ○ گیارہواں ملاحظہ:

یہ ہراس شخص سے آگاہ کرتے ہیں جو اخوانی منہج سے ڈراتا ہے یاان کی غلطیوں پر ان کی نکیر کرتا ہے یاان مخالفتوں کو واضح کرتا ہے جن میں جماعت کے رہنماء واقع ہو چکے ہیں، گر چہ یہ ڈرانے والا کوئی بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو، یہ اس پر چاپلوسی کا الزام لگانا شروع کر دیتے ہیں، اسے درباری ملا اور حیض ونفاس کا مولوی، ایجنٹ یا پیش آمدہ مسائل سے نابلد کہہ کر بدنام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

شیخ صالح آل الشیخ حفظہ اللہ نے اخوانی منہج پر نقد کرتے ہوئے کہا:

''ان کی ایک بہت بڑی غلطی یہ بھی ہے کہ یہ ہر اس شخص سے اپنے لوگوں کو آگاہ کر دیتے ہیں جو ان پر نقد کرے، چنانچہ جب یہ کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہیں جو ان کے منہج اور طریقے کو جانتا ہو اور وہ نو جوانوں کو اس مبغوض حزبیت میں جانے سے روکتا ہو اور ان پر نقد کرتا ہو تو ایسی حالت میں یہ مختلف اسلوب میں اس سے ڈراتے ہیں، اس پر الزام لگاتے ہیں، اس کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں جبکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں، کبھی اس کی کسی غلطی کو لیکر اسے خوب بدنام کرتے ہیں اور اسے خوب بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو حق اور ہدایت کی اتباع سے روک دیں، اس طرح یہ اپنی اس صفت میں مشرکین کے مشابہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو بھری مجلس میں بددین کہتے تھے اور طرح طرح کے جھوٹے الزام لگاتے تھے تاکہ وہ اپنے پیرو کاروں کو آپ ﷺ کی اتباع سے روک دیں''۔

اخوانیوں کا یہ منہج کوئی نیا نہیں ہے بلکہ بہت پرانا ہے جس پر اہل بدعت زمانے سے چل رہے ہیں۔

**امام ابوزرعہ رازی اور ابو حاتم رازی رحمہما اللہ** کہتے ہیں: ''اہل بدعت کی نشانی یہ ہیکہ وہ اہل اثر کی برائی کرتے ہیں، اور زنادقہ کی نشانی یہ ہیکہ وہ اہل اثر کو حشویہ کہتے ہیں؛ وہ ایسا کہہ کر آثار کا بطلان چاہتے ہیں، اور جہمیہ کی نشانی یہ ہیکہ وہ اہل سنت کو مشبہہ اور نابتہ کہتے ہیں، اور قدریہ کی نشانی یہ ہیکہ وہ اہل سنت کو مجبرہ کہتے ہیں، اور مرجئہ کی نشانی یہ ہیکہ وہ اہل سنت کو مخالفہ اور نقصانیہ کہتے ہیں، اور رافضہ کی نشانی یہ ہیکہ وہ اہل سنت کو ناصبہ کہتے ہیں''۔ [اہل السنہ واعتقاد الدین:۲۱]

**ابو اسماعیل صابونی** نے کہا: ''بدعتوں کی نشانیاں اہل بدعت پر بالکل ظاہر ہوتی ہیں ان کی سب سے بڑی نشانی یہ ہیکہ یہ نبی ﷺ کی حدیثوں کے شیدائیوں سے دشمنی رکھتے ہیں اور انہیں بدنام کرتے ہیں''۔ [عقیدۃ السلف اصحاب الحدیث:102]

**ابن قطان رحمہ اللہ** نے کہا: ''دنیا کے اندر پایا جانے والا ہر بدعتی اہل حدیث سے نفرت کرتا ہے''۔

**عبد العزیز بن فہد العبد اللطیف** نے اپنی کتاب میں معتزلہ کے چوزوں، اور عقل پرستوں پر کلام کے سیاق میں کہا: ''وہ اہل سنت سے نفرت کرنے اور انکی شان کو گھٹانے پر متفق ہیں جس طرح کہ شروع کے معتزلہ سلف صالحین پر یہ الزام لگاتے تھے کہ وہ حشویہ اور مجسمہ وغیرہ ہیں، اور آج کے معتزلہ اہل سنت کو اصول پرست، روایت پرست اور متشدد کہتے ہیں اور کبھی کبھی تو ان پر حرفیت پرست اور تنگ نظری کا الزام لگاتے ہیں''۔

[مقالات فی المذاھب والفرق:78-80]

**امام شاطبی رحمہ اللہ** نے اپنی کتاب [الاعتصام] میں کہا: اسماعیل بن علی سے مروی ہے کہ الیسع نے کہا:

''معتزلی واصل بن عطاء نے ایک دن کلام کیا تو عمرو بن عبید نے کہا: کیا آپ لوگ

سن رہے ہیں! حسن بصری اور ابن سیرین کو جس وقت تم سن رہے ہوتے ہو وہ حیض کے گرے ہوئے کپڑے کے سوا کچھ نہیں ہوتا، پھر کہا: ایک بدعتی سرغنہ سے مروی ہے کہ جب وہ علم کلام کی علم فقہ پر فضیلت بیان کرتا تو کہا کرتا: شافعی اور ابوحنیفہ کا پورا علم عورت کی سروال سے باہر نہیں نکلتا''۔

**شیخ عبداللہ بن عبداللطیف آل الشیخ نے کہا:**

''جیسا کہ مجھے معلوم ہے کہ جو دھوکے میں مبتلا ہیں اور علماء پر چاپلوسی کا الزام لگاتے ہیں ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اس طرح کے پروپیگنڈوں نے بہت سے لوگوں کو اللہ کے دین سے دور کر دیا ہے اور امور حکومت کو لیکر شیطان نے انہیں جس دھوکے میں ڈال رکھا ہے طعن و تشنیع اور بہتان سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے''۔

**اور سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے کہا:**

''ایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنی زبان کو لایعنی امور سے بچا کر رکھے، گفتگو کرے تو علم و بصیرت کے ساتھ، کسی کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ حالات حاضرہ سے ناواقف ہے اس کیلئے علم کی ضرورت ہے، ایسی بات صرف ایک عالم ہی کہہ سکتا ہے کہ فلاں شخص حالات حاضرہ سے واقف نہیں ہے، لیکن کوئی بھی بلا دلیل یونہی کہتا پھرے تو یہ جائز نہیں ہے، یہ منکر عظیم ہے، اسی طرح یہ الزام کہ صاحب فتوی حالات حاضرہ سے واقف نہیں دلیل کا محتاج ہے، ایسی بات صرف جانکار علماء ہی کہہ سکتے ہیں''۔

**شیخ صالح الفوزان رحمہ اللہ نے کہا:**

''باعمل علماء لوگوں میں رسولوں کے بعد سب سے افضل ہیں، اور ایک عابد پر عالم کی فضیلت ویسے ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر، اس لئے ان علماء پر طعن و تشنیع اور کم علمی کا الزام وہی لگا سکتا ہے جس کے اندر اہل جاہلیت اور قوم نوح کی سی خصلت پائی

جائے جو متبعین رسل پر اسی طرح کے الزامات لگایا کرتے تھے تاکہ لوگوں کو ان سے متنفر کرسکیں، اور آج بھی کچھ لوگ یہی حرکت کر رہے ہیں چنانچہ کہتے ہیں: آج کے علماء حیض ونفاس کے مولوی ہیں، پیشاب و پاخانہ کے احکام کے سوا انہیں کچھ نہیں آتا، یہ پیش آمدہ مسائل اور حالات حاضرہ سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں، امور سیاست سے لاعلم اور حکمرانوں کے خلاف بولنے سے یہ خائف ہوتے ہیں''۔

میں کہتا ہوں: سید البشر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل کوئی نہیں ہے، آپ کو بھی جادوگر، شاعر اور کاہن کہا گیا، اور یہ کہ آپ کو کوئی انسان سکھاتا ہے، یہ سارے الزامات آپ پر محض اس لئے لگائے گئے تاکہ لوگوں کو آپ کی دعوت سے روک دیں، انہیں پروپیگنڈوں کے بیچ میں ضماد ازدی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے تھے اور تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کو سن نہ لیں اپنے کانوں میں انگلیوں کو ٹھونس رکھا تھا، آج بھی اہل بدعت کا ان اہل توحید کے خلاف یہی حال ہے، جو شرک و بدعت، مذموم گروہ بندی اور منحوس تعصب سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں۔

## ○ بارہواں ملاحظہ:

**ان کتابوں سے یہ لوگوں کو ڈراتے ہیں اور ان سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جو اخوانی منہج سے آگاہ کرتی ہیں، اسی طرح ان کے روحانی مرشدین اور لیڈران جن عقدی اور دعوتی مخالفات میں واقع ہو چکے ہیں انہیں واضح کرتی ہیں ان سے بھی لوگوں کو دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، اور ایسی کتابوں کو یہ بکواس اور امت کو بانٹنے والی گمراہ کتاب کہتے ہیں۔**

مجھے یاد ہے کہ شیخ عجمی کی کتاب [وقفات مع كتاب للدعاة فقط] جب شائع ہوئی جس میں اخوانی رہنماؤں کے عقدی مخالفات کو بیان کیا گیا ہے، اور اس کتاب کو صامطہ کے اندر واقع مدرسے میں طلبہ کے ایک گروپ میں تقسیم کی گئی، ان میں ایک میں بھی تھا، چنانچہ ایک ایسے اخوانی سے میری ملاقات ہوئی جسے یہ پتہ تھا کہ کتاب ہمارے درمیان تقسیم کی گئی ہے چنانچہ وہ ہمیں اس کتاب سے ڈرانے لگا، اور اس سے ہمیں دور رہنے کی تلقین کی، اہل سنت کی ایسی کتابوں کے ساتھ ان کا یہی رویہ ہوتا ہے جو حق کو واضح کرتی ہیں اور باطل کی تردید کرتی ہیں، اہل سنت کے ساتھ اہل بدعت کا یہ طریقہ معروف ہے، اللہ تعالی نے بھی واضح کر دیا ہے کہ مشرکین قرآن کریم کے بارے میں کہا کرتے تھے: ﴿لَا تَسۡمَعُوا لِهَٰذَا الۡقُرۡآنِ وَالۡغَوۡا فِيهِ لَعَلَّكُمۡ تَغۡلِبُونَ﴾ [سورہ فصلت:٢٦]

ترجمہ: اس قرآن کو مت سنو اور اس میں شور کرو، تا کہ تم غالب رہو۔

بلکہ بعض اخوانی تو اس حد تک پہونچ چکے ہیں کہ کسی کو شیخ احمد بن یحیی النجمی کی کتاب [المورد العذب الزلال] پڑھتے ہوئے دیکھ لیا تو اس پر نکیر کرتے ہوئے کہنے لگا:

یہ کتاب تو اس لائق ہے کہ اسے گاڑیوں کے ٹائر سے روند دیا جائے۔

میں اس سے کہوں گا: موت آنے سے پہلے تم اپنے رب سے توبہ کرو، یہ بہت ہی خطرناک بات ہے، اور جان لو کہ یہ کتاب توحید پر لکھی گئی ہے جس کے اندر شیخ نے توحید کے مسائل کو واضح کیا ہے اور شرک و بدعات سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے۔

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:**

''ہر وہ شخص سزا کا مستحق ہے جو اہل بدعت کی طرف خود کو منسوب کرے، یا ان کا دفاع کرے، یا ان کی تعریف کرے، یا ان کی کتابوں کی بڑائی بیان کرے، یا ان کی مدد کرے، یا ان کے بارے میں کلام کرنے کو ناپسند کرے یا ان کے لئے معذرت پیش کرے کہ وہ اس بارے میں نہیں جانتا تھا، یا کہے کہ اس نے تو اس اس طرح کی کتاب لکھی ہے، اس طرح کی معذرت اہل بدعت کے حق میں ایک جاہل یا منافق ہی پیش کرسکتا ہے؛ بلکہ ہر وہ شخص سزا کا مستحق ہے جو اہل بدعت کی سرگرمیوں کو جانتا ہو اور ان کے خلاف کارروائی کرنے میں مدد نہ کرے؛ کیونکہ ان کے خلاف کارروائی کرنا عظیم واجبات میں سے ہے؛ کیونکہ انہوں نے عقلوں کو فاسد کردیا ہے، دین کو بگاڑ کر پیش کیا ہے، مشائخ، علماء، امراء اور حکمرانوں کی صورت کو لوگوں کی نظروں میں مسخ کر کے رکھ دیا ہے؛ دراصل یہ زمین میں فساد مچانے والے اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے والے ہیں''۔[مجموع فتاوی: ۲/۱۳۲]

۞۞۞

## ○ تیرہواں ملاحظہ:

**اخوانی سلفی اہل علم سے علم حاصل کرنے سے گریز کرتے ہیں؛ یہ کہہ کرکہ انہیں دعوت کا اہم کام کرنا ہے مزید یہ کہہ کرکہ علماء تشویش پیدا کرتے ہیں اور افکار کا کباڑا کردیتے ہیں:**

میں کہتا ہوں: ذرا سنبھل کر، آخر کونسی دعوت کامیاب ہوسکتی ہے اگر وہ صحیح علم اور درست منہج پر قائم نہ ہو؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾ [سورہ یوسف: ]

ترجمہ: کہہ دیجئے یہی میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر، میں اور وہ بھی جنھوں نے میری پیروی کی ہے۔

آخر وہ کون سا علم ہوگا اگر اس کا مصدر صحیح نہ ہو اور نہ ہی اس عالم کا منہج درست ہو؟

**شیخ صالح آل الشیخ رحمہ اللہ** نے اخوانی منہج پر نقد کرتے ہوئے کہا: ''اخوانیوں کی یہ خصوصیت ہیکہ سنت کا احترام نہیں کرتے اور نہ ہی اہل سنت سے محبت کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے لئے دعاء کرتے ہیں، اس کا تجربہ مجھے بعض اخوانیوں کے ساتھ رہ کر ہوا ہے، چنانچہ آپ انہیں پائیں گے کہ اگر کوئی کتب ستہ میں سے کوئی کتاب جیسے صحیح بخاری پڑھ رہا ہو یا کوئی ایسے مشائخ کے علمی مجالس میں شریک ہو رہا ہو جو کتب ستہ پڑھا رہے ہوں تو وہ ان سے ڈراتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تمہارے لئے مفید نہیں ہے، صحیح بخاری سے تم کو کیا فائدہ ملے گا؟ یہ حدیثیں تمہیں کیا فائدہ پہونچائیں گی؟ ان علماء کو دیکھو ان سے مسلمانوں کا کیا فائدہ ہوا، یعنی یہ کتب ستہ کو نہ تو پڑھتے ہیں اور نہ ہی ان علماء کی صحبت اختیار کرتے ہیں

چہ جائیکہ عقیدہ جوکہ اصل الاصول ہے، اسے اختیار کریں"۔ [جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر]

آپ علماء کا کلام سنیں جو امت کو حصول علم پر ابھارتے ہیں بطور خاص دعوت کے میدان میں کام کرنے والوں کو، اور یہ کہ کوئی عمل صحیح نہیں ہے بغیر علم کے، اسی طرح کوئی دعوت درست نہیں ہوسکتی بغیر علم کے، اور صاف ستھرے علم کا حصول ممکن نہیں جب تک اسے صحیح منہج والے اہل علم سے حاصل نہ کیا جائے جنہوں نے اسکے حصول میں اپنی زندگی گنوادی اور جس کے طلب میں ان کے بال سفید ہوگئے، اور وہ علمائے سلفیین ہیں جو صرف کتاب وسنت کے راستے پر چلتے ہیں۔

اس طرح کبار علماء سے دور ہوکر گروہ بندی کرنے والے چھوٹے علماء سے علم حاصل کرنا گمراہی ہے، اور یہ نبی ﷺ کے قول کے بمصداق ہے:"إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْأَصَاغِرِ"۔

ترجمہ: یہ قیامت کی نشانی میں سے ہے کہ لوگ چھوٹوں سے علم حاصل کریں گے۔

بعض اہل علم نے چھوٹوں کی تفسیر اہل بدعت سے کی ہے، اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا دَامَ الْعِلْمُ فِي كِبَارِكُمْ فَإِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي صِغَارِكُمْ سَفَّهَ الصَّغِيرُ الْكَبِير"۔

ترجمہ: تم برابر خیر میں رہو گے جب تک علم تمہارے بڑوں میں رہے گا لیکن جب علم تمہارے چھوٹوں میں آجائے گا، اس وقت چھوٹے بڑوں کو بیوقوف سمجھیں گے۔

ابن الجوزی رحمہ اللہ نے طالب علموں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: "اپنے قیمتی اوقات کا استغلال کرتے ہوئے کبار علماء کے پاس حصول علم کے لیے کوشش کرو"۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: "بڑوں کی مجلس میں بیٹھو، علماء کی صحبت اختیار کرو اور

حکماء کے پاس رہو"۔ [جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر: 1/ 126]

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ مَمْشَاهُ وَمُدْخَلُهُ وَمُخْرَجُهُ مَعَ أَهْلِ الْعِلْمِ"۔

**ترجمہ:** آدمی کی فہم وفراست میں اسکا چلنا پھرنا اور اسکا اہل علم کے ساتھ رہنا اور نکلنا سب شامل ہے۔ [جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر: 1/ 127]

مزید ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ:

"مَا لِي أَرَى عُلَمَاءَكُمْ يَذْهَبُونَ وَجُهَّالَكُمْ لَا يَتَعَلَّمُونَ؟ تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، فَإِنَّ رَفْعَ الْعِلْمِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ"۔

**ترجمہ:** کیا ہوگیا ہے کہ تمہارے علماء جارہے ہیں مگر تمہارے نادان علم نہیں سیکھتے، علم سیکھو قبل اس کے کہ اسے اٹھالیا جائے، کیونکہ علم کا اٹھ جانا علماء کا جانا ہے۔

**امام وکیع رحمہ اللہ** نے فرمایا: "علم دین حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک استاذ ہو جس سے پڑھے، مشکل عبارتوں کی تفسیر کے لیے اس سے رجوع کرے، اجتہاد کے طریقوں کو اس سے سیکھے تاکہ صحت وفساد کے درمیان فرق کرسکے"۔ [الآداب الشرعیۃ: 253]

**امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ** سے کہا گیا: مسجد میں ایک حلقہ ہے جہاں لوگ فقہ سیکھ رہے ہیں، پوچھا: "ان کا وہاں کوئی استاذ ہے؟" عرض کیا: نہیں، کہا: "یہ لوگ کبھی عالم نہیں بن سکتے"۔ [الفقیہ والمتفقہ: 83-84]

ابونعیم نے کہا: میں زفر کے پاس سے گزرتا اس حال میں کہ وہ اپنا کپڑا لپیٹ کر بیٹھے ہوتے اور کہتے: اے بھینگے! میرے پاس آ، تیری احادیث کو چھان ماروں، پھر حدیثوں کو سن کر کہتے: اسے لیا جائے گا اور اسے نہیں لیا جائے گا، یہ ناسخ ہے اور یہ منسوخ ہے، اور

**امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا:**

إذا رَأَيْتَ شَبابَ الحَيِّ قَدْ نشَؤُوا    لا يَنْقُلُونَ قِلالَ الحبْرِ والوَرقا
ولا تَراهُمْ لَدى الأشْياخِ فِي حِلَقٍ    يَعونَ مِن صالِحِ الأخْبارِما اتَّسَقا
فَدَعْهُمُ عَنْكَ واعْلَمْ أَنَّهُمْ هَمَجٌ    قَدْ بُدِّلوا بِعُلُوِّ الهِمَّةِ الحَمَقا

**ترجمہ:** جب محلے کے نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ روشنائی اور ورق لے کر نہیں چل رہے ہیں، اور نہ ہی انہیں بزرگوں کے ساتھ علمی حلقوں میں دیکھ رہے ہیں جہاں حدیثوں کا درس منظم انداز میں ہوتا ہو، تو انہیں چھوڑ دو اور جان لو کہ وہ صرف بھیڑ ہیں کہ جنہوں نے بلند ہمتی کو حماقت سے بدل دیا ہے۔ [الآداب الشرعیۃ:239]

امام مزنی کہتے ہیں کہ مجھ سے **امام شافعی رحمہ اللہ** نے کہا: اے ابو ابراہیم! جاہلوں کے نزدیک علم، جہالت ہے، جس طرح جہالت اہل علم کے نزدیک جہالت ہے، پھر **امام شافعی** رحمہ اللہ نے اپنا شعر پڑھا:

ومَنزِلَةُ السَّفِيهِ مِن الفَقِيهِ    كَمَنزِلَةِ الفَقِيهِ مِن السَّفِيهِ
فَهَذا زاهِدٌ فِي قُرْبِ هَذا    وهَذا فِيهِ أَزْهَدُ مِنهُ فِيهِ
إذا غَلَبَ الشَّقاءُ عَلى سَفِيهٍ    تَقَطَّعَ فِي مُخالَفَةِ الفَقِيهِ

**ترجمہ:** ایک فقیہ کا مقام بیوقوف کے نزدیک وہی ہے، جو مقام ایک بیوقوف کا ہوتا ہے ایک فقیہ کے نزدیک، چنانچہ یہ اسی کے قریب میں ہے مگر اس سے دور رہے اور یہ وہیں پر اس سے بھی دور رہے، جب ایک بیوقوف پر بدبختی غالب آجاتی ہے، تو پھر وہ ایک فقیہ کی مخالفت میں زبان درازی کرنے لگتا ہے۔ [الآداب الشرعیۃ:244]

**ایک شافعی فقیہ محمد بن الحسین نے کہا:**

تَعَلَّمْ يا فَتى والعُودُ غَضٌّ    وطِينُكَ لَيِّنٌ والطَّبْعُ قابِلْ

**ترجمہ:** اے نوجوان! سیکھ لو مضبوط بازو اور مٹی کے نرم ہوتے اس حال میں کہ طبیعت قبول کر رہی ہو۔

**امام ابن عبد البر رحمہ اللہ** نے کہا: ''امام مالک سے روایت ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا: میرے بیٹے! علماء کی صحبت میں رہو، کیونکہ اللہ حکمت کے ذریعے دلوں کو ویسے ہی زندہ کر دیتا ہے جیسے مردہ زمین کو آسمان کی بارش سے زندہ کر دیتا ہے''۔ [جامع بیان العلم وفضلہ:106]

**شیخ عبد اللطیف بن عبد الرحمن رحمہ اللہ** نے کہا: جو دعوت کے میدان میں جانا چاہے اسے چاہیئے کہ وہ پہلے علم سیکھے اور علماء کی صحبت اختیار کرے، تاکہ حجت و دلیل کے ساتھ دعوت کا کام کرے کیونکہ کسی پیشے کو وہی جانتا ہے جو اسے سیکھتا ہے، اور علوم کو وہی سیکھتا ہے جو اہل علم سے حاصل کرتا ہے، شاعر کہتا ہے:

**ما كُلُّ مَن طَلَبَ المَعالِي نافِذًا فِيها ولا كُلُّ الرِّجالِ فُحولا**

**ترجمہ:** ایسا نہیں ہے کہ جو بھی بلندی چاہے اسے مل بھی جائے اور نہ ہی ہر شخص ماہر ہوتا ہے۔

**شیخ عمر بن سلیمؒ** نے کہا: اور شیطان کی چال میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے انہیں طلب علم سے روک دیا ہے، بس یہ علماء پر چاپلوسی اور بدظنی کا الزام لگاتے ہیں اور ان سے علم حاصل نہیں کرتے، اور یہی علم نافع سے محرومی کا سبب ہے، کیونکہ علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں؛ چنانچہ جو ان سے علم لینے میں بخیلی کرے گا وہ سید المرسلین کی میراث میں بخیلی کرے گا، اور علماء اللہ کے دین پر امانت دار ہیں، اس لئے ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ انہیں سے علم حاصل کرے، کیونکہ عام مسلمانوں پر ضروری ہے کہ وہ علماء سے سوال کریں اور ان کی بات مانیں۔

ارشاد باری ہے: ﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ ’’اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم جانتے نہیں‘‘ یعنی علماء سے سوال کرو۔

علامہ ماوردی رحمہ اللہ نے [نفرة الجهال من العلم وأهله] کے عنوان سے لکھا ہے:

’’اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ طلب علم کو یہ کمتر سمجھتے ہیں، اہل علم کو حقیر مانتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ جو لوگ اس علم میں مشغول رہتے ہیں وہ سب سے پیچھے ہوتے ہیں اور ہر چیز سے محروم ہوتے ہیں، چنانچہ جب یہ کوئی دوات دیکھ لیتے ہیں تو اس سے بدشگونی لیتے ہیں اور اگر کوئی کتاب دیکھ لیتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں، اگر کسی کو علم سے مزین دیکھ لیتے ہیں تو اس سے بھاگتے ہیں، گویا کہ یہ کسی عالم کو آگے بڑھتا اور کسی جاہل کو پیچھے آتا نہیں دیکھتے ۔۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ کہا: اس طرح کے لوگ جو علم اور اہل علم سے اس قدر نفرت کرتے ہیں وہ عقل وعلم ہر اعتبار سے گمراہی کا شکار ہوتے ہیں اور ان سے کسی خیر یا اچھائی کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی‘‘۔ [ادب الدنیا والدین:50-51]

**امام ابن القیم رحمہ اللہ** نے کہا: ابن القاسم سے روایت ہیکہ **امام مالک رحمہ اللہ** نے کہا: ’’کچھ لوگوں نے عبادت میں مشغول ہو کر علم کو ضائع کر دیا اور تلوار سے امت محمدیہ پر خروج کر دیا، اگر وہ علم کی اتباع کرتے تو ایسا نہ کرتے‘‘۔

**ابن الجوزی رحمہ اللہ** نے کہا:

’’علم سے زیادہ اشرف کوئی چیز نہیں، اور کیونکر ایسا نہ ہو جب کہ وہی دلیل اور رہنما ہے اسکے نہ ہونے پر گمراہی ہے، شیطان کی مخفی چال میں سے یہ ہے کہ وہ انسان کو عبادت میں لگا کر اس سے زیادہ افضل شیء علم سے دور کر دے، یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے اپنی کتابوں کو دفن کر دیا اور انہیں دریا برد کر دیا، کچھ صوفیوں نے ابلیس کی چال میں

پڑ کر اپنے تلامذہ کو قلم دوات سے منع کر دیا، یہاں تک کہ جعفر خلدی نے کہا: اگر صوفی ہمیں چھوڑ دیتے تو ہم دنیا بھر کی اسناد لے آتے؛ میں نے ابو العباس دوری سے ایک مجلس لکھ رکھی تھی، لیکن مجھے ایک صوفی ملا اور کہا: ورقے کا علم چھوڑ کر خرقے کا علم حاصل کرو، اور میں نے ایک صوفی کے پاس دوات دیکھی تو اس سے ایک دوسرے صوفی نے کہا: بھائی اپنی شرمگاہ چھپالو، اور شبلی کا ایک شعر پڑھا:

| | |
|---|---|
| إذا طالبوني بعلم الوَرَقْ | بَرَزْتُ عليْهم بِعِلْمِ الخِرَقْ |

**ترجمہ:** جب انہوں نے مجھ سے ورقے کا علم طلب کیا' تو میں نے ان پر خرقے کا علم ظاہر کیا۔

اور یہ ابلیس کی مخفی چال میں سے ہے، اور ابلیس کا گمان ان پر سچ ثابت ہوا''۔ [صید الخاطر:96-97]

اور **ابن الجوزی رحمہ اللہ** نے ایک دوسری جگہ فرمایا: ''پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوق پر ان فقہاء اور علماء کے ذریعے احسان کیا جنہوں نے شریعت کو سمجھا اور اللہ نے انہیں اس کا بہتر بدلہ دیا، شیطان ان سے خوف کھا کر بھاگتا ہے کیونکہ انہیں یہ کوئی تکلیف نہیں پہونچا سکتا، یہ تو صرف جاہلوں اور کم فہم لوگوں سے کھیلتا ہے، اور اسکی سب سے بڑی چال یہی ہے کہ وہ لوگوں کو اس بات پر قانع کر دیتا ہے کہ وہ علم کو چھوڑ دیں، اسی پر وہ انہیں چھوڑتا بلکہ ان پر اس طرح غالب آجاتا ہے کہ وہ علم میں مشغول رہنے والوں پر رد و قدح کرنے لگتے ہیں، جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے: **"بَلِّغُوا عَنِّي ولو آيَةً"**۔ میری بات پہونچاؤ گرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو۔ اور جب کہ آپ کے رب نے آپ سے فرمایا: (بلغ) تبلیغ کرو، چنانچہ اگر وہ علم نہیں حاصل کرے گا' تو شریعت کو لوگوں تک کیسے پہونچائے گا، زاہد کبیر بشر الحافی سے مروی ہے کہ انہوں نے عباس بن

عبدالعظیم سے کہا: اصحاب الحدیث کی مجلس میں نہ جاؤ، اور اسحاق بن ضیف سے کہا: تم صاحب حدیث ہو اس لئے تم میرے پاس دوبارہ مت آنا"۔[صید الخاطر:253]

**امام شافعی رحمہ اللہ** نے کہا: "جس نے کتابوں کے اندر سے فقہ حاصل کی اس نے احکام کو ضائع کر دیا"۔[تذکرۃ السامع لابن جماعہ:87]

بعض سلف کہتے تھے: "کتاب پڑھ کر شیخ بن جانا سب سے بڑی مصیبت ہے"۔

ان تمام اقوال سے علم کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اور یہ کہ اسے صحیح العقیدہ علمائے کبار سے حاصل کرنا چاہیئے، اور دعوت کا بہانہ بنا کر علم سے دور رہنا' یہ شیطان کی وہ چال ہے جس میں وہ بہت سارے لوگوں کو پھنسا تا ہے، اور عبادت میں مشغول ہو کر علم کو چھوڑ دینا غالی صوفیوں کا شیوہ ہے، کیونکہ یہ کسی کیلئے جائز نہیں کہ علمائے کرام سے علم حاصل کئے بغیر دعوت وارشاد کا کام کرے۔

اخوانی جماعت میں غور وفکر کرنے والا یہ دیکھے گا کہ یہ بھی علم سے عجیب نفرت کرتے ہیں اور علماء کی مجلس سے بھاگتے ہیں، اگر کسی کی مجلس میں بیٹھتے بھی ہیں تو وہ انہی کی طرح حزبی ہوتا ہے جسے حزبیت نے اندھا کر رکھا ہو، اور اخوانی جماعت کے اندر شرک وبدعات اور جن شرعی مخالفات کی بھرمار ہے وہ سب اسی جہالت کی بنیاد پر ہے جیسا کہ **امام مالک رحمہ اللہ** نے کہا: اگر وہ علم کی اتباع کرتے تو ایسا نہ کرتے۔ اللہ سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں علم نافع، عمل صالح اور قول وعمل میں اخلاص عطا کرے۔

## ○ چودہواں ملاحظہ:

ایسی کیسٹوں کو یہ تقسیم کرتے ہیں جن سے حکومت نے منع کر دیا ہے، اور انہیں خوب سنتے ہیں جب کہ ان میں حکمرانوں کے عیوب کا اظہار ہوتا ہے، ان کی برائی ہوتی ہے جس سے آپس میں اور رعایا اور حکومت کے درمیان بغض وحسد کا سامان پیدا ہوتا ہے، اور یہی حکمرانوں کی صریح نافرمانی ہے:

جب کہ اللہ فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں۔

## ○ پندرہواں ملاحظہ:

حضر میں بھی اخوانیوں کے یہاں امارت ہوتی ہے، اور بہت ہی دقیق تنظیم ہوتی ہے، چنانچہ یہ اپنے ممبروں کو فیملی میں بانٹ دیتے ہیں اور ہر فیملی کا ایک صدر یا امیر ہوتا ہے، کوئی امیر کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کرسکتا، اگر بلا اجازت سفر کرلیا تو اسے سزا یا لعن طعن مل سکتی ہے، اس طرح کی حرکت یہ ایک ایسے ملک میں کرتے ہیں جہاں اللہ کی شریعت اور اس کے حدود کا نفاذ ہوتا ہے۔

لہٰذا اے اللہ کے بندو! ان گمراہ افکار سے دور رہو، ہمارے شیخ احمد نجمی حفظہ اللہ نے کہا: حزبی مناہج کے پیروکار حکمرانوں کو چھوڑ کر اپنا الگ امیر چنتے ہیں اور کسی مجہول امیر سے بیعت لیتے ہیں جو سراسر بے بنیاد ہے، اور اس کی دلیل یہ بتاتے ہیں کہ جب سفر میں امیر بنانا جائز ہے تو حضر میں بھی بنانا جائز ہے، اولویت کے باب سے انہوں نے قیاس کیا ہے کہ جب چند مختصر ایام کے لیے ایک چھوٹے سفر میں جائز ہے تو پھر ایک بڑے سفر میں بھی جائز ہونا چاہئے جبکہ یہ قیاس باطل ہے چند وجوہات سے:

① اللہ شارع ہے اور اس کے رسول ﷺ اس کے مبلغ ہیں، اب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی طرف سے شریعت سازی کرے ایسی چیز میں جس کی اجازت اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے نہ دی ہو۔

② سفر اور حضر میں فرق واضح ہے، جسے ہر کوئی جانتا ہے، چنانچہ جو حضر میں ہوتے ہیں وہ امیر عام یعنی حاکم سے جڑے ہوتے ہیں، اس لئے ان کے لئے دوسرا امیر بنانا جائز نہیں، ورنہ انارکی اور ہڑبونگ پھیل جائے گی، اور اللہ کی شریعت ایسی بیوقوفانہ امور سے پاک ہے چہ جائیکہ ایسے امور کی اجازت دے، بلکہ اللہ کی شریعت حاکم کے خلاف خروج کو حرام کرتی

ہے، گرچہ وہ حاکم فاسق وظالم ہو، اس تعلق سے بہت سی احادیث موجود ہیں۔

③ شریعت میں امیر بنانے کا حکم صرف سفر کے ساتھ خاص ہے، بلکہ اسی میں محصور ہے؛ جیسا کہ **اللہ کے رسول** ﷺ نے فرمایا: ”جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو ایک کو امیر بنالیں“۔

حدیث کے اندر نکلنے کی شرط ہے، گویا اگر سفر پر نہ نکلیں تو امیر نہ بنائیں، اسی طرح ابن عمرؓ کی حدیث میں آیا ہے: ”تین آدمی اگر کسی صحراء میں سفر پر ہوں تو انہیں ایک امیر چن لینا چاہیئے“۔

**علامہ البانی رحمہ اللہ** نے سلسلۃ الصحیحہ (۳ / ۳۱۴) کے اندر کہا: یہ حدیث متابعت کی بنا پر صحیح ہے، اور اس حدیث سے واضح ہے کہ شارع نے امیر بنانے کی اجازت صرف سفر میں دی ہے، اب اگر کوئی اس سے حضر میں امیر بنانے پر استدلال کرے تو وہ جاہل ہے اسے اللہ کی شریعت کا کوئی علم نہیں۔

## ○ سولھواں ملاحظہ:

**یہ ایسی کتابوں کو تقسیم کرتے ہیں جن کے اندر عقائد میں گمراہی اور ضلالت بھری ہوتی ہے، بلکہ مجھے یاد ہے کہ انہیں کے ایک سرغنہ نے محاسبی کی کتاب "التوھم" کچھ لوگوں پر تقسیم کردی جس کے اندر صرف توہم پرستی اور خرافات بھرے ہوئے تھے۔**

**امام ابوزرعہ رحمہ اللہ سے محاسبی کی کتابوں کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا:**

"ان کتابوں سے دور رہو، یہ کتابیں گمراہیوں اور خرافات سے بھری ہوئی ہیں، تمہارے لئے دوسری کتابیں کافی ہیں، کہا گیا: ان کتابوں میں عبرت ہے تو فرمایا: جس کے لیے اللہ کی کتاب میں عبرت نہیں اس کیلئے اس میں بھی عبرت نہیں، پھر کہا: کس قدر لوگ بدعتوں کی طرف بھاگ رہے ہیں"۔ [تہذیب التہذیب:2/117]

ابوالقاسم نصراباذی نے کہا: مجھے پتہ چلا کہ حارث محاسبی نے کسی چیز میں کلام کیا تو امام احمد نے اسے چھوڑ دیا، چنانچہ جب اس کا انتقال ہوا تو اس کا جنازہ صرف چار لوگوں نے پڑھی۔

اسی طرح اخوانی بعض ایسی کتابوں کو تقسیم کرتے ہیں جن سے علماء نے ڈرایا ہے جیسے کتاب[المنهج الحركى فى السيرة النبويه] اور [الدعوة فريضه شرعيه]، ان دونوں کتابوں کو مشہور حسن سلمان نے اپنی کتاب [كتب حذر منها العلماء] میں ذکر کیا ہے، اسی طرح سے [في ظلال القرآن] کہ جس کے اندر عقدی مخالفات بھرے پڑے ہیں، اس کے خلاف بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن کے اندر اس کی خامیوں کو دکھایا گیا ہے، ان کے علاوہ اور بہت سی کتابیں ہیں جن میں شرک و بدعات اور شرعی مخالفات بھری پڑی ہیں، اور ان اخوانیوں کے پاس ایسی کتابیں بھی پاؤ گے جن میں حکام کے خلاف باتیں بھری پڑی ہیں۔

انہیں میں وہ کتابیں بھی شامل ہیں جنہیں یہ پھیلاتے ہیں جن کے اندر سلفیوں پر حملہ

کیا گیا ہوتا ہے، یہ ایسی کتابوں کو لے کر اڑ جاتے ہیں اور بڑے پیمانے پر پھیلاتے ہیں، بلکہ مجھے یاد ہے ان میں سے ایک شخص میرے پاس قیلولہ کے وقت ظہر کے بعد آیا کچھ ایسی کتابوں کو لے کر جن کے اندر نئے طریقے سے سلفیت پر حملہ کیا گیا تھا، اس نے مجھے ایک نسخہ دیا، دیکھا تو اس کتاب کے اندر صرف سلفیوں پر نقد کیا گیا تھا اور نئے طریقے سے ان پر حملہ کیا گیا تھا اور ان پر جھوٹے الزامات لگائے گئے تھے۔

بنابریں اخوانیوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ سے توبہ کریں، اہل بدعت کی کتابوں کو پھیلانے اور انکا دفاع کرنے سے باز آئیں، منحوس حزبیت کو چھوڑ دیں، سلف کی کتابوں کو لازم پکڑیں جیسے امام احمد، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن القیم اور امام محمد بن عبدالوہاب وغیرہ کی کتابیں جو کتاب وسنت کے مطابق سلف کے منہج پر قائم ہیں۔

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:** ’’ہر وہ شخص سزا کا مستحق ہے جو اہل بدعت کی طرف خود کو منسوب کرے، یا ان کا دفاع کرے، یا ان کی تعریف کرے، یا ان کی کتابوں کی بڑائی بیان کرے، یا ان کی مدد کرے، یا ان کے بارے میں کلام کرنے کو ناپسند کرے یا ان کے لئے معذرت پیش کرے کہ وہ اس بارے میں نہیں جانتا تھا، یا کہے کہ اس نے تو اس اس طرح کی کتاب لکھی ہے، اس طرح کی معذرت اہل بدعت کے حق میں ایک جاہل یا منافق ہی پیش کرسکتا ہے؛ بلکہ ہر وہ شخص سزا کا مستحق ہے جو اہل بدعت کی سرگرمیوں کو جانتا ہو اور ان کے خلاف کارروائی کرنے میں مدد نہ کرے؛ کیونکہ ان کے خلاف کارروائی کرنا عظیم واجبات میں سے ہے؛ کیونکہ انہوں نے عقلوں کو فاسد کردیا ہے، دین کو بگاڑ کر پیش کیا ہے، مشائخ، علماء، امراء اور حکمرانوں کی صورت کو لوگوں کی نظروں میں مسخ کر کے رکھ دیا ہے؛ دراصل یہ زمین میں فساد مچانے والے اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے والے ہیں‘‘۔ [مجموع فتاوی: ۲/ ۱۳۲]

۞ ۞ ۞ ۞

## ○ سترہواں ملاحظہ:

**جھوٹی قسمیں کھا کر تقیہ کرتے ہیں، اور یہ اخوانی منہج کی سب سے واضح نشانی ہے، کیونکہ یہ جھوٹ اور دھوکے پر قائم ہے، اور جس چیز کی بنیاد جھوٹ پر ہو وہ بہت جلد گر جاتی ہے۔**

یہ صفت ان کے تعلق سے معروف ہے، وہ اپنی تقریروں میں حکمرانوں کی تعریف کرتے ہیں لیکن اپنی خاص مجلسوں میں ان کی برائی اور ان پر نقد کرتے ہیں، اور اگر ان سے کوئی عالم پوچھتا ہے کہ کیا تم اخوانی ہو؟ تو وہ بھاری قسمیں کھا کر کہتا ہے کہ وہ اخوانی نہیں ہے، جبکہ وہ اخوانی ہوتا ہے، اس طرح وہ عجیب جھوٹ بولتے ہیں، اسی طرح آپ دیکھیں گے کہ وہ علمائے سلفیین اور اہل حق کے خلاف جھوٹے قصے اور کہانیاں گڑھ کر لاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم دعوت کی مصلحت میں جھوٹ بولتے ہیں، لیکن ہم ان سے کہتے ہیں:

① **پہلی چیز:** کیا تم چاہتے ہو کہ ہم تمہارے خلاف جھوٹ کی حرمت پر دلیلیں پیش کریں کہ یہ کبیرہ گناہ ہے، جو دوزخ تک لے جانے والی ہے، مجھے لگتا ہے یہ چیز تمہیں بھی پتہ ہوگی۔

② **دوسری چیز:** تمہارا یہ عمل منافقوں کی طرح ہے، جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے:

﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [المنافقون:۱،۲]

**ترجمہ:** جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم شہادت دیتے ہیں کہ تو یقینا اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو یقینا اس کا رسول ہے اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ یہ

منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا، پس انھوں نے اللہ کی راہ سے روکا۔ یقیناً یہ لوگ جو کچھ کرتے رہے ہیں برا ہے۔

اور انہیں کے اوصاف کے بارے میں **اللہ کے رسول** ﷺ نے فرمایا:

"آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ"۔ [صحیح بخاری:33، صحیح مسلم:259]

ترجمہ: منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کے خلاف کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

③ **تیسری چیز:** تمہارا یہ عمل روافض کی طرح ہے جن کا منہج تقیہ اور دھوکے پر قائم ہے، اور اس میں کوئی تعجب نہیں؛ کیونکہ اخوانی رہنما شیعہ سنیوں کے درمیان تقارب اور اتحاد کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

④ **چوتھی چیز:** کیا یہ نہیں پتہ کہ جھوٹ صرف تین حالتوں میں جائز ہے: حالت جنگ میں، اپنی بیوی کے ساتھ، آپس میں صلح کراتے وقت، آخر یہ باتیں تم سے کیوں پوشیدہ ہیں۔

⑤ **پانچویں چیز:** اللہ نے ہمیں جھوٹوں کے ساتھ چلنے سے منع کیا ہے اور سچوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے؛ ارشاد باری ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [سورہ التوبہ:۱۱۹]

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

⑥ **چھٹی چیز:** تمہارے کہنے کے مطابق تم حق پر ہو پھر جھوٹ کیوں بولتے ہو؟ کیونکہ جو جھوٹ بولتا ہے وہی سازش کرتا ہے، وہی عموماً رازوں کو چھپاتا ہے، آخر دین میں وہ کونسی بات ہے جو چھپانے کے لائق ہے؟!!

## ○ اٹھارہواں ملاحظہ:

**ان کے منہج کو چھوڑ کر جو سلف صالح کے منہج پر آجائے اسے دھمکی دیتے ہیں، اور جب وہ ان کی پول کھولنا شروع کرتا ہے تو اس کے خلاف الزامات لگانا شروع کرتے ہیں۔**

ایک شخص جو ان کے ساتھ لمبی مدت تک رہا پھر ان کا ساتھ چھوڑ دیا، اس نے مجھ سے بتلایا کہ پھر میں ایک بڑے اخوانی کے پاس گیا تو اس نے کہا: اگر تم نے ہمارے بارے میں کچھ بھی لکھا یا بولا تو ہم تمہارے خلاف الزام لگائیں گے۔

میں اس بھائی سے اور اس طرح کے دوسرے وہ لوگ جو منہج حق کی طرف آگئے ہیں ان سب سے کہوں گا: اس اخوانی منہج کو بے نقاب کرو اور اس سے لوگوں کو ڈراؤ، اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، اور یہ جان لو کہ جب تک اللہ نہیں چاہے گا تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہونچے گی، جہاں تک الزامات کی بات ہے تو یہ اخوانیوں کے یہاں معروف ہے۔

## ○انیسواں ملاحظہ:

جماعت کے اندر وہمی مناصب کی تقسیم کرنا، کسی کو مبتدی اور کسی کو متقدم کہنا، کسی کو صدر اور کسی کو امیر ماننا اور یہ سب کچھ ایسے ملک میں جہاں اللہ کی شریعت اور اس کے حدود کا نفاذ ہوتا ہو، اور ان کے یہ مناصب فوجیوں کی طرح ہوتے ہیں، کہ جس طرح ان کا منصب اوپر جاتا ہے اسی قدر یہ جماعت کے رازوں سے واقف ہوتے ہیں۔

احمد ربیع عبد الحمید نے اپنی کتاب کے اندر کہا: ''اخوانیوں کے یہاں فیملی نظام اہم تربیتی نظام پر قائم ہے، یہ ایک یونٹ ہوتی ہے جو دس افراد پر مشتمل ہوتی ہے، ہر فیملی کا ایک ذمے دار ہوتا ہے جو ذیلی قیادت کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے، ہر چار فیملی پر ایک قبیلہ ہوتا ہے، جس کا ایک ذمے دار ہوتا ہے، ہر دس قبیلہ مل کر ایک رھط بنتا ہے، ہر فیملی اپنے ممبروں کے گھروں میں اجتماع کرتے ہیں یکے بعد دیگرے، جہاں ہر ممبر اپنی سرگرمیاں پیش کرتا ہے''۔ [الفکر التربوی وتطبیقاتہ:188]

## ○ بیسواں ملاحظہ:

**اچھائیوں اور خامیوں کے درمیان موازنے اور مقابلے کا منہج جسے اخوانیوں نے اپنا رکھا ہے، چنانچہ اگر کوئی ان کے عقدی یا منہجی خامیوں کو واضح کرتا ہے تو یہ کہنے لگتے ہیں: خامیوں کے ساتھ اچھائیوں کو بھی بیان کرنا چاہیئے۔**

**سوال**: اسی تعلق سے **شیخ ابن باز رحمہ اللہ** سے سوال کیا گیا: کچھ لوگ ایسے ہیں جو موازنہ کی بات کرتے ہیں یعنی جب آپ کسی بدعتی پر نقد کریں تو ایسی صورت میں ضروری ہے کہ اس کی اچھائیوں کو بھی بیان کر دیں تا کہ اس پر ظلم نہ ہو؟۔

**جواب**: **اس پر آپ نے جواب دیا**: نہیں، یہ ضروری نہیں ہے، اسی لئے کہ جب آپ اہل سنت کی کتابیں پڑھیں گے تو صرف تحذیر پائیں گے، آپ امام بخاری کی کتاب [خلق افعال العباد]، [الادب]، عبداللہ بن احمد کی کتاب [السنة] اور ابن خزیمہ کی کتاب [التوحید] ، اسی طرح عثمان بن سعید دارمی کی اہل بدعت پر تردید وغیرہ جنہیں ان کے باطل سے دور رہنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے، چنانچہ یہاں مقصود ان کی اچھائیوں کو گنانا نہیں بلکہ ان کے باطل سے ڈرانا ہوتا ہے، ان کی اچھائیوں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی، ان کی بدعتوں سے ان کی اچھائیاں بھی مٹ جاتی ہیں اگر بدعت مکفرہ ہو، اور اگر بدعت مکفرہ نہ بھی ہو تب بھی وہ خطرے میں رہتا ہے، اس لئے یہاں مقصود خامیوں کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ [مجلۃ الاصالۃ العدد 24: ص: 63-64]

اس لئے شیخ کی بات پر عمل کرو اور باطل میں اڑے مت رہو۔

## ○ اکیسواں ملاحظہ:

**دھرنا دینا اور مظاہرہ کرنا اور اسے دعوت کیلئے طاقتور اسلوب سمجھنا، جبکہ یہ نئی چیز ہے جو کافروں سے لی گئی ہے۔**

**شیخ ابن باز رحمہ اللہ** اس کے خطرے کو واضح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

''مظاہرے خواہ عورتوں کے ہوں یا مردوں کے ان سے کچھ علاج ہونے والا نہیں، ان سے صرف شر وفتن کے دروازے کھلیں گے، کسی پر ظلم ہوگا تو کسی پر ناحق زیادتی، ایسے مواقع پر شرعی اسباب اپنانا چاہیئے، جیسے خط وکتابت اور نصیحت، بہتر طریقے سے خیر کی طرف بلانا، یہی اہل علم کا شیوہ ہے، اسی پر صحابہ اور تابعین عمل کرتے تھے، کہ وہ سیدھا حاکم سے مل کر بات کرتے تھے اس کو نصیحت کرتے تھے یا اس سے خط وکتابت کرتے تھے، نہ کہ منبروں پر تشہیر کرتے''۔ [مجلۃ الاصالۃ العدد 30: ص: 59-60]

**شیخ ابن باز رحمہ اللہ** دعوت کے بہترین اسلوب اور فاسد اسلوب پر گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''اچھا اسلوب قبول حق کے لیے بہتر ہوتا ہے، جبکہ برا اسلوب حق کے نہ قبول کرنے، فتنوں کے ابھارنے اور ظلم وزیادتی کا سبب ہوتا ہے، اور یہ سب چیزیں ہم مظاہروں میں دیکھتے ہیں، دعوت کے میدان میں یہ بہت برا ہے، اس سے کبھی اصلاح نہیں ہوسکتی، صحیح طریقہ زیارت اور خط وکتابت ہے کہ اسی طریقے سے حاکم، امیر یا شیخ قبیلہ کو نصیحت کی جائے، نہ کہ تشدد اور مظاہروں کے ذریعے۔ نبی پاک ﷺ مکہ کے اندر ۱۳/ سال تھے مگر کبھی بھی مظاہرہ نہیں کیا، اور نہ ہی کسی کو دھمکی دی، نہ ہی کسی کو قتل کیا اور نہ ہی کسی کے مال کو کبھی نقصان پہونچایا، کیونکہ یہ اسلوب دعوت اور داعیوں کو نقصان

پہونچائے گا، دعوت کے کاموں میں رکاوٹ ہوگی، رعایا اور حکام کے درمیان دشمنی ہوگی، اس لئے دعاۃ کو چاہیئے کہ وہ انبیاء اور رسل کا طریقہ اپنائیں، گرچہ اس میں وقت لگے، یہ طریقہ اس عمل سے بہتر ہے جس سے دعوت کو نقصان پہونچے یا دعاۃ کو تنگ کیا جائے''۔

[مجلۃ البحوث الاسلامیہ:210]

لہذا شیخ کی بات پر عمل کرو اور ان باغیوں انقلابیوں کی باتوں سے دھوکہ نہ کھاؤ۔

## ○ بائیسواں ملاحظہ:

**اخوانی منہج کے سرغنوں کا اپنے پیروکاروں کو خروج و بغاوت اور انقلابات کی تربیت دینا، اور یہ بہت ہی خطرناک امر ہے، خاص طور سے یہ تربیت تربیتی خیموں میں ہوتی ہے۔**

اس لئے حکومتی ذمے داروں پر ضروری ہے کہ وہ ان خیموں اور مراکز کی نگرانی ایسے علماء کو سونپیں جو عقیدہ اور دعوتی منہج میں سلفی ہوں، اور وہ سلفی علماء ہی سے مشورہ لیں۔

**شیخ ابن باز رحمہ اللہ** نے کہا: ''اخوانی حضرات بحران کا فائدہ اٹھا کر حکومت تک پہونچنا چاہتے ہیں''۔

**شیخ صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ** نے اخوانی منہج پر نقد کرتے ہوئے کہا:

''اخوانیوں کی ایک بہت بڑی پہچان یہ ہے کہ ان کے نزدیک دعوت کا اصل مقصد حکومت تک پہونچنا ہے، اور اخوانیوں کے منہج سے یہ بالکل واضح ہے کہ دعوت کا اصل مقصد حکومت تک پہونچنا ہے''۔ [شریطۃ حکم الجماعات واثرھا علی بلاد الحرمین]

سنیں سید قطب کا منہج جو انقلاب و بغاوت کا طریقہ ثابت کر رہے ہیں، اور اس کی تشجیع بھی کر رہے ہیں، کہتے ہیں: ''ہماری باتوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ اسلام کے اندر جہاد کا مقصد ان نظاموں کی بنیادوں کو گرانا ہے جو اس کے مبادئیات کے خلاف ہوں، اور ایسی حکومت کا قیام ہے جو اسلام کی بنیادوں پر قائم ہو، اور ایسے اسلامی انقلاب کو لانا ہے جو کسی ایک خطے میں نہ ہو، بلکہ پوری دنیا میں ہو، یہی ہمارا بلند مقصد ہے، اب مسلمانوں اور اسلامی جماعتوں کے ارکان کیلئے ضروری ہیکہ وہ اپنے اپنے ملکوں کے نظاموں کو مٹا کر انقلاب برپا کریں''۔ [ظلال القرآن:2/1057]

اخوانی مفکر سعید حوی نے کہا: ''دنیا کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم اس کے ساتھ کیسا برتاؤ

کریں گے جب اقتدار تک پہونچیں گے''۔[المدخل الی دعوۃ الاخوان:14]

اخوانی لیڈروں کے مذکورہ بیانات سے واضح ہے کہ یہ صرف انقلاب اور حکومت تک پہونچنے کا خواب دیکھتے ہیں، بالکل یہی منہج ان کے مرشد اور بانی حسن بنا کا بھی تھا، جو کہتے ہیں: ''خوانی کسی بھی چیز کے خلاف اقدام کرنے سے پہلے قوت کا استعمال کرتے ہیں، اور انقلاب اس کا سب سے متشدد مظہر اور علامت ہے، اخوانی اسے بڑی دقت نظری سے دیکھتے ہیں ۔آگے کہا: ان سوال کرنے والوں سے میں کہوں گا کہ اخوانی اسی وقت قوت کا استعمال کرتے ہیں جب اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز فائدہ نہ دے، اور جب انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ ایمان واتحاد کی تیاری مکمل ہو چکی ہے، اور یہ اس قوت کا استعمال کرکے معزز ہوں گے، پھر وہ الٹی میٹم دیں گے اور انتظار کریں گے، پھر عزت وکرامت کے ساتھ اقدام کریں گے اور اپنے اس موقف کے دفاع میں ہر نتائج کو بخوشی ورضا برداشت کریں گے''۔[مجموعہ رسائل حسن البنا:135]

حسن بنا کہتے ہیں: ''کچھ لوگوں نے سوال کیا کہ کیا اخوانیوں کے منہج میں حکومت کا قائم کرنا اور اسکا مطالبہ کرنا ہے، اور اس کا کیا وسیلہ ہے؟ میں ان سوال کرنے والوں کو حیرت میں ڈالنا نہیں چاہتا، چنانچہ میں کہوں گا: اخوانی اپنے پلانوں کے حساب سے اسلام حنیف کے مطابق اپنے ایجنڈوں پر گامزن ہیں، اور اخوانیوں کے نزدیک حکومت کا قائم کرنا ایک رکن ہے، جس کی تنفیذ دعوت کی طرح ضروری ہے، بہت پہلے خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا ہے: اللہ تعالی حاکم کے ذریعے ایسی چیزوں کو قابو میں کرلیتا ہے جنہیں قرآن سے قابو نہیں کرتا، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکومت کو اسلام کا ایک کڑا بتایا ہے''۔

[مجموعہ رسائل حسن البنا:116]

اسی تعلق سے حسن بنا کہتے ہیں:

"ممکن تھا اصلاح پسند اور اسلام پسند احباب صرف وعظ ونصیحت پر قانع ہو جاتے اگر حکمران اللہ کے احکام کو نافذ کرتے، مگر حالت جب اس طرح ہے کہ عملی طور پر اسلامی شریعت کا کوئی وجود نہیں، ایسی صورت میں اصلاح پسند اور اسلام پسند احباب کا حکومت کے مطالبے سے خاموش رہنا اسلامی جرم ہے، ضروری ہے کہ یہ لوگ کھڑے ہوں اور ان لوگوں کے ہاتھ سے تنفیذی قوت (حکومت) کو چھین لیں جو دین حنیف کے احکام کو نہیں مانتے"۔ [مجموعہ رسائل حسن البنا:11]

اور [العقبات: ۲/۳۶۸] نامی کتاب کے مصنف کہتے ہیں:

"اور جب اخوان المسلمون مسلمانوں کے درمیان مشہور ہو جائیں گے اور ان کی تحریک امت مسلمہ کے دلوں میں گھر کر جائے گی اس وقت تنفیذ کا آخری مرحلہ آئے گا"۔

**میرے مسلمان دوستو!** اس لئے ان کے اسالیب سے آگاہ رہو، اور انکے پیچھے غافل ہو کر نہ پڑو، اور انکے روزہ ونماز کی کثرت سے دھوکہ نہ کھاؤ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوارج کے بارے میں فرمایا ہے:

**"يُصَلُّونَ كَمَا تُصَلُّونَ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُم"**

**ترجمہ:** وہ ویسے ہی نماز پڑھتے ہیں جیسے تم پڑھتے ہو، وہ قرآن کے صرف لفظ پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

ان کی پیشانیوں پر بکریوں کے گھٹنے جیسے نشان ہوں گے مگر پھر بھی وہ اہل اسلام کو (کافر کہہ کر) قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، وہ اسلام سے اس طرح نکال کر پھینک دیئے جائیں گے جس طرح تیر شکاری جانور میں سے پار نکل جاتا ہے۔ اللہ ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رکھے۔

۞ ۞ ۞

## ○ تیئسواں ملاحظہ:

**ایسی خلافت راشدہ کی دعوت جو صرف آخری زمانے میں آئے گی، اور اس کے لئے نوجوانوں کو ابھارنا اور گمراہ کرنا، اور یہ ملاحظہ پہلے سے مربوط ہے۔**

اخوانی منہج کے بانی کہتے ہیں: ”تمام عالم اسلامی کے اندر عملی طور پر رابطہ قائم کرنا گم کردہ خلافت کے تعلق سے ایک تمہید ہوگی“۔

اخوان اور خلافت کے عنوان سے مزید کہتے ہیں: ”اخوانیوں کے یہاں خلافت کی واپسی ان کے منہج میں شامل ہے“۔ [مجموعہ رسائل حسن البنا:178]

ایک دوسرے اخوانی مفکر محمد عبدالحلیم کہتے ہیں:

”مصر کے اندر اخوانی جماعت کی آواز سے بڑھ کر کوئی آواز نہیں، اسکے ہاتھ سے مضبوط کوئی ہاتھ نہیں، انکی باتوں سے زیادہ موثر کوئی بات نہیں، ان کی باتوں کی تاثیر ہی کا نتیجہ ہے کہ ان کی جماعت صرف مصر ہی نہیں بلکہ یمن اور دوسرے ممالک میں پھیل گئی اور بعض ملکوں میں تو انکی حکومت بھی قائم ہوگئی، اسکا مطلب یہ ہوا کہ تمام عرب ممالک یکے بعد دیگرے اس جماعت کے قبضے میں آجائیں گے، اور اس طرح اسلامی حکومت کی بنیاد پڑ جائے گی“۔ [الاخوان احداث صنعت التاریخ:1/435]

**شیخ احمد نجمی رحمہ اللہ** نے کہا: ”خلافت ضرور قائم ہوگی، لیکن جب اللہ چاہے گا، اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ خلافت امام مہدی کے ہاتھ پر قائم ہوگی جو عیسی بن مریم کے نزول کے لئے راستہ صاف کریں گے۔

اخوانیوں کے مذکورہ اقوال سننے کے بعد میں کہوں گا: کیا انبیاء کے دعوتی منہج میں خلافت کی طرف دعوت دینا بھی شامل رہا ہے؟ حقیقت تو یہی ہے کہ تمام انبیاء کرام نے

توحید باری تعالی اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دی ہے، کسی نبی یا رسول کے بارے میں یہ نہیں معلوم کہ اس نے خلافت کی طرف دعوت دی ہو۔

اسی طرح کیا آپ نے کبھی یہ سنا یا پڑھا کہ علمائے اسلام میں سے کسی نے کبھی خلافت کے قیام کے لیے دعوت دی ہو؟ میں وہی کہوں گا جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: "اِتَّبِعُوا وَلَاتَبتَدِعُوا فَقَد كُفِيتُم"۔ اتباع کرو، نئی چیز ایجاد نہ کرو، یہی تمہارے لئے کافی ہے۔ [سنن الدارمی: 1/ 80]

اور جیسا کہ فرمایا:

''سنو! کوئی کسی کی دین میں تقلید نہ کرے، اگر ایمان لایا ہے تو مومن ہے اور اگر کفر کیا تو کافر ہے، اگر تقلید کرنا ضروری ہو تو ایسی صورت میں میت کی تقلید کرو، زندے کی نہیں، کیونکہ زندہ پر فتنے سے مامون نہیں رہا جاسکتا''۔ [سنن البیہقی الکبری: 1/ 80]

چنانچہ اسلاف کی باتوں پر عمل کرو، اور ان حزبیوں کے منہج سے دھوکہ نہ کھاؤ۔

## ○ چوبیسواں ملاحظہ:

**کم عمر بچوں کے ساتھ رہنے اور ان کے ساتھ تنہائی میں ملنے سے گریز نہ کرنا، اور یہ سلف کے عمل کے خلاف ہے۔**

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ** نے اپنی کتاب [الاستقامة] میں ذکر کیا کہ ابو القاسم قیشری نے اپنے رسالے میں کہا: ''اس طریقے میں سب سے بڑی آفت نوعمر بچوں کے ساتھ مل جل کر رہنا ہے''۔ [الاستقامۃ: 1/ 459]

**امام سیوطی رحمہ اللہ** نے بدعت پر کلام کرتے ہوئے کہا: ''اسی میں نوعمروں کے ساتھ مل کر رہنا ہے، اور سلف اس بارے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے، اور نوعمروں سے ملنے جلنے کو شیطانی جال سمجھتے تھے''۔ [الامر بالمعروف والنہی عن المنکر: ۹۵، ۹۶]

**ابوبکر رازی** بیان کرتے ہیں: ابو یوسف بن الحسین نے کہا: ''میں نے مخلوق کی آفتوں کے بارے میں غور کیا تو یہ سمجھا کہ یہ کہاں سے آتے ہیں، صوفیوں کو دیکھا نوعمروں کی صحبت سے پایا، یحیٰ بن معین نے کہا: کسی نوعمر لڑکے نے میری صحبت کی چاہت کبھی نہیں کی، اسی طرح امام احمد نے بھی کہا، اور امام سفیان ایک بار حمام کے اندر گئے تو وہاں ایک خوبصورت لڑکا تھا تو کہا: اسے یہاں سے نکال دو، اسے یہاں سے نکال دو، میں ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان کو دیکھتا ہوں، اور ہر لڑکے کے ساتھ کئی کئی شیطانوں کو دیکھتا ہوں، پھر امام سیوطی نے کہا: جو علم نہیں حاصل کرتا وہ بھٹکتا رہتا ہے، اگر علم حاصل ہو جائے اور عمل نہ ہو تو مزید بھٹکے گا، اور جو شرعی ادب کا استعمال کرے جیسے اللہ تعالی کا قول: ﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ [سورہ النور: ۳۰] مومنوں سے کہہ دیجیئے! اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں۔

جس نے شروع ہی میں اپنی نگاہ کو نیچی کرلیا وہ محفوظ ہوجائے گا بعد کے مشکل حالات میں، نوعمر لڑکوں سے ملنے جلنے سے منع کیا گیا ہے، اور علماء نے اس کی وصیت کی ہے، اس لئے کوئی دھوکے میں نہ رہے، کیونکہ جھکاؤ اس طرف زیادہ ہوتا ہے، اور ہلاکت بھی اس میں زیادہ ہے، اس ضمن میں جو بھی وارد ہے اس کے استقصاء کا یہ مقام نہیں ہے یہاں صرف اسے بدعت میں شمار کرنا مقصد ہے۔

## ○ پچیسواں ملاحظہ:

سرکاری اہل کاروں اور بڑے ذمیداروں کو یہ گھیرنے کی کوشش کرتے ہیں، چاپلوسی کرکے ہر حال میں ساتھ رہنے کی کوشش کرتے ہیں، سرکاری نشاطات میں اس کا ساتھ دیتے ہیں یا کم ازکم خاموش رہتے ہیں، ایسی صورت میں حکام اور سرکاری ذمیداروں کو چاہیئے کہ وہ ان کے اسلوبوں کو سمجھیں اور ان کے بارے میں سلفی علماء سے مشورہ لیں۔

شیخ صالح آل الشیخ رحمہ اللہ نے اخوانیوں پر نقد کے سیاق میں کہا:

''یہ جس شخص کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ اس سے فائدہ ہوگا اس کا تقرب حاصل کرتے ہیں، اور اپنی حقیقت نہیں بتاتے، اس طرح یہ ایک اعتبار سے باطنی ہیں، ان کا معاملہ مخفی رہتا ہے، ان میں سے بعض ایسے پائے گئے جو ایک زمانے تک کسی شیخ کی صحبت میں رہا مگر شیخ کو اس کی حقیقت کا پتہ نہ چلا''۔

## ○ چھبیسواں ملاحظہ:

سفر اور حضر ہر موقع پر گیت اور گانا سننا جو کہ صوفیوں کی گیتوں کے مشابہ ہوتے ہیں جس طرح کہ وہ اجتماعی طور پر سنتے ہیں، جو کہ حقیقت میں کتاب اللہ اور سنت رسول سے غافل کرنے والے ہیں، بلکہ ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو ان گانوں کو سن کر رونے لگتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی گانے والوں کو مختلف جگہوں سے بلایا جاتا ہے، جس سے اپنی راتوں کو گانوں اور گیتوں سے زندہ کرتے ہیں، بالکل گانوں کی محفل کی طرح، بلکہ ان میں سے بعض گانوں میں دف بھی استعمال کرتے ہیں، اور یہ ان گانوں کی تیاری میں کافی وقت ضائع کرتے ہیں۔

قدیم اخوانی مفکر سید قطب نے [اناشيد محمود ابو الوفاء الدينيه للاطفال] کے مقدمے میں کہا:

"دینی تحریک کے احیاء کے لیے موجودہ دور میں اس طرح کسی قوت کا ظہور نہیں ہوا تھا، شاعر ابو الوفاء محمود بچوں کے لیے ان گیتوں کو لکھ رہے ہیں، ان کی کوشش ہے کہ بچوں کے دلوں میں ایمان کو بٹھا دیں، انہیں پتہ ہے کہ شاعر اپنے الحان اور لطیف گانوں کے ذریعے چھوٹے بچوں کے دلوں میں جلدی اثر کرتا ہے، اور یہ گانے تہذیب وتربیت کیلئے کافی مفید ہیں، صوفی شاعر کا ارادہ ہے کہ چھوٹے بچوں کی زبان صاف ہو جائے، اور انکے دل محبت سے بھر جائیں، نماز میں، قیام میں، زکاۃ اور حج میں، لیلۃ القدر میں، ہجرت اور اسراء ومعراج میں، اسکے بعد عربیت میں وہ بھی فصاحت کے ساتھ، جس میں کہ اللہ کی کتاب ہے، تاکہ اس کے معانی دلوں میں بیٹھ جائیں، میں ان کلمات کے ذریعے لوگوں کے سامنے ان گانوں کو پیش نہیں کر رہا، لوگ اسے اچھی طرح جانتے

ہیں اس کے مختلف ایڈیشنوں میں، اور بہت سے لوگ تو اسے زبانی یاد رکھتے ہیں لحن کے ساتھ، میں صرف یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ یہ شاعر تحریک احیاء کے ہراول دستے میں شامل ہے، اسی وقت سے جب یہ تحریک اٹھی ہی نہیں تھی، یہ شاعر اس راستے کے اختیار میں ملہم ہے، جس کا نور آفاق میں بکھرا ہوا ہے، یہ جدید ایڈیشن احیاء اسلامی کی تحریک کے بعض کارکنان کی رغبت سے عمل میں آیا، تاکہ اخوانی بچے اس سے فائدہ اٹھائیں، یا ان لوگوں کے بچے بھی جو چاہتے ہیں کہ ان کے بھی بچے ایمان کے سائے میں زندگی گزاریں اور دینی روح کی چاشنی محسوس کریں، اور مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ بلاد اسلام کے بچے اس سے فائدہ اٹھائیں اس دعاء کے ساتھ کہ اللہ اسے نفع بخش بنائے، یقیناوہ دعاؤں کو سننے والا ہے''۔[اناشید محمود ابوالوفاء:9-10]

اس مقدمے پر میرے کچھ اعتراضات ہیں:

① **پہلا اعتراض:** اس کتاب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ محمود ابوالوفاء نے بچوں کے لیے میوزک کا سر دے کر گانا تیار کیا ہے اور ہر گانے کے تحت الگ الگ میوزک کا بحر پایا جاتا ہے، اس کے بعد موصوف لکھتے ہیں: مصنف کو پیانو بجانے میں مہارت ہے، مگر سید قطب نے اس منکر پر کوئی نکیر نہیں کی، بلکہ کہا: اچھا گانا دلوں کے اندر اچھا سرایت کرتا ہے، اور اس نے اخوان پر اثر بھی کیا چنانچہ لوگ یہ گانا سن کر دف بجانے لگے، اور بعض لوگ اس گانے کے لیے دوسرے علاقوں سے گلوکاروں کو بلانے لگے تاکہ شب بیداری کریں جس طرح گانے بجانے والے رات میں جاگتے ہیں۔

② **دوسرا اعتراض:** سید قطب کا کہنا: ''اور یقینا گانا تہذیب کے بہترین وسائل میں سے ہے''۔ اور ہم ان سے کہتے ہیں: آخر کتاب اللہ اور سنت رسول کا تہذیب واخلاق میں کیا کردار ہے؟

یقیناً اخوانیوں پر سید قطب کے اس کلام نے اثر کیا؛ چنانچہ آپ انہیں پائیں گے شب وروز گانا گاتے ہیں، ان کی محفلیں، ان کے مخیمات، ان کے مراکز اور ان کی گاڑیاں گانے سے معمور رہتے ہیں، ہم اللہ سے ہدایت کی دعاء کرتے ہیں اور گمراہی و ہلاکت سے پناہ مانگتے ہیں۔

③ **تیسرا اعتراض:** سید قطب نے اپنے اس قول: ''صوفی شاعر نے چاہا'' سے شاعر کے منحرف فکر اور منہج کو واضح کر دیا، جو کہ صوفی منہج ہے، مگر اسے مدح سرائی کے پیرائے میں بیان کیا، اور یہ بعید نہیں ہے اخوانیوں سے کیونکہ ان کے موسس اور بانی نے اپنی دعوت کے بارے میں کھل کر کہا ہے کہ ان کی دعوت صوفی ہے۔

④ **چوتھا اعتراض:** موصوف کا قول: ''اکثر اخوانی ان گانوں کو لحن وسر کے ساتھ یاد رکھتے ہیں''، سچ کہا انہوں نے، میں نے بھی سنا ہے کہ اکثر اخوانی ان گانوں کو لحن وسر کے ساتھ یاد رکھتے ہیں، اور ان گانوں کو کئی بار شائع کیا گیا، بلکہ بعض اخوانی ان گانوں کو مختلف لہجوں میں گاتے ہیں، کوئی سوڈانی لہجے میں تو کوئی یمنی لہجے میں تو کوئی پاکستانی لہجے میں گاتا ہے۔

⑤ **پانچواں اعتراض:** سید قطب کا قول: ''تاکہ اخوانی بچے ان گانوں سے فائدہ اٹھائیں''۔ میں کہتا ہوں: یقیناً اخوانیوں نے اپنے مفکر سے اس وصیت پر عمل کیا اور شب وروز انہیں گانوں میں گزارتے ہیں مختلف لحن وسر اور طرح طرح کے اسلوب میں۔ اللہ ہم سب کو سلامت رکھے۔

آئیے گانا سننے اور اس کے حکم کے بارے میں علمائے کرام کے اقوال پیش کرتے ہیں:

**شیخ عبدالعزیز ابن عبداللہ آل الشیخ نے کہا:**

''اسلام میں کوئی گانا نہیں ہے، اور آج جسے اسلامی گانا کہا جاتا ہے اسے صوفیوں نے ایجاد کیا ہے جو کہ بہت ہی مذموم امر ہے''۔

آپ نے مزید کہا: ''اسلام میں ذکر واذکار ہے، قرآن سے نصیحت پکڑنا ہے، ارشاد باری ہے: ﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ [سورہ الزمر: ۲۳]

**ترجمہ:** اللہ نے سب سے اچھی بات نازل فرمائی، ایسی کتاب جو آپس میں ملتی جلتی ہے، (ایسی آیات) جو بار بار دہرائی جانے والی ہیں، اس سے ان لوگوں کی کھالوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی کھالیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔

اور یہ گیت جو کہ حقیقت میں گانے ہیں جنہیں اسلام کے غلاف میں ڈھک دیا گیا ہے، بطور خاص جب اس کے ساتھ دف بھی ہو، یقینا یہی مذموم صوفیت ہے''۔ [مجلۃ الدعوہ: ذی الحجہ: 1420ھ]

**شیخ صالح الفوزان رحمہ اللہ** نے کہا: ''یہ نام صحیح نہیں ہے، یہ نیا نام ہے، سلف کی کتابوں میں اسلامی گانا کے نام سے کوئی چیز نہیں ہے، اہل علم کے اقوال کے مطابق صوفیوں ہی نے گانوں کو اپنا دین سمجھ رکھا ہے، اسی کو وہ سماع کہتے ہیں، اور آج جب کہ جماعتوں اور گروہوں کی کثرت ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جماعت اور گروہ کا اپنا خاص گانا ہے جسے وہ اسلامی گیت کا نام دیتے ہیں، حالانکہ نہ تو انہیں اسلامی کہنا درست ہے اور نہ ہی ان گانوں کو اپنانا درست ہے، و باللہ التوفیق''۔ [مجلۃ الدعوہ: ذی القعدہ: 1418ھ]

**شیخ صالح الفوزان رحمہ اللہ** مسائل جاہلیت کی شرح میں بائیسویں مسئلے کے تحت

کہاان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے اپنے دین کولہو ولعب سمجھ رکھا ہے:" انہیں کی طرح وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے گانوں کو اسلامی نام دے رکھا ہے، اور انہیں کے بقول اسے وہ دعوت کا ایک وسیلہ سمجھتے ہیں، جبکہ دعوت الی اللہ دین کا حصہ ہے، اور دین سے ان گانوں، نغموں، اور سروں کا کوئی تعلق نہیں ہے جو ذکر واذکار اور تلاوت قرآن سے غافل کر دیں، یہ سب حزبی منہج کے شعارات میں سے ہے، وسائل دعوت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ دعوت توقیفی ہے، اور نبی ﷺ لوگوں کو کتاب وسنت، وعظ ونصیحت اور بہتر اسلوب میں دعوت دیتے تھے، آپ نے کبھی بھی اجتماعی گانوں کو دعوت کے لیے وسیلہ نہیں بنایا، ہاں آپ کی موجودگی میں عمدہ اشعار کے ذریعے مشرکین پر رد اور اسلام کا دفاع کیا گیا، جیسے حسان رضی اللہ عنہ کا شعر، یا پھر کسی کام میں نشاط لانے کیلئے، اور سفر میں تیزی لانے کے لیے، انہیں آج کے اجتماعی گانوں پر تشبیہ نہیں دے سکتے، کیونکہ دونوں کے اندر واضح فرق موجود ہے"۔ [شرح مسائل الجاہلیۃ:106-107]

ہمارے **شیخ احمد بن یحیی النجمی رحمہ اللہ** نے کہا:" جسے یہ اسلامی گانا کہتے ہیں یہ بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم تک لے جانے والی ہے؛ جیسا کہ رسول ﷺ نے خبر دی ہے؛ کیونکہ یہ لوگ صوفیوں کے سماع کا مذہب اختیار کرتے ہیں، اور اس کے نقد میں علامہ ابن القیم نے زبردست کلام کیا ہے، اسی طرح ابن الجوزی نے اپنی کتاب [نقد العلم والعلماء] کے اندر، اور شیخ حمود تویجری کا ڈرامے پر ایک رسالہ ہے جس کے اندر شاید گانوں پر بھی نقد کیا ہے، اور ابن الجوزی نے اپنی مذکورہ کتاب کے اندر امام شافعی کا یہ قول نقل کیا ہے: عراق کے اندر میں نے کچھ ایسے زنادقہ کو چھوڑا ہے جنہوں نے ایک نئی چیز ایجاد کر رکھی ہے جسے وہ تغبیر کہتے ہیں جس کے ذریعے وہ لوگوں کو قرآن سے غافل کر دیتے ہیں۔

دراصل ان لوگوں کا اپنا خاص ایجاد کردہ گانا تھا جن کے بارے میں انکا گمان تھا کہ ان کے ذریعے وہ لوگوں کے احوال کو بدل دیتے ہیں، انہیں کو امام شافعی نے زنادقہ کہا ہے، اور انہیں کے بارے میں کہا کہ یہ لوگ اپنے ان گانوں کے ذریعے لوگوں کو غافل کردیتے ہیں، اور ان لوگوں کے پاس بھی یہ گانے صوفیوں کے ذریعے آئے تھے، وہی صوفیت جسے حسن بنا نے اپنا رکھا تھا اور جس پر بیعت لی تھی، پھر انکے پیروکاروں میں منتقل ہوگئی وراثت اور اتباع کے ذریعے، چنانچہ جو بدعتی ہوگا وہ کسی بدعتی ہی کا وارث ہوگا، اور اسی کے ساتھ اسکا حشر ہوگا، اور جو اہل سنت ہوگا وہ اہل سنت ہی کا وارث ہوگا اور اسی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

اور ان کا یہ کہنا کہ ''اور یہ گیت بہتر گانوں میں شمار ہوتے ہیں''، تو اس بارے میں، میں کہتا ہوں: نہیں، گانے معصیت ہیں، اور اس پر اصرار کرنے والا فاسق ہوگا، اور یہ گانے بدعت ہیں، ان پر اصرار کرنے والا بدعتی ہوگا، اور فاسق ایک بدعتی سے کم برا ہوتا ہے، کیونکہ فاسق جانتا ہے کہ وہ غلطی پر ہے، ممکن ہے کسی دن وہ اس غلطی کو چھوڑ دے، جبکہ ایک بدعتی خود کو حق پر سمجھتا ہے، اسی لئے وہ اپنی بدعت پر مرتے دم تک قائم رہتا ہے، مگر اللہ جسے توفیق دیدے، اور وہ توبہ کرلے''۔

**اسلامی ساتھیو!** آپ نے علمائے کرام کے اقوال کو سنا کہ کس طرح انہوں نے گانوں پر بدعت کا حکم لگایا، اور یہ کہ اس کا مرجع صوفیت ہے، اس لئے دھوکے بازوں سے بچ کر رہنا کہ یہ دھوکہ دینے والے آپ کو سنت رسول ﷺ سے غافل نہ کردیں۔

۞ ۞ ۞

## ○ ستائیسواں ملاحظہ:

یہ ڈراما خوب بناتے ہیں، جوکہ جھوٹ، جعل سازی اور تصنع پر مبنی ہوتے ہیں، بلکہ یہ لوگ ان ڈراموں کے بنانے میں کئی کئی گھنٹے اور دن لگا دیتے ہیں، اسی لئے آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی فاسق آدمی کسی عالم یا فاتح کا کردار ادا کرتا ہوا دکھتا ہے، اور کوئی ان میں سے کسی کافر یا کمنسٹ کا کردار ادا کرتا ہوا دکھتا ہے، اور کوئی کسی جادو گر یا شعبدہ باز کا کردار ادا کرتا ہوا دکھتا ہے۔

[صمود فی معرکة الیرموک] ایک اسلامی ڈراما ہے، اس کے مقدمے میں لکھا ہے:

''میرے پاس یحی بسیونی مصطفی نے فون کیا، اور ان حوادث کو ڈرامائی شکل دینے کا مشورہ دیا جو فتح اسلامی کے شروع میں مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کے درمیان پیش آئے، کیونکہ نئی نسل اسے بہت پسند کرتی ہے، اور اس تعلق سے بہت کم لکھا گیا ہے، اس بارے میں کئی لوگوں سے مدد لینا پڑے گی، کیونکہ اس میں مکالمے اور فقہ کا اسلوب ہوگا جو حوادث کو بہترین اور شوقیہ انداز میں پیش کیا جائے گا.... آگے لکھا کہ موصوف نے مجھ سے یہ بھی طلب کیا کہ اس کیلئے میں مقدمہ لکھ دوں، تاکہ ڈرامے کی فکر سلامت رہے، اور وہ خدمت اسلام کا ذریعہ بنے.... یہاں تک کہ کہا: اس وقت نئی نسل کو ایسے اسلامی قصوں اور بامقصد ڈراموں کی ضرورت ہے جو صحیح فکر کا حامل ہوں اور جنہیں بنانے میں اسلامی عقیدے سے فائدہ اٹھایا گیا ہو''۔ [صمود فی معرکة الیرموک:3-4]

**اس مقدمے پر چند اعتراضات ہیں:**

① **پہلا اعتراض:** مقدمہ نگار کا یہ کہنا: ''نئی نسل اسے بہت پسند کرتی ہے''۔ جس پر

میں کہتا ہوں: یقیناً نئی نسل ان ڈراموں کو بہت پسند کرتی ہے جنہیں موسم گرما کے مراکز اور مخیمات میں پیش کئے جاتے ہیں، جہاں انہیں ڈراموں کا کردار سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

اسی وجہ سے اخوانیوں کی نئی نسل انہیں ڈراموں کو پسند کرتی ہے، جبکہ وہ بچے جو کتاب وسنت پر پرورش پاتے ہیں وہ ان جھوٹی باتوں کو پسند نہیں کرتے، اور نہ ہی اپنے قیمتی اوقات کو ایسی چیزوں میں گنواتے ہیں۔

② **دوسرا اعتراض:** ان کا یہ کہنا: ''اس بارے میں کئی لوگوں سے مدد لینا پڑے گی''۔اس پر درج ذیل باتیں عرض ہیں:

**پہلی چیز:** آخر اس کے وجوب کفائی پر کیا دلیل ہے؟ کوئی دلیل نہیں ہے۔

**دوسری چیز:** آپ کے اس قول سے لازم آتا ہے کہ اگر کچھ لوگ ان ڈراموں کو نہ بنائیں تو سب گنہگار ہوں گے، شیخ احمد نجمی نے کہا: اس کے اندر اس منہج کی مخالفت پائی جاتی ہے جس پر سلف قائم تھے؛ کیونکہ اگر انہیں اس کے وجوب کا علم ہوتا تو وہ ضرور اس پر عمل کرتے؛ کیونکہ وہ ہر خیر کے کاموں میں سبقت لے جانے والے تھے۔

③ **تیسرا اعتراض:** ان کا قول: ''تاکہ ڈرامے کی فکر سلامت رہے، اور وہ خدمت اسلام کا ذریعہ بنے''۔اور میں کہتا ہوں: ان ڈراموں اور سیریلوں کا دعوت کے میدان میں کیا خدمات ہیں، اس کے سوا کہ نوجوانوں کو جھوٹ پر تربیت دی گئی، انکے قیمتی اوقات کو لہو ولعب میں برباد کیا جاتا ہے، چنانچہ انہیں ڈراموں کی وجہ سے ان کے اندر کوئی علمی بنیاد نہیں رہ گئی، اور نہ ہی ان کے پاس دعوت کے لیے کوئی صحیح منہج ہے۔

④ **چوتھا اعتراض:** ان کا قول: ''اس وقت نئی نسل کو ایسے اسلامی قصوں اور بامقصد ڈراموں کی ضرورت ہے جو صحیح فکر کا حامل ہوں اور جنہیں بنانے میں اسلامی عقیدے

سے فائدہ اٹھایا گیا ہو"۔ اور میں کہتا ہوں: کیا مسلم بچوں کو ان ڈراموں اور سیریلوں کی ضرورت ہے یا انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی ضرورت ہے جن میں ہدایت اور نور ہے، لیکن یہ لوگ حقائق کو بدل کر پیش کرتے ہیں، اس مقدمے سے یہ واضح ہے جن کے اندر چند لوگوں پر واجب کیا گیا ہے کہ وہ ڈراموں اور سیریلوں کو بنائیں، اور یہ بتایا کہ یہ ڈرامے دعوت کیلئے مفید ہیں، اور نئی نسل کو اسے ضرورت ہے، اور اخوانیوں نے اسی منہج کو اختیار کیا، اور یہ فکر انکے اندر نسل درنسل منتقل ہوتی رہی ہے اسی لئے جب کوئی ان پر نکیر کرتا ہے تو اس پر یہ نکیر کرتے ہیں اور اسے متشدد جیسے اوصاف سے نوازتے ہیں۔

اس تعلق سے سب سے بہتر **شیخ عبدالسلام بن برجس**ؒ نے لکھا ہے [ايقاف النبيل على حكم التمثيل] کے عنوان سے، جس کے اندر ڈرامے کو حرام کہا ہے، اور ان ۱۶ / اہل علم کا نام ذکر کیا ہے جنہوں نے اسے حرام کہا ہے، انہیں میں شیخ ابن بازؒ اور شیخ البانیؒ کا بھی نام ہے، اور اسکے لئے ان دونوں کا نام ہی کافی ہے۔

**شیخ احمد نجمی** سے اسلامی ڈراموں کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب دیا: حمد وصلاۃ کے بعد معلوم ہو کہ ڈرامہ میرے نزدیک حرام ہے؛ کیونکہ ان کی بنیاد درج ذیل چند حرام چیزوں پر ہوتی ہے:

① جھوٹ؛ کیونکہ ڈراما جھوٹ ہی پر بنتا ہے، اس کے بغیر چارہ نہیں، اور جھوٹ حرام ہے، اس میں کسی بھی مسلمان کو شک نہیں ہوسکتا، اللہ تعالی نے بھی قرآن پاک کے اندر جھوٹ اور جھوٹ بولنے والوں کی مذمت کی ہے، ارشاد باری ہے: ﴿ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ [آل عمران:٦١]

ترجمہ: پھر گڑگڑا کر دعا کریں، پس جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔

اور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الكَذبَ يهدي إلى الفُجُورِ، وَإِنَّ

الفُجُورَ يَهدِي إِلَى النَّارِ"-[صحیح بخاری:5743،صحیح مسلم:2607]

ترجمہ: جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے۔

۲ جعل سازی اور باطل کا دعوی پایا جاتا ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا"۔ [صحیح مسلم:61]

ترجمہ: جس شخص نے اس چیز کا دعویٰ کیا، جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳ اس کے اندر تصنع پایا جاتا ہے، کیونکہ کردار ادا کرنے والے دکھاوے میں روتے ہیں، ہنستے ہیں، خوشی غمی، اور کبھی غصے یا رضامندی کا اظہار کرتے ہیں اور یہ سب جھوٹ ہوتا ہے۔

۴ مختلف شخصیات کا روپ دھارتے ہیں، کبھی کوئی مسلمان کسی کافر کا روپ دھارے گا تو کبھی کوئی کافر کسی مسلمان شخص کا روپ دھارے گا، ان مسلم شخصیات میں کسی صحابی کی شخصیت ہو سکتی ہے تو کبھی کسی جلیل القدر عالم یا کسی عادل بادشاہ کی شخصیت ہو سکتی ہے، اور یہ جرم عظیم ہے۔

۵ ڈرامے کے اداکاران حرام امور کو حلال سمجھ کر انجام دیتے ہیں جبکہ یہ معلوم ہے کہ کسی انسان کی شکل یا اسکی چال ڈھال اپنانا یا اسکی طرح کسی شخص کی گفتگو کی نقالی کرنا غیبت ہے، اور غیبت حرام ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

"مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا"۔میں یہ نہیں پسند کرتا کہ میں کسی انسان کی نقل کروں اور مجھے اتنا اور اتنا مال ملے۔ [سنن ترمذی]

۶ یہ ڈرامے خیانت اور فسق وفجور سکھاتے ہیں، اور ان سے اصلاح کا دعوی جھوٹ ہے، ان ڈراموں کی وجہ سے سماج کے اندر ہونے والے بگاڑ اسکی قلعی اتار دیتے ہیں۔

⑦ اسلام کے نام پر بننے والے یہ ڈرامے دشمنان اسلام مستشرقین کی اچھی خدمت کرتے ہیں، کہ وہ اسلامی شخصیات کو انہیں ڈراموں کی روشنی میں پڑھتے ہیں، پھر ان کے مقام ومرتبے کو بگاڑ کر پیش کرتے ہیں، اور پھر انہیں دوبارہ بگاڑ کر شائع کرتے ہیں، اس طرح یہ ڈرامے باز خود اپنے ہاتھوں اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔

⑧ صحابہ کرام اور سلف صالحین قرآن وسنت اور وعظ ونصیحت کے سننے کے عادی تھے، انہیں ان ڈراموں کی ضرورت نہیں پڑی، اسی لئے ہم تاریخ اسلام میں ادب اسلامی کے اندر ان ڈراموں کا وجود نہیں پاتے ہیں، بلکہ یہ ڈرامے دورحاضر میں یورپین ادب سے لئے گئے ہیں۔

چنانچہ اہل علم کے اقوال پر عمل کرو جو حق ہو خواہ وہ کہیں بھی ملے، خواہشات نفس کی پیروی نہ کرو کہ راہ حق سے بھٹک جاؤ۔

## ○ اٹھائیسواں ملاحظہ:

**رات کی تاریکیوں میں دورکسی علاقے میں جاکر شب بیداری کرنا، اور ان کے ساتھ نوعمر بچے بھی ہوتے ہیں، اور یہ اخلاق نبویہ کے خلاف ہے۔**

**سوال**: شیخ احمد نجمی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: کیا دور سنسان علاقوں میں نوجوانوں کو لے جانا اخوانی منہج ہے یا معاملہ اس کے برعکس ہے؟

**جواب**: آپ نے جواب دیا: ”ہاں یہ انہیں کا طریقہ ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم وہاں جاکر قرآن وغیرہ پڑھتے ہیں، چنانچہ رات کے وقت یہ کسی دور سنسان علاقے کی طرف جاتے ہیں اور وہاں بیٹھ کر گیت گانے سنتے اور پڑھتے ہیں، اور دیگر بدعتوں کا ارتکاب کرتے ہیں، مجھے یاد آرہا ہے کہ کوئی ۱۲ / یا ۱۵ / سال پہلے میں ایک فوجی چھاؤنی میں گیا تھا جہاں مجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ کچھ لوگ عشاء کے بعد دور سنسان علاقوں کی طرف جاتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ وہاں پر قرآن پڑھتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں تو کیا میں ان کے ساتھ نکلوں یا نا؟ میں نے کہا: مت نکلو:

① **پہلی چیز**: یہ لوگ اگر اپنے دعوے میں اگر سچے ہیں کہ وہ وہاں عبادت کرتے ہیں تو ان کے لیے مسجد بہتر ہے۔

② **دوسری چیز**: اگر وہ تھوڑے ہوں اور ان کے ساتھ نوخیز بچے بھی ہوں تو پھر شیطان کو بھڑکانے کا موقع ملے گا۔

اس لئے ان حرکتوں سے دور رہنے کی ضرورت ہے، جوکہ صرف اخوانیوں کی علامت ہے، وہی اس کے حریص ہیں، وہ ایسا کرکے اپنے موسس اور مرشد اول کی وصیت پر عمل کرتے ہیں جو خود اس طرح کرتے تھے البتہ وہ کسی خانقاہ پر جاتے تھے، اور

وصیت کرتے تھے کہ ہفتے میں یا دو ہفتے میں ایک بار اخوان اس طرح اکٹھا ہوا کریں جیسا کہ رسائل البنا و ۵۷ ۳ کے اندر آیا ہے، اس لئے ان دھوکوں میں مت پڑنا، صرف اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہج اور طریقے پر عمل کرنا، اسی میں نجات ہے، اسی میں اللہ کی رضا جوئی ہے"۔

## ○ انتیسواں ملاحظہ:

اخوانی زکاۃ کی طرح اپنے مال کا ایک متعینہ مقدار اپنے او پر فرض کر لیتے ہیں جو جماعت کو ادا کرتے ہیں، اس کی مختلف سرگرمیوں میں خرچ کرنے کے نام پر، اس کے لیے ان کا ایک گودام ہوتا ہے، جہاں مال اور سامان جمع کرتے ہیں، اور سب کام یہ لوگ بہت ہی رازدارانہ طریقے سے انجام دیتے ہیں۔

## ○ تیسواں ملاحظہ:

**زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اکٹھا کرنے کی حرص اپنے معروف قاعدے کی روشنی میں جسے یہ سنہری قاعدہ کہتے ہیں: (متفق علیہ امور میں آپسی تعاون کریں گے اور مختلف فیہ امور میں ایک دوسرے کو معذور سمجھیں گے)، اسی لئے اخوانی جماعت میں مختلف افکار و مذاہب کے لوگ رہتے ہیں، کوئی صوفی ہوتا ہے، تو کوئی شیعہ، کوئی اشعری ہوتا ہے تو کوئی قبطی عیسائی، چنانچہ خود حسن بنا کے بعض مشیر قبطی ہوا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہیکہ بعض اخوانی گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں مگر انہیں کوئی ٹوکنے والا نہیں ہوتا۔ الا ما شاء اللہ**

میں کہتا ہوں: یقیناً اخوانی اسی بھیڑ جمع کرنے کی سیاست پر چلتے آئے ہیں، اسی لئے اگر کوئی انہیں میں سے کسی پر کوئی نکیر کرنا چاہے تو اسی پر نکیر کیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: ہم نوجوانوں کو بانٹنا نہیں چاہتے؛ ہم انہیں اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، اللہ کی پناہ ایسی جہالت سے۔

**شیخ عبدالمحسن العباد حفظہ اللہ** نے اخوانی منہج پر نقد کرتے ہوئے کہا: ''یہ کسی بھی ایرے غیرے کو اکٹھا کر لیتے ہیں یہاں تک کہ اس رافضی کو بھی ساتھ لے لیتے ہیں جو صحابہ سے دشمنی اور نفرت کرتا ہے''۔

**سوال**: **شیخ احمد بن یحیی النجمی** سے سوال کیا گیا: کیا اخوان المسلمین کے اندر مختلف فرقے پائے جاتے ہیں جیسے رافضی، صوفی اور معتزلہ وغیرہ یا یہ صرف سنی جماعت ہے؟

**جواب**: تو آپ نے جواب دیا: ''وہ تو خود اس کا اعتراف کرتے ہیں، اور جو اس جماعت کو چھوڑ کر آئے ہیں وہ بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں، یہاں تک کہ محمد سرور جوان

کے ساتھ دسیوں سال رہے، ان پر نقد کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ ایسی جماعت ہے جسکے اندر صوفی بھی ہیں اور معتزلی بھی، اور مختلف فکر کے لوگ پائے جاتے ہیں اور جو جماعت ایسی ہو اس سے کسی کامیابی یا خیر کی امید نہیں ۔

بلا شبہ اس حقیقت کا اعتراف ان کے سربراہوں نے خود کیا ہے، بایں طور پر کہ وہ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں شامل ہونے والے سب مسلمان ہیں، اور مسلمان کہہ کر یہ لوگ اپنی جماعت کے اندر ہر طرح کے لوگوں کو شامل کرتے ہیں تا کہ ان کی تعداد بڑھ جائے، اور پارلمانی انتخاب میں انہیں ووٹ زیادہ سے زیادہ ملے، ان کا یہی آخری مقصد ہوتا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون“

## ○ اکتیسواں ملاحظہ:

**ان کے سربراہوں کا اپنے پیروکاروں کے دلوں میں یہ بات بٹھادینا کہ یہی جماعت سب سے افضل ہے، کیونکہ اس کے اندر ہر چیز شامل ہے، اس طرح یہ کمزور عقل والوں کو بیوقوف بناتے ہیں، اور دیگر جماعتوں کا ذکر آتا ہے تو یہ اس وقت اپنے پیروکاروں کے سامنے سلفیت اور اہل سنت والجماعت کا ذکر نہیں کرتے۔**

اخوانی مفکر سعید حوی نے کہا: ''معتبر فقہاء الدعوہ اخوان المسلمین کو مسلمانوں کی جماعت مانتے ہیں، لیکن اگر ہم اس جماعت کے اندر مزید ترقی کرلیں تو ایک دن ضرور مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہو جائے گی، ہم عصمت کا دعوی تو نہیں کرتے لیکن دوسری جماعتیں بھی غیر معصوم نہیں ہیں، ہم کمال کا بھی دعوی نہیں کرتے لیکن دوسرے بھی تو ایسے نہیں ہیں''۔ [المدخل الی دعوۃ الاخوان المسلمین:21]

میں کہتا ہوں: اسی طرح کی تلبیسات اور مغالطوں کے ذریعے ان کے مفکرین اپنے پیروکاروں کو بیوقوف بناتے ہیں اور انکی برین واشنگ کرتے ہیں تاکہ اس فاسد منہج کو ان کے دلوں میں محبوب بنا کر پیش کریں، اس لئے نوجوانو! ان کے دھوکوں اور مغالطوں سے بچ کر رہو۔

## ○ بتیسواں ملاحظہ:

**ان کے سربراہوں کا اپنے پیروکاروں کے دلوں میں یہ بات بٹھادینا کہ اخوانی،تبلیغی اورحزب التحریرجیسی جماعتوں میں جوبھی اختلاف ہے وہ اختلاف تنوع ہے نہ کہ اختلاف تضاد۔**

جبکہ یہ جھوٹ اورحقائق کاانکارہے،زمینی حقیقت اس کے برعکس ہے،دراصل یہ ایسا کہہ کراپنے پیروکاروں کواپنے فاسدمنہج پرقانع کرنے کی کوشش کرتے ہیں،اوریہ کہ اس طرح کی جماعتوں کااس جماعت کے اندرآنے سےکوئی فرق نہیں پڑے گا۔

اخوانی نادرالنوری اپنی کتاب [رسائل الاخاء] کےاندرتعاون اوراختلاف تنوع ہی کوثابت کرتے ہوئےلکھتاہے:”امت کی مصلحتیں متعددہیں،کتنی بھی کوشش کرلیں امت کی ضرورتیں پوری نہیں ہوسکتیں،کیونکہ ایک طرف علماءکی کمزوری اورمسلمانوں کی جہالت رہی ہےتو دوسری طرف حکام کی لاپرواہی نے اہم کرداراداکیاہے،اورآج ہمیں بڑے بڑے مسائل کاسامناہے،اس لئےضروری ہےکہ ہم ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح ایک صف میں کھڑےہوجائیں اوراتحادبناکررہیں،اختلاف کادائرہ خواہ کتناہی وسیع کیوں نہ ہو،اورحالات وظروف اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ ہم سب کاایک ہی موقف ہو،ہر جماعت اسی کے لیے تیاری کرے،مسلمانوں کی مصلحت کو پوراکرنے کی خاطر،ہوسکتاہےسارےمسلمان ایک جماعت کےتحت متحدنہ ہوسکیں،اوران کے اندر اختلاف باقی رہے،اوریہی اختلاف ہمارے لئے رحمت ہوگی نہ کہ زحمت،اوریہ اختلاف رحمت اسی وقت ہوگی جب یہ اختلاف تعدداورتنوع ہوگا،تضاداورتناقض نہیں،اوریہی شرعی مصلحت بھی ہےکہ ہم اسی تعاون پرقائم رہیں،ایک جماعت ہوگی جوخرافات اور

شرک سے عقیدے کو آزاد کرے گی اور کتاب وسنت کے مطابق مسلمانوں کے عقیدے کی تصحیح کرے گی، دوسری جماعت ہوگی جو مسلمانوں کے عمل اور عبادت کی تصحیح کرے گی اور اسے بدعات سے پاک کرکے لوگوں کو دین سکھائے گی، تیسری جماعت ہوگی جو اسلامی نظام پیش کرے گی اور زمینی حقیقت کے مطابق پلاننگ لائے گی جیسے معاشی نظام ،چوتھی جماعت ہوگی جو غیر مسلموں میں دعوت وتبلیغ کیلئے فارغ ہوگی اور پانچویں جماعت ہوگی جو مسلمانوں کے عائلی امور کا دھیان دے گی جیسے بے پردگی اور بے حیائی وغیرہ، اور چھٹی جماعت ہوگی جو سیاسی امور کا دھیان دے گی اور انتخابی جنگ لڑے گی اور مغرب پرستی اور الحاد کا مقابلہ کرے گی،اور ساتویں جماعت ہوگی جو مسلم بچوں کی تربیت کا خیال کرے گی اور نفوس وافکار کی محافظت کرے گی،اور آٹھویں جماعت ہوگی جو ہر میدان میں یا چند میدانوں میں کام کرے گی حالات وظروف اور امکانیات کے حساب سے،اس طرح جماعتیں بڑھتی رہیں گی اور دائرہ عمل بھی بڑھتا رہے گا،اور یہ سب کچھ اللہ کی خاطر محبت ،اور تعاون علی الخیر کی بنیاد پر ہوگا،امت مسلمہ کی مصلحت پوری ہوگی اور ہر ایک دوسرے کے ساتھ حسن ظن رکھیں گے،اور اختلافی امور میں تسامح برتیں گے اور بحیثیت مسلمان ایک دوسرے سے مل کر رہیں گے،جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ﴾ [الصف:۴]

ترجمہ: بلاشبہ اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں، جیسے وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔ [رسائل الاخاء:25-26]

میں کہتا ہوں کہ یہ مقالہ مغالطوں اور دھوکوں پر مشتمل ہے جنہیں اخوانی ہمیشہ سے استعمال کرتے رہے ہیں:

① **پہلی چیز:** موصوف کا قول: ''اور آج ہمیں بڑے بڑے مسائل کا سامنا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہم ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح ایک صف میں کھڑے ہو جائیں اور اتحاد بنا کر رہیں، اختلاف کا دائرہ خواہ کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو'' یہ ہے۔

میں کہتا ہوں: ولاء اور براء جیسے عقیدے کے ساتھ اس سے بڑھ کر کھلواڑ کیا ہوگا، اس کا اللہ کے اس قول سے آخر کیا تعلق ہے: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ [سورہ التوبہ:۷۱]

**ترجمہ:** اور مومن مرد اور مومن عورتیں، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں۔

آیت صاف صاف کہہ رہی ہے کہ ایک مومن ہی مومن کا دوست اور اس سے محبت کرنے والا ہو سکتا ہے، جہاں تک غیر مومن کا مسئلہ ہے؛ تو اگر وہ پورے طور پر مومن ہی نہیں ہے تو اسکے لئے ولاء اور محبت کا کوئی سوال ہی نہیں ہے، لیکن اگر وہ گنہگار مسلمان ہے تو اس سے محبت کی جائے گی اس کی طاعت اور عبادت کے بقدر، اور اس سے بغض رکھا جائے گا اسکی معصیت کے بقدر، اور اختلاف کا دائرہ کچھ بھی ہو اگر عقیدہ میں ہے تو وہ اختلاف باقی رہے گا، یہ صرف اخوانیوں کے یہاں ہی پایا جاتا ہے کہ کوئی اشعری ہے تو کوئی صوفی اور کوئی قبوری۔

② **دوسری چیز:** اور موصوف کا قول: ''اور ہر ایک دوسرے کے ساتھ حسن ظن رکھیں گے، اور اختلافی امور میں تسامح برتیں گے اور بحیثیت مسلمان ایک دوسرے سے مل کر رہیں گے'' یہ ہے۔

جبکہ میں کہتا ہوں: موصوف کے اس قول کے مطابق اگر وہ مسلم ہے مگر خارجی عقیدہ رکھتا ہے، پھر ہم پر ضروری ہے کہ اس کے ساتھ حسن ظن رکھیں اور اس کے ساتھ تسامح سے کام لیں، اسی طرح اگر وہ اہل تفویض میں سے ہے یا اشعری ہے تو بھی ہم پر ضروری ہے کہ اس کے ساتھ حسن ظن رکھیں اور اس کے ساتھ تسامح سے کام لیں، اور اس

پر کوئی نکیر نہ کریں، اور اسی طرح تمام باطل افکار کے حاملین کا ذکر کر ڈالیں، اس طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ معطل ہو کر رہ جائے گا۔

③ **تیسری چیز:** موصوف کا یہ قول ہے: ''اور یہی اختلاف ہمارے لئے رحمت ہوگی نہ کہ زحمت، اور یہ اختلاف رحمت اسی وقت ہوگی جب یہ اختلاف تعدد اور تنوع ہوگا، تضاد اور تناقض نہیں، اور یہی شرعی مصلحت بھی ہے کہ ہم اسی تعاون پر قائم رہیں، ایک جماعت ہوگی جو خرافات اور شرک سے عقیدے کو آزاد کرے گی اور کتاب وسنت کے مطابق مسلمانوں کے عقیدے کی تصحیح کرے گی۔۔۔۔۔۔آخر تک''۔

اور میں کہتا ہوں: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اختلاف تنوع ہو اور افکار ومشارب اور مناہج مختلف ہوں، ایک جماعت توحید میں متساہل ہو، بدعتوں کو عبادت سمجھے، اور دوسری جماعت اسی کام کو حرام سمجھے، اور ایک جماعت یہود ونصاری کو اپنا دشمن سمجھے اور دوسری جماعت یہ کہے کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے اندر کوئی دینی اختلاف نہیں، اور عیسائیوں کو مسلمانوں کا دوست سمجھے۔

اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک جماعت تعصب اور مذموم گروہ بندی سے نفرت کرے اور دوسری جماعت اسی کی طرف دعوت دے، اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک جماعت خوارج کی راہ پر چل کر حکمرانوں کے خلاف خروج کا عقیدہ رکھے اور دوسری جماعت اس کا انکار کرے؟!

اس سے واضح ہوا کہ سارے اختلاف کا تعلق اختلاف تضاد سے ہے نہ کہ اختلاف تنوع سے، یہ صرف اخوانی رہنماؤں کا مغالطہ اور ڈھکوسلہ ہے جو صرف اپنے جاہل پیروکاروں پر چلاتے ہیں اور انہیں اپنے اسی ست رنگے منہج پر قانع کر لیتے ہیں، اللہ سے ہم ہدایت اور حق پر ثبات قدمی کی دعاء کرتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

## ○ تیتیسواں ملاحظہ:

**ان کے سربراہوں کا اپنے پیروکاروں کے دلوں میں یہ بات بٹھادینا کہ اس زمانے میں دعوت کا کام اسی وقت ممکن ہوگا جب تک معاصر جماعتوں میں سے کسی جماعت کے ساتھ ملا نہ جائے۔**

**شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ نے کہا:**

''کچھ لوگوں کا یہ کہنا کہ دعوت کا کام اسی وقت ممکن ہوگا جب تک معاصر جماعتوں میں سے کسی جماعت کے ساتھ ملا نہ جائے۔تو ہم کہیں گے کہ یہ قول درست نہیں ہے؛ بلکہ دعوت کا کام اس وقت زیادہ مضبوطی سے ہوگا جب اسے کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے تحت کیا جائے نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کی پیروی کی روشنی میں''۔

البیانونی نے اپنی کتاب [وحدة العمل الاسلامی بین الامل والواقع] کے اندر کہا:

''اور کچھ تو ایسے ہیں جو اسلامی جماعتوں کے تعدد کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے، جس کی وجہ سے وہ اپنے تصرفات اور موقف سے ان جماعتوں کو نقصان پہونچاتے ہیں، کتنے مسلم نوجوان ایسے ہیں جو اسلامی جماعتوں کے تعدد کو اسلامی کاز کی وحدت کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں؛ کہ آخر کیسے ممکن ہے کہ متعدد جماعتوں کے ذریعے کوئی متحد اسلامی کاز ہوسکے؟! حالانکہ اگر دین کے کسی ایک مسئلے میں مختلف علمی آراء کا پایا جانا فطری اور شرعی طور پر درست ہے تو کیا متعدد جماعتوں کی وجہ سے کسی متحد اسلامی کاز کو فطری اور شرعی طور پر نہیں کرسکتے بطور خاص اس زمانے میں؟

اسی طرح اخوانی میگزین (المنار) جس نے نوجوانوں کو دہشت گرد بنانے میں

بہت بڑا رول ادا کیا ہے، ''الخلافة الضائعة'' کے عنوان سے لکھتا ہے:

''ضروری ہے کہ ہر علاقے میں سیاسی تحریکیں اور عصری جماعتیں ہوں؛ جو ایک اسلامی عالمی تنظیم کے قیام کی دعوت دیں، اسی وقت سیاسی تحریکوں کی کامیابی کے ساتھ ساتھ دینی فقہی تحریکیں بھی جنم لیں گی اور پھر امت کے اندر اتحاد، شوری اور دیگر اسلامی مبادئیات وجود میں آئیں گے''۔ [مجلۃ المنار:36]

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی اخوانیوں کا ایک دھوکہ ہے کہ کس طرح کاتب یہ ضروری قرار دے رہا ہے کہ مسلمانوں کے ہر علاقے میں ایک سیاسی تحریک ہو، اب حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا بچا ہے۔

اور میں یہ بھی کہتا ہوں: کیا تم لوگوں نے ان قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کو نہیں پڑھا جو امت کے اندر گروہ بندی اور تفرقہ بازی سے روکتی ہیں۔

آخر ان سیاسی تحریکوں اور جماعتوں کا کیا کردار ہوگا؛ کاتب کے حساب سے ان کے ذریعے ایک عالمی تنظیم قائم کی جائے گی، اور کامیابی کی صورت میں وحدت امت کی بنیاد پر ان کا ایک صدر ہوگا۔

میں کہتا ہوں: کیا انبیاء ورسل کا دعوت وتبلیغ کے میدان میں یہی طریقہ تھا؟ وہ تو توحید باری تعالی اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دیتے تھے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ [النحل:٣٦]

ترجمہ: اور بلاشبہ یقینا ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔

مزید ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا

نُوحِيٓ إِلَيۡهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعۡبُدُونِ﴾ [الأنبیاء:۲۵]

**ترجمہ:** اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف یہ وحی کرتے تھے کہ حقیقت یہ ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کرو۔

اور کیا اللہ تعالی نے ہمیں عالمی تنظیموں کے بنانے کا مکلف بنایا ہے، اور کیا اگر ان تنظیموں اور سیاسی تحریکوں کو کامیابی مل جاتی ہے تو کیا مسلمانوں کو وحدت امت کی بنیاد پر اپنا ایک لیڈر منتخب کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔ یہ بہت بڑی بہتان ہے۔

اور میں کہتا ہوں: دکتور نجم عبد الکریم نے سچ کہا تھا جب انہوں نے اخبار الشرق الاوسط : ۶/۱۲/۱۴۲۰ میں "الاخوان المسلمون اللعبة السیاسیه باسم الاسلام" کے عنوان سے لکھا تھا:

"اخوانیوں کا مقصد سیاسی اور کرسی کا حصول ہوتا ہے، اور انکا خلافت کی طرف لوگوں کو بلانا اور ابھارنا محض دکھاوا ہے، اور یہ رسولوں کی دعوت کے خلاف ہے، بلکہ یہ سیاسی انارکی اور دہشت گردانہ فکر ہے، جسے یہ ہمارے نوجوانوں کے درمیان پھیلاتے ہیں، اس سے انہیں روکنا واجب ہے"۔

اور حقیقی دعوت اسی وقت کامیاب ہوسکتی ہے جب اللہ کے رسولوں کی طرح توحید باری تعالی کی طرف دعوت دی جائے، شرک، اہل شرک، بدعت اور اہل بدعت سے دور رہنے اور اسے چھوڑنے کو کہا جائے، اور علم وبصیرت اور حکمت وموعظت کے ساتھ دعوت دی جائے، بغاوت، انقلاب اور مظاہروں کے ذریعے کچھ نہیں ہوگا، مسلمانوں کو اس طرح کے افکار سے بچنا ضروری ہے، جو آج ہمارے گھروں تک پہونچ چکے ہیں۔

۞۞۞

## ○ چونتیسواں ملاحظہ:

**اخوانی اپنا زیادہ تر وقت اخبارات ومیگزین پڑھنے میں گزارتے ہیں، اسی طرح فکری کتابوں کو پڑھتے ہیں جیسا کہ ان کا گمان ہے، اور انہیں کتابوں کا پڑھنے والا ان کے نزدیک مفکر ہوتا ہے، اور جو ایسی کتابوں کو نہ پڑھے وہ حقیقت حال اور حالات حاضرہ سے نابلد ہوتا ہے۔**

میں کہتا ہوں کہ ایسی کتابوں کو پڑھ کر آخر کون سا علم حاصل ہوگا؛ سوائے افلاس کے کچھ نہیں ہاتھ آئے گا، حق اور مناسب یہ ہے کہ وقت کو علم نافع کے حصول میں لگانا چاہیئے، جو راستے کو منور کرے، اور دعوت کے میدان میں بصیرت حاصل ہو، جیسا کہ **امام مالک رحمہ اللہ** نے کہا: ''کچھ لوگ عبادت میں پڑ کر علم کو ضائع کر دیا، پھر وہی لوگ تلوار لے کر امت محمدیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، لیکن اگر انہوں نے علم حاصل کیا ہوتا تو اس سے باز رہتے''۔

## ○ پینتیسواں ملاحظہ:

### اغوا اور قتل کی سازش، اور اخوانیوں کی حالت سے یہ واضح ہے۔

جیسا کہ خود ایک اخوانی احمد عادل نے اپنی کتاب [النقط فوق الحروف: ۲۷۷] کے اندر لکھا ہے: ''وزیر داخلہ نقراشی نے جب اخوان المسلمین کے کالعدم ہونے کا حکم جاری کیا اس کے تین ہی ہفتے کے اندر نقراشی وزارت داخلہ کے اندر اخوانی گولی سے ڈھیر ہو گیا''۔

جبکہ اس طرح کے قتل پر عبد الرحمن بن عبد الخالق نے نکیر کرتے ہوئے کہا:

''آج ہم سیاسی قتل اور تخریبی اعمال اور باطل کے خلاف باطل سے مدد مانگنے جیسے امور میں مبتلا ہیں ان لوگوں کے ذریعے جو خود کو دعوت کے میدان میں سب سے آگے تصور کرتے ہیں''۔

**میں کہتا ہوں:** اغوا اور سیاسی قتل کی مثال املاک کو تباہ کرنا بھی ہے، معاہد کافر کو جان بوجھ کر قتل کرنا بھی ہے، اس طرح کے اعمال قبیح ہیں، یہ خیانت اور ملک کے ساتھ غداری ہے۔

ارشاد باری ہے: ﴿وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ﴾ [سورہ یوسف: ۵۲]

اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی چال کو کامیاب نہیں کرتا۔

اور نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

"لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ، يُنصَبُ عِندَ رَأسِهِ, يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ"۔

ترجمہ: ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جھنڈا ہوگا، جو اسکے سرین کے پاس اونچا کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: یہ دغابازی ہے فلانے کی ہے۔ [صحیح مسلم: 1735]

اس کی حرمت کا فتوی ہمارے علمائے کرام نے دیا ہے، ان میں سرفہرست شیخ ابن

باز، شیخ البانی، شیخ العثیمین، اور شیخ صالح الفوزان وغیرہ ہیں۔

اخبار الشرق الاوسط : ۶/۱۲/۱۴۲۰ میں "الاخوان المسلمون اللعبة السیاسیه باسم الاسلام" کے عنوان سے آیا ہے:

''اخوانی تحریک میں عقیدے کو ہمیشہ سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا، اور مصر کے اندر سرکاری بیانات یہ واضح کرتے ہیں کہ ان کا تعلق ہمیشہ انگریزوں سے رہا ہے، چنانچہ انہیں پہلا تعاون استعماری کمپنی سویز کینال سے ملا تھا، اور یہی تعاون اخوانی جماعت کے اندر پہلے اختلاف کا سبب بنا تھا، اسی طرح برطانوی سفارت خانے کے مشرقی امور کے مشیر مسٹر ایویٹر سے ان کے تعلقات تھے، جسے ہر کوئی جانتا ہے۔

اور جب حسن ہضیبی نے انقلاب کے وقت جمال عبد الناصر سے ملاقات کی تو عورتوں پر حجاب کے فرض کرنے اور سینما گھروں کے بند کرنے کا مطالبہ کیا، اس وقت عبد الناصر نے جواب دیا: تمہاری بیٹی بے پردہ رہتی ہے، پہلے اپنی بیٹی پر یہ قانون لاگو کرو، حجاب قانون سے لاگو نہیں کیا جاتا، بلکہ یہ ذاتی اطمینان سے ہوتا ہے، اور پہلے خاندان سے شروع ہوتا ہے''۔

اور جب مصری صدر کے قتل کی ناکام کوشش کے بعد محمود عبد اللطیف کی تحقیق کی جانے لگی تو یہ ظاہر ہوا کہ اخوانی تحریک تین دائروں میں مرکوز ہے:

① **پہلا:** خفیہ مسلح فدائی تنظیم جس کا مقصد سیاسی قتل کرنا تھا۔

② **دوسرا:** اسلحوں کا ڈپو۔

③ **تیسرا:** بیرونی امداد۔

عجیب بات یہ ہیکہ ان لوگوں نے عبد الناصر پر جو الزام لگا کر اسے قتل کرنا چاہا وہ یہ ہیکہ وہ عراقی صدر نوری سعید اور ایرانی صدر زاہدی کے لیے کام کرتا ہے، اس لئے جمال، نوری

سعیداور زاہدی سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی، اور ایک دستاویز پایا گیا جو ہنداوی دویر کی تحریر میں لکھا ہوا تھا جوکہ اخوانیوں کے اعلی قیادت میں شمار کیا جاتا ہے، اس دستاویز میں کہتا ہے: اللہ کو پسند ہے کہ راہ خدا میں اس گرم خون کو دیکھے۔

اور جس وقت ہنداوی نے خود کو حکومت کے حوالے کیا تو یہ اعتراف کیا تھا:

①-مصری صدر کو قتل کرنے کے لیے اسے حکم ملا تھا، اور اس نے اس مہم پر محمود عبداللطیف کو لگایا تھا۔

②-محمود عبداللطیف کو ریوالور اسی نے دی تھی، وہ بھی عبدالقادر عودہ کی آفس میں ان کے سامنے۔

③-حکم نامے کے اندر انقلابی کمانڈنگ کونسل کے تمام ارکان کو قتل کرنے کا حکم تھا سوائے محمد نجیب کے۔

④-حکم نامے کے اندر ۱۵۰/ سے زائد پولیس افسروں سے چھٹکارا پانے کا حکم تھا چاہے انہیں قتل کر کے یا ان کے گھروں سے اغوا کر کے۔

⑤-اغوا اور قتل کی اس مہم کے بعد اخوانی جماعت حکومت کے تمام محکموں پر قبضہ کریں گے۔

⑥-اس کے لئے ایک اعلی کونسل کی تشکیل دی جائے گی جو ملک کے معاملات کو سنبھالے گی، اس کونسل کے ارکان میں عبدالرحمن عزام اور محمد عشماوی باشا تھے جو حسن عشماوی کے والد ہیں۔

اس تحقیق کے اندر یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک خفیہ تنظیم بھی ہے جسے یہ مہم دیا گیا ہے کہ قاہرہ، اسکندریہ اور دوسرے شہروں میں پائے جانے والے اہم سرکاری محکموں کو بم سے اڑانا ہے۔

زینب غزالی جو کہ اخوانیوں کے یہاں اعلی قیادت میں شمار ہوتی ہے، کہتی ہے:

''ہم یہ بتادیں کہ اس وقت ہماری پلاننگ میں یہ بھی تھا کہ قناطر خیریہ اور بجلی اسٹیشنوں کو بم سے اڑادیا جائے، بعض سرکاری خبر نشر کرنے والوں، بعض فنکاروں، بعض صحافیوں اور ان کے علاوہ بعض اہم شخصیات کو قتل کردیا جائے''۔

حقیقت یہی ہے کہ اخوانیوں کا مصری حکومت سے کبھی کوئی دینی اختلاف نہیں رہا ہے، بلکہ صرف سیاسی اختلاف رہا ہے، پچھلی صدی کی بیس کی دہائی میں مصر کے اندر جب یہ تحریک پیدا ہوئی تھی اس وقت ممکن ہے دینی عقیدہ اس کے ترجیحات میں رہا ہو، مگر تجربات یہ بتارہے ہیں کہ اس تحریک کے اندر عقیدہ صرف ایک وسیلہ رہا ہے، ان کے سیاسی مقاصد اس وقت واضح ہو کر سامنے آجاتے ہیں جب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی تحریکیں خود آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھالیتی ہیں۔

## ○ چھتیسواں ملاحظہ:

**یہ اپنی دعوت کے اندر صرف نوجوانوں پر دھیان دیتے ہیں، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ یہ تعلیم وتربیت میں اپنی تمام تر توجہ انہیں نوجوانوں پر دیتے ہیں۔**

**شیخ عبداللہ الغدیان** نے اخوانی جماعت اور تبلیغی جماعت پر کلام کرتے ہوئے کہا:

”حقیقت یہ ہیکہ ان جماعتوں نے ہمارے ملک میں آ کر بری تحریکیں شروع کر دیں: کیونکہ ان کا نشانہ صرف نوجوان ہوتے ہیں: انہیں زیادہ عمر کے لوگوں کی ضرورت نہیں ہوتی، یہ صرف مدارس اور یونیورسٹیوں کے طلبہ کو پھسلاتے اور بہلاتے ہیں“۔

**میں کہتا ہوں:** یہ امر مشاہد ہے، اور امر مشاہد خبر کی طرح نہیں ہوتا، اور ان کا یہ طرز عمل نبی ﷺ، صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے مصلحین دعاۃ اور علمائے ربانیین کے طرز عمل کے بالکل خلاف ہے، جو کہ سماج کے تمام افراد کو دعوت دیتے تھے، ان کا تعلق چاہے نوجوانوں سے ہو یا بوڑھوں سے یا بچوں سے، وہ سارے لوگوں کی تعلیم وتربیت اور ہدایت کی فکر کرتے تھے، دوسرے یہ کہ سماج کے دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف نوجوانوں پر دھیان دینا یہ ماسونیت کی پہچان ہے، اللہ ہمیں ان کے طریقے سے بچائے۔

**شیخ عبدالرحمن** دوسری نے کہا:

”ماسونیت کی تیرہویں محفل نے وصیت کرتے ہوئے کہا: بچوں کی تربیت ہمارے مقررہ منہج کے مطابق ہونی چاہیئے، اور نوجوانوں پر غلبہ حاصل کرنا ماسونیت کا پہلا مقصد ہے، بوڑھوں اور عمر دراز لوگوں کو چھوڑ کر صرف نوجوانوں کے لیے فارغ رہو، اور بچوں کے لیے بھی وقت نکالو کہ پہلا اثر جلدی نہیں مٹتا“۔[صفوۃ الآثار:2/202]

۞ ۞ ۞

## ○ سینتیسواں ملاحظہ:

**بعض حکومتی کاز کو اپنی سرگرمیوں کو وسعت دینے کے لیے استعمال کرنا، اور اس سرکاری کاز کے سائے میں اپنے دائرہ کار کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کرنا۔**

جیسے ہیئہ، جوالہ اور کشافہ کے نشاطات، اور تحفیظ القرآن کے ماتحت چلنے والے تمام خیراتی ادارے، اسی طرح تعلیمی اداروں میں چلنے والے طلبہ سرگرمیوں کے شعبے، اسی طرح کالجوں میں چلنے والے طلبہ سرگرمیوں کے شعبے، اسی طرح مخیمات، گرمائی مراکز اور شرعی دوروں کا استغلا ل کرنا، اسی طرح ہیئۃ الاغاثہ العالمیہ اور الندوۃ العالمیہ للشباب الاسلامی جیسے عالمی خیراتی اداروں پر قابض ہو کر انہیں استعمال کرنا۔

اس تعلق سے ان پر نظر رکھنے کیلئے حکومت کو چاہیئے کہ ان اہم سرکاری امور کیلئے صرف سلفیوں کو لگائے اور دیکھے کہ منہج، عقیدہ اور دعوت دین کے اندر سلفی ہے کہ نہیں، تعصب اور تحزب سے پاک ہے کہ نہیں، اور اس سلسلے میں لائق اعتبار اہل علم سے مشورہ کیا جائے۔

## ○اڑتیسواں ملاحظہ:

یہ اپنے رہنماؤں اور اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کی خوب مدح سرائی کرتے ہیں، انہیں بڑے بڑے القاب سے نوازتے ہیں، محض اس لئے تاکہ لوگوں کی نظریں ان کی طرف پھیر سکیں، اور علم کے اندر پہاڑ جیسے کبار اہل علم سے لوگوں کو دور کرسکیں، مثلا امام، شہید کا لقب کہ جب یہ کسی کی بات کا حوالہ دیں گے تو ایسے القاب استعمال کریں گے تاکہ لوگ اس پر توجہ دیں، گویا لوگ کسی امام کی بات سن رہے ہیں۔

اسی طرح یہ اپنے منہج کی خوب تعریف کرتے ہیں، جیسے ان کا یہ قول:

ان للاخوان صرحا　　　　كل ما فيه حسن

لا تسلنى من بناه　　　　انه البنا حسن

اخوانیوں کے اس محل کے اندر ساری چیزیں خوبصورت ہیں، یہ نہ پوچھیں اسے کس نے بنایا، اسے حسن بنانے بنایا ہے۔

اللہ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت دے اور ضلالت وگمراہی کے راستے سے بچائے۔

## ○ انچالیسواں ملاحظہ:

**دنیا کے اندر جہاں بھی اخوانی جماعت میں شامل لوگ پائے جاتے ہیں ان سے لگاؤ رکھنا، خواہ وہ شرک عظیم اور بھیانک بدعات وخرافات ہی میں کیوں نہ مبتلا ہوں، بلکہ یہ ان کا مرتے دم تک دفاع کرتے ہیں اور ان کے حق میں واہیات قسم کے عذر لنگ بھی پیش کرتے ہیں۔**

پھر آخر ولاء براء کا عقیدہ کہاں گیا؟ اللہ، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے حکمرانوں اور عام لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ کہاں گیا؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کہاں گیا؟ اللہ کے محارم پر غیرت کہاں مرگئی؟

یہ ساری چیزیں اس جماعت کے اندر آتے ہی پاک ہو جاتی ہیں، ہم اللہ سے سلامتی اور عافیت چاہتے ہیں۔

## ○ چالیسواں ملاحظہ:

**اعلی سرکاری عہدوں اور مناصب کو حاصل کرنا تاکہ ان کے واسطے اپنی جماعت کی خدمت اچھی طرح کرسکیں۔**

اسی لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی بھی جگہ اور عہدے پر رکھنے کے لیے آدمی کے بارے میں اچھی طرح جانچ کرلی جائے اور اسی کو لیا جائے جو سلفی العقیدہ ہو، گروہ بندی سے دور ہو، اور اس کے لئے ضروری ہے کہ راسخ العلم سلفی علماء سے اس طرح کا عہدہ دیتے وقت مشورہ لیا جائے۔

❁ ❁ ❁

## ○ اکتالیسواں ملاحظہ:

**اخوانی تنظیم کا یہ سب سے بڑا مقصد ہے کہ جب کوئی نوجوان ان کے یہاں کسی علمی حلقے یا کسی مرکز کے واسطے آتا ہے تو سب سے پہلے یہ اسے اخوانی منہج کا تعارف کراتے ہیں اور خوبصورت اور محبوب بنا کر پیش کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ آخری مرحلے میں پہونچتے پہونچتے دل سے محبت کرنے لگتا ہے، پھر اس وقت اسے تنظیم میں داخل کیا جاتا ہے، اس وقت یہ بیچارہ سمجھتا ہے کہ اس نے کوئی بڑا اشرف حاصل کرلیا۔**

اخوانی رہنما علی عشماوی کہتے ہیں: ''عالم عربی کے اندر یہ تمام اسلامی تنظیموں کی ماں ہے، کیونکہ یہ سب سے قدیم ہے، باقی تنظیمیں اسی سے نکلی ہیں، اور سارے انحرافات اسی اخوانی جماعت سے شروع ہوتے ہیں''۔ [التاریخ السری لجماعۃ الاخوان المسلمین:3-4]

عبداللہ بن ناصح علوان کہتے ہیں:

''جہاں تک تنظیمی مسئلہ ہے تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے، تمام اسلامی تحریکوں اور جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ان کا دھیان دیں اور اس کے لئے وہ پوری کوشش صرف کریں، کیونکہ تنظیم کے اندر کوئی بھی غلطی یا خلل جماعت کی بنیاد کو ہلا سکتی ہے۔ اس لئے ایسی قاتل جماعتوں اور ان کے سازشی اور مکار جالوں سے بچ کر رہنا چاہیئے جو اس مبارک ملک کے نوجوانوں کو شکار کر کے انہیں گمراہ کر رہے ہیں''۔ [عقبات فی طریق الدعاۃ:2/512]

## ○ بیالیسواں ملاحظہ:

### اخوانی منہج میں بیعت اور اس کے دس ارکان، جوکہ ایک بدعتی امر ہے۔

کیونکہ بیعت حاکم اعلی سے ہوتی ہے، چنانچہ جس نے بھی حاکم اعلی کو چھوڑ کر کسی دوسرے فرد سے بیعت لی اس نے بدعت کا ارتکاب کیا، پھر سلف میں سے کسی سے یہ منقول نہیں کہ وہ کسی سے بیعت لیتے تھے، اور کہا گیا:

كُلُّ خَيْرٍ فِي اتِّباعِ مَن سَلَفَ　　　وكُلُّ شَرٍّ فِي ابْتِداعِ مَن خَلَفَ

سلف کی اتباع ہی میں ہر خیر ہے، اور خلف کے بدعت میں ہر برائی ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا:

وخَيْرُ الأُمُورِ السّالِفاتُ عَلى الهُدى　　　وشَرُّ الأُمُورِ المُحْدَثاتُ البَدائِعُ

سب سے بہتر امور وہی ہیں جو ہدایت پر ہیں، اور بدعتی نئی ایجاد کردہ امور سب سے برے ہیں۔

حسن بنا نے مجموعۃ الرسائل کے اندر کہا: ''اے میرے سچے بھائیو! ہماری بیعت کے دس ارکان ہیں انہیں یاد کرلو''۔ [رسالۃ التعلیم:268]

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''**سَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ**''، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا، قَالَ: ''**فُوابِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ**''۔ [صحیح مسلم:1842]

ترجمہ: خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا، پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے پہلے بیعت کرلو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو''۔

**اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:**

''اور کسی بھی معلم کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی سے عہد لے جس میں وہ اس سے ہر اس چیز کی موافقت لے جو وہ چاہے، ہر اس سے دوستی طلب کرے جس سے وہ دوستی کرتا ہے، اور دشمنی طلب کرے ہر اس شخص سے جس سے وہ دشمنی کرتا ہے، ایسا جو کرے وہ چنگیز خان اور اس جیسے لوگوں میں شمار ہوگا، جو لوگ اپنی موافقت کرنے والوں کو اپنا دوست سمجھتے ہیں اور مخالفت کرنے والوں کو اپنا دشمن، بلکہ سب لوگوں پر ضروری ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، اور وہی کریں جو اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہو، اور ہر اس چیز کو حرام سمجھیں جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہو، اور اللہ اور اسکے رسول کے حقوق کا خیال کریں''۔[مجموع الفتاوی:16/2:2]

بطور خاص حسن بنا نے رسالۃ التعالیم کے اندر ذکر کیا ہے:''ان کی اطاعت اور حکم کی بجا آوری کا مطلب یہ ہیکہ اسے فوری طور پر پورا کیا جائے ہر حال میں یعنی خوشی غمی اور تکلیف وآسانی ہر حال میں''۔[رسالۃ التعلیم:174]

**شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:**

**سوال**: کیا یہ جائز ہے کہ ایک ہی شخص کی گردن میں دو دو شخص کی بیعت ہو؛ ایک بیعت مسلم حکمران کی اور دوسری بیعت جماعت کے رہنما کی؟

**جواب**: اس پر شیخ نے جواب دیا:

''نہیں! یہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ اس کی گردن میں دو دو بیعت ہو، ایک بیعت مسلم حکمران کی اور دوسری بیعت جماعت کے رہنما کی، جس کی طرف وہ منسوب ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسافرین کے بارے میں یہ کہنا کہ جب تین لوگ ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنالیں اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سے بیعت کرلیا جائے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہیکہ

سفر میں بھی جماعت کا ایک امیر ہو جس کے پاس معاملات حل کئے جائیں تا کہ اختلاف نہ ہو، اور اس سے یہ بھی سمجھ میں آرہا ہے کہ اختلاف کے ہر دروازے کو بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے''۔

**میں کہتا ہوں:** اللہ کے رسول ﷺ نے جس واضح طریقے کو بتایا ہے اس پر یہ عمل کیوں نہیں کرتے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

**"تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَا يَزِيغُ عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ"**

**ترجمہ:** ایک واضح راہ پر میں نے تم لوگوں کو چھوڑا ہے جس کی رات بھی اس کے دن کی طرح ہے، اس سے وہی بھٹک سکتا ہے جو ہلاک ہونے والا ہو۔ [مسند احمد، ابن ماجہ]

نبی پاک ﷺ نے مزید فرمایا:

**"تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ اعتَصَمتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي :كتاب الله وسنتي"**۔ [مستدرک الحاکم]

ترجمہ: میں نے تمہارے درمیان جو چیز چھوڑی ہے اگر اسے مضبوطی سے تھامے رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہوسکتے: وہ چیز اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے۔

اور اخوانی اور دوسرے منہج کی گمراہی کی اصل بنیاد کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور سلف صالح کے طریقوں سے دوری اور خواہشات نفس کی پیروی کرنا ہے۔

اس لئے موت سے پہلے حق کی اتباع ضروری ہے، ورنہ بروز قیامت شرمندگی کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گی۔

## ○ تینتالیسواں ملاحظہ:

## اہل توحید سلفیوں سے ان کی دشمنی؛ اور اخوانی منہج سے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

حسن بنا کہتے ہیں: ''ہمارے اور یہودیوں کے درمیان کوئی دینی اختلاف نہیں ہے۔اور ان کے بعض مشیر عیسائی قبطی تھے، ان کے بعد ایک بڑے اخوانی نے کہا: سارے مسلمان اور عیسائی حقوق وواجبات میں برابر ہیں، اسی طرح اخوانی رہنماؤں نے اہل سنت اور شیعہ کے درمیان تقارب اور اتحاد کی کوشش کی ہے''۔ [الاخون المسلمین احداث صنعت التاریخ: 1/ 409]

اب اس کے بعد ان کا دشمن کون ہوسکتا ہے؟ سوائے ان سلفیوں کے جو کتاب وسنت اور سلف صالحین کے منہج پر چلتے ہیں، جو گروہ بندی اور مذموم تعصب کو نہیں جانتے۔

اور یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اخوانیوں سے سب سے زیادہ انہیں سلفیوں کو تکلیف پہونچی ہے، یہ ان سلفیوں سے ہر جگہ دشمنی کرتے ہیں، بلکہ یہ سلفیوں پر طرح طرح کے الزامات لگاتے اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو ان سے بدظن اور دور کرسکیں۔

افغانستان کے اندر اخوانی رہنما حکمتیار کہتا ہے:

''اسلام کے دشمنوں نے قادیانیوں کے بدلے میں ہمارے اندر ایک دوسرا فتنہ پیدا کردیا ہے اور وہ وہابیت کا فتنہ ہے، وہابیت اسلام کے اندر ایک باہری مذہب ہے جسے گھسایا گیا ہے، اور یہ اسلام کے خلاف استعماری اور صہیونی طاقتوں کی طرف سے

سب سے بڑا خطرہ ہے، کیونکہ اس وقت اعدائے اسلام چاہتے ہیں کہ اسلام کو نقصان پہونچانے کے لیے اس سے اندر ہی سے مقابلہ کریں''۔[القطبیہ :65]

لجنہ دائمہ برائے علمی بحوث وافتاء نے کہا: وہابیت کا لفظ شیخ محمد بن عبدالوہاب ؒ کے دشمنوں نے آپ کی اس دعوت کے لیے استعمال کیا ہے جو صرف توحید کی دعوت دیتے تھے، شرکیات سے لوگوں کو روکتے تھے، وہ تمام طریقوں کو چھوڑ کر صرف محمد ﷺ کے طریقے کی طرف بلاتے تھے۔ان دشمنوں کا مقصد آپ کی دعوت سے لوگوں کو متنفر کرنا اور انہیں آپ کی دعوت سے روکنا ہے، لیکن ان کے دشمنوں کی تمام کوششوں نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہونچایا، بلکہ ان کی دعوت پورے عالم میں پھیل گئی، کیونکہ آپ کی دعوت کی بنیاد کتاب وسنت پر ہے، اس لئے لوگوں نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا، اور اس کی طرف دعوت دینے لگے، اللہ الحمد۔

ان اخوانیوں کی سلفیوں سے شدید دشمنی کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ انہوں نے ایک سلفی عالم شیخ جمیل الرحمن اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا، اور کچھ کو مار کر بھگا دیا، کتاب وسنت پر انکے عمل پیرا ہونے، توحید کی کتابوں کو پڑھانے اور سلفی دعوت کو پھیلانے کی وجہ سے۔

چنانچہ اے مسلم نوجوانو! ایسی مبغوض حزبیت سے دور رہو؛ جو دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن بنا کر دکھاتی ہے، حق کو باطل اور باطل کو حق دکھاتی ہے، یہ سب برین واشنگ کے ذریعے ممکن ہوتا ہے، اور ایسا یہ خفیہ اجتماعات میں کرتے ہیں، جو کہ اخوانی منہج کے بنیادی امور میں سے ہے۔

۞ ۞ ۞

## ○ چوالیسواں ملاحظہ:

**کچھ ایسے فضائل کا اہتمام کرنا جو سلف سے معروف ہیں تا کہ ان پر نوجوانوں کی تربیت کرسکیں جیسے اجتماعی پیمانے پر قیام اللیل کرنا، اجتماعی پیمانے پر روزہ رکھنا، اجتماعی پیمانے پر افطاری کرنا۔**

**سوال**: شیخ احمد بن یحیی النجمی سے سوال کیا گیا: اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بعض لوگوں پر یہ واجب کرے کہ چند معلوم ایام میں نفل روزہ رکھنا ہے، جیسے کوئی کچھ نوجوانوں سے کہے: جمعرات کے دن فلاں کے گھر افطار ہے، اب ایسے موقعے پر میزبان مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ روزہ دار نوجوانوں کو دیکھ کر حیاء میں وہ بھی روزہ رکھے، اس میں کچھ شرعی حرج ہے یا نہیں؟

**جواب**: شیخ نے جواب دیا: ''اس میں سخت شرعی حرج پایا جاتا ہے، ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ اس طرح کچھ لوگوں پر ایسی چیزیں واجب کرتے ہیں جو ان پر واجب نہیں ہوتیں، اور کہتے ہیں: یہ تعلیم کے باب سے ہے، یا عمل خیر پر تعاون کے باب سے ہے، نہیں، یہ ایک باطل عمل ہے، جو ایسا کرے گویا اس نے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ خود کو بھی شارع بنالیا ہے، اور ایسی چیز کو واجب کر دیا ہے جسے اللہ نے واجب نہیں کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ﴾

ترجمہ: یا ان کے لیے کچھ ایسے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین کا وہ طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ [سورہ الشوری: 21]

اور نبی پاک ﷺ نے کبھی بھی کسی پر یہ لازم نہیں کیا کہ وہ قیام اللیل کرے یا نفلی

روزہ رکھے، یا اس طرح کوئی نفلی عبادت لازمی طور پر کرے، چنانچہ اس طرح لازمی بنا کر یہ حزبی جو کر رہے ہیں سب باطل ہے، انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور اس سے توبہ کرنا چاہیئے۔

## ○ پینتالیسواں ملاحظہ:

یہ رمضان کے آخری عشرے اور موسم حج کا استغلال کر کے بچوں اور نوجوانوں کی ایک بڑی بھیڑ اکٹھا کرتے ہیں، اور انہیں لے کر عمرہ یا حج پر جاتے ہیں، سفر کا خرچ اور رہنے کا پورا انتظام ہوتا ہے، لیکن ان پیسوں کا سورس اور مصدر مجہول ہوتا ہے، وہاں مختلف علاقوں اور ملکوں سے بڑے بڑے اخوانی مہمان بن کر آتے ہیں اور ان پر اپنے افکار ونظریات مسلط کرتے ہیں۔

## ○ چھیالیسواں ملاحظہ:

**صباحی رحلات (صبح کے وقت باہر نکلنا) یہ کثرت سے کرتے ہیں، جہاں یہ اپنے قیمتی اوقات کو ضائع کرتے ہیں، لہو ولعب اور ڈرامے بازی نیز گیت وگانے میں مست رہتے ہیں۔**

اس طرح کے ان کے بعض رحلات دو دو تین تین دنوں پر مشتمل ہوتے ہیں، اور کبھی کبھی تو بہت دور چلے جاتے ہیں، اور وہاں دوسرے مختلف علاقوں اور ملکوں سے بڑے بڑے اخوانی مہمان بن کر آتے ہیں اور اپنے افکار ونظریات ان نوجوانوں پر مسلط کرتے ہیں تاکہ یہ اخوانی منہج کو ان کے دلوں میں پیوست کر دیں۔

ایسا کر کے یہ اپنے بانی اور موسس حسن بنا کے منہج پر چل رہے ہیں، چنانچہ حسن بنا نے کہا: تاکہ اخوان آپس میں ایک دوسرے سے مربوط رہیں انہیں درج ذیل امور پر دھیان دینے کی ضرورت ہے:

① ثقافتی رحلات کا انتظام کریں؛ تاکہ آثار قدیمہ، کارخانوں اور دیگر چیزوں کی زیارت کرسکیں۔

② جسمانی ورزش کی خاطر رحلات کا انتظام کریں۔

③ پہاڑوں، صحراؤں یا کھیتوں کی سیر کیلئے بھی رحلات کا انتظام کریں۔

④ نہروں کی سیر کیلئے رحلات کا انتظام کریں تاکہ وہاں جا کر کشتی بازی کریں۔

⑤ سائیکل کے ذریعے مختلف رحلات کا انتظام کریں۔

⑥ ہفتے میں یا علی الاقل دو ہفتے میں ایک بار روزے کا ضرور انتظام کریں۔

⑦ مسجد کے اندر ہفتے میں علی الاقل ایک بار ضرور اکٹھا ہو کر فجر کی نماز پڑھیں۔

⑧ ہفتے یا دو ہفتے میں ایک بار ضرور اخوان کو دوسروں کے ساتھ سونا چاہیئے۔
میں کہتا ہوں: ان میں سے اکثر پر اخوانی یقیناً عمل کر رہے ہیں۔[ مجموعۃ رسائل حسن البنا:375]

## ○ سینتالیسواں ملاحظہ:

**یہ نوجوانوں میں عقلمندوں پر کچھ زیادہ ہی دھیان دیتے ہیں، جبکہ جو کند ذہن ہوتے ہیں اکثر ان کے اندر خیر میں رغبت کچھ زیادہ ہی پائی جاتی ہے، یہ چیز اخوانیوں سے ملنے جلنے والے جانتے ہیں۔**

الراشد نے اپنی کتاب [العقبات] نے اندر کہا:

''دعاۃ کو چاہیئے کہ وہ اپنا تربیتی اور روحانی عمل پہلے شروع کریں، اور اس کا دھیان ان لوگوں پر زیادہ ہونا چاہیئے جو ابھی نئے نئے جماعت میں داخل ہوئے ہوں، کیونکہ اسی مرحلے میں انہیں پاک کیا جاسکتا ہے، تاکہ ان کی زبان صاف ہو، ان کی عقل صیقل ہو اور ان کے اندر زیادہ سے زیادہ اہلیت پیدا ہو جائے، اور آگے چل کر وہ جماعت کے لیے زیادہ مفید بن سکے''۔

اس کی تائید ہمیں شیخ احمد بن یحی النجمی کے اس فتوی سے ملتی ہے جب انہوں نے ایک سوال کے جواب میں دیا تھا، سوال یہ تھا:

**سوال**: کیا بعض نوجوانوں کو چھوڑ کر بعض کے ساتھ انکی عقل اور قوت حافظہ کو دیکھ کر متعین دروس طے کرنا کچھ اسباب کی بنیاد پر جائز ہے؟

**جواب**: تو آپ نے جواب دیا: اس طرح کی تخصیص جائز نہیں، بلکہ دروس سارے طلبہ کیلئے عام ہونا چاہیئے، یہ اخوانی منہج ہے جو درست نہیں ہے۔

۞ ۞ ۞

## ○ اڑتالیسواں ملاحظہ:

### لوگوں پر واجب کرنا کہ کافروں کے پروڈکٹ کا بائیکاٹ کریں۔

اس پر علمائے کرام نے رد کیا ہے، لجنہ دائمہ نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا: مباح سامانوں کی خرید وفروخت جائز ہے خواہ اس کا مصدر کوئی بھی ہو، ہاں اگر حکام اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت میں کسی طرح کے بائیکاٹ کا حکم دیں تو اس وقت کرنا چاہیئے، کیونکہ خرید وفروخت میں اصل حلال ہونا ہے۔

ارشاد باری ہے: ﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ ترجمہ: اور اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔

اور نبی ﷺ نے خود یہودیوں سے خرید وفروخت کیا ہے۔

اور بہت سارے مشائخ نے اس کی تردید کی ہے، جیسے شیخ ابن بازؒ، شیخ عثیمین، شیخ فوزان، شیخ احمد نجمی، ان سب نے شرعی نصوص کے اس مخالف قول پر رد کیا ہے، اور یہ کہ بائیکاٹ حاکم کی اجازت کے بغیر جائز نہیں، اس لئے اللہ سے ڈرو، اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھو، اور شرعی نصوص کی روشنی میں ہر عمل انجام دو۔

## ○انچاسواں ملاحظہ:

**اس ملک کے علماء سے انہیں فتاوؤں کو لینا جو انہیں اچھا لگے، اور جو ان کے خواہشات کے مطابق ہوں، اور ان فتاوؤں کو رڈ کر دینا جو انہیں اچھا نہ لگے، اور جو ان کے افکار ونظریات کے مخالف ہو۔**

جب کہ ایک مومن کو چاہیئے کہ وہ حق کے ساتھ ہمیشہ رہے، اور حق ہی کی اتباع کرے، اسی طرح جب وہ علمائے قدامی میں سے کسی کے فتوے کو پاجاتے ہیں جو انکے خواہشات کے مطابق ہوتے ہیں تو اسے لے اڑتے ہیں، اور اگر مخالف ہوتے ہیں تو نہیں لیتے ہیں گر چہ بہت بعد کے یا موجودہ دور ہی کے کیوں نہ ہوں، بلکہ اس کے خلاف یہ جھوٹ بھی گڑھتے ہیں اور پروپیگنڈہ بھی کرتے ہیں اور اسکے فتاوؤں میں شک پیدا کرتے ہیں۔اخوانیوں میں یہ معروف ہے۔

اس کی ایک واضح مثال یہ ہیکہ انہوں نے گانا سننے کے بارے میں شیخ ابن بازؒ کے ایک قدیم فتوے کو لے لیا، اور بعد والے فتوے کو چھوڑ دیا جس میں شیخ نے یہ واضح کیا ہے کہ گانا کو عبودیت کے کاموں میں استعمال کرنا صوفیوں کا طریقہ ہے، اس فتوے کو میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے، ریڈیو قرآن کے ذریعے۔

سال ۱۴۱۹ھ کے اندر ریاض میں واقع جامع ابن القیم میں شیخ کے ایک درس کا ایک فتوی سنا جس میں شیخ گیت کیلئے کچھ قیود اور شرطیں رکھی ہیں:

انہیں میں سے ایک یہ ہیکہ وہ گانوں کے مشابہ نہ ہو، جبکہ آج کے گیت سب گانوں کی طرح ہوتے ہیں، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ ڈھول تاشے نہیں ہوتے، اور بعض گیتوں میں دف ہوتے ہیں۔

اسی طرح ایک شرط یہ رکھا ہے کہ اس گیت میں چیخ و پکار نہ ہو، لہو ولعب نہ ہو، جبکہ آج کے گیت اس شرط پر نہیں ہوتے۔

اور ایک دوسرے فتوے کے اندر شیخ نے ذکر کیا ہے کہ اگر اسی طرح ہو جس طرح سیدنا حسان ؓ پڑھتے تھے تو کوئی حرج نہیں ہے، یہ فتوی طائف کے اندر ۱۴۱۰ھ میں دیا تھا۔

**میں کہتا ہوں:** کیا حسان ؓ اسی طرح شعر پڑھتے تھے جس طرح آج اجتماعی شکل میں میوزک اور پورے لحن کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں، اور انکے سننے اور بنانے میں بے انتہا فضول خرچی سے کام لیا جاتا ہے، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا ہے، حسان ؓ بلا تکلف اپنا قصیدہ اپنی معمول آواز میں سنا دیتے تھے، جس میں کوئی میوزک اور سر و تال نہیں ہوتے تھے۔

شیخ کے اس فتوے کو آخر ان لوگوں نے کیوں ردّ کر دیا جسے شیخ نے اپنی وفات کے چند مہینوں پہلے دیا تھا؟

اور یہ ان علمائے کرام کے فتوؤں پر عمل کیوں نہیں کرتے جنہوں نے گیتوں اور گانوں کی بدعت کا فتوی دیا ہے؟

انہیں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان لوگوں نے ڈراما بنانے میں ان علماء کے فتوؤں پر عمل کیا جنہوں نے چند شرائط کے ساتھ اسے جائز بتایا، اور ان لوگوں کے فتاوؤں کو چھوڑ دیا جنہوں نے اسے ناجائز بتایا، جن میں شیخ ابن باز ؒ اور شیخ البانی ؒ بھی ہیں، انہوں نے اس لئے جائز والا فتوی لے لیا کیونکہ وہ ان کی خواہش کے مطابق تھا، اور ان کی جماعت کے رہنماؤں نے جس پر عمل کیا، اسی لئے اسے لے لیا۔

❁ ❁ ❁

## ○ پچاسواں ملاحظہ:

**بعض مسائل میں ان کا تساہل سے کام لینا، جیسے تصویر کشی کا مسئلہ۔**

چنانچہ ان کو دیکھو گے کیمروں سے تصویریں بناتے ہیں، چاہے ان کی ضرورت ہو یا نہ ہو، اور جب ان پر کوئی نکیر کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ دنیا فضاؤں میں سیر کر رہی ہے اور تم لوگ تصویر کشی کے جائز اور ناجائز ہونے میں مناقشہ کر رہے ہو، اور یہ بھی کہتے ہیں: امت زخموں سے چور چور ہے اور تم لوگ تصویر کشی کے جائز اور ناجائز ہونے میں مناقشہ کر رہے ہو، یہاں تک کہ ان کی بعض آفسوں میں آپ دیکھیں گے کہ نیم عریاں عورتوں کی تصویریں لگا رکھی ہیں یادگار کے طور پر، ہم اس جہالت پر اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

# خاتمہ

میرے اسلامی بھائیو! اگر آپ بروز قیامت نجات چاہتے ہیں؛ کہ جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا اور نہ ہی کوئی اولاد، سوائے اس کے جو قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہو: اپنے رب کی کتاب کو لازم پکڑ لو، اپنے نبی ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھام لو، اور سلف صالحین کے منہج پر چلو؛ اسی میں نجات ہے، اسی میں دنیا و آخرت کے اندر سعادت مندی ہے۔

ابو العالیہ نے کہا: اسلام سیکھو، جب اسلام سیکھ لو تو دائیں بائیں کسی طرف نہ دیکھو، صراط مستقیم کو لازم پکڑ لو، اپنے نبی ﷺ کی سنت پر چلو، جس پر صحابہ کرام تھے، اور ان تمام خواہشات نفس سے دور رہو جو لوگوں کے درمیان بغض و عداوت پیدا کرتی ہے۔

میرے وہ مسلمان ساتھی جو اس منہج کے اندر پھنس گئے ہیں: موت آنے سے پہلے اس جال سے نکل جاؤ، سلف صالحین کے منہج پر چلو، علمائے ربانیین سے علم حاصل کرو، تاکہ اللہ کی عبادت علم و بصیرت کی روشنی میں کرو، اور اللہ کی طرف لوگوں کو حجت و دلیل کی روشنی میں بلاؤ، اس جماعت سے جتنا جلدی ہو سکے نکل جاؤ، اور جماعت کے کسی بھی قائد یا ذمیدار سے نہ ڈرو، جب تک اللہ نہیں چاہے گا تم کو کوئی تکلیف نہیں پہونچے گی۔

کتنے نوجوان اس جماعت میں پھنس گئے تھے مگر اللہ نے انہیں اپنے فضل سے اور علماء کی کوشش سے بچا لیا، جنہوں نے ان کے سامنے حق کو واضح کیا اور باطل سے انہیں ڈرایا، اور جان لو! باطل میں اڑے رہنے سے حق کی طرف رجوع کرنا بہتر ہے۔

میرے **مسلمان بھائی!** اس ذات کی قسم جس نے آسمان کو بغیر ستونوں کے بلند کیا، زمین کو فرش بنا کر برابر کر دیا، اس مقالے کو میں نے امت کی خیر خواہی، ذمیداری کی ادائیگی اور ان نوجوانوں کی بھلائی کیلئے لکھا ہے جو اس جماعت کے اندر گھسے جا رہے

ہیں، اور اپنے مشائخ، علماء، مربین اور اپنے ملک تک کو بھول گئے ہیں، اللہ انہیں حق کی طرف واپس لائے، اور صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے۔

**وآخر دعوانا أن الحمدلله رب العالمين۔**

**کتبه:**

عبداللہ بن محمد بن حسین النجمی

۱/۳/۱۴۲۷